



# راویانِ حدیث

مؤلفؑ

میر مراد علی خانؑ

[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

Printed By

# SALMAN

## BOOK CENTRE

Opp. Ibadath Khana-e-Hussaini,  
Darulshifa, Hyderabad-24 A.P. India.

Ph: 24560156, Cell: 9348496898  
Visit us at: [www.salmanbookcentre.com](http://www.salmanbookcentre.com)  
E-mail: [info@salmanbookcentre.com](mailto:info@salmanbookcentre.com)



بسمہ سبحانہ و بذکر ولیہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ  
فَتَصْبَحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ سُورَةُ الْحَجَرَاتِ آيَةٌ 6  
اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (خبر لے کر)  
آئے تو تحقیق کر لیا کرو کہیں نادانی سے تم کسی کو ضرر پہنچاؤ، اور پھر  
تمہیں اپنے کام پر نادم ہونا پڑے۔

حَدِيث

اور

رَأَوْنَاهُ فِي حَدِيثٍ

روایات واحادیث کی شخصیات کے بارے میں

مؤلف

میر مراد علی خان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : حدیث اور راویان حدیث

کاوش : میر مراد علی خان

تعداد

ناشر : سلمان بک سنٹر، حیدر آباد (انڈیا)

ہدیہ :

ملنے کا پتہ:

**سلمان بک سنٹر**

روبرو عبادت خانہ حسینی، دارالشفاء، حیدر آباد-۲۴

## بسبہ سبحانہ و بذکر ولیہ تعارف

اسلامی کتب کے مطالعہ سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ علم رجال کی ضرورت صرف فقہی مسائل اور روایات کے ذیل میں ہی نہیں بلکہ کسی موضوع کے بارے میں بھی اگر کوئی حقائق کا اندازہ کرنا چاہتا ہو، یا ماضی کے حالات معلوم کرنا چاہتا ہو تو اسکے لئے علم رجال کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں۔ چنانچہ قدیم تاریخی کتابوں میں روایت کو اسناد کے ساتھ پیش کیا گیا۔ اور مورخ خود ہی راویوں کی نشان دہی کر دیتا تھا تا کہ حقائق کا اندازہ کرنے کے لئے۔ لوگ صرف مورخ کی تحریر ہی کو حرف آخر نہ سمجھیں، بلکہ راویوں کے حالات کے ذریعہ خود بھی حقائق کا اندازہ کر لیں۔ تاریخ طبری، طبقات ابن سعد یہ وہ کتابیں ہیں جن میں راویوں کی نشان دہی بھی کر دی گئی ہے۔ یہ تاریخ لکھنے والوں کی دیانتداری ہے یا قدرت کا انتظام ہے کہ مجلسازی کا پردہ فاش کیا جاتا رہا ہے۔

علمائے اہلسنت نے علم رجال میں دو قسم کی کتابیں تالیف کی ہیں۔ قسم اول کا تعلق صحابہ کرام کے حالات سے ہے۔ جن میں نمایاں ترین یہ تین کتابیں ہیں:

### ۱۔ الاستیعاب فی اسماء الاصحاب

یہ حافظ ابو عمرو یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر (متوفی ۴۶۳ھ) کی تالیف ہے اور اس میں صحابہ کرام کے حالات پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

### ۲۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ

یہ حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ) کی تالیف ہے



۳۔ **أسد الغابة**۔ علامہ ابو الحسن علی بن محمد بن عبد  
الکریم الجزری المعروف بہ ”ابن اثیر“  
(متوفی ۶۳۰ھ) کی تالیف ہے جس میں ۷۵۰ افراد کے حالات زندگی درج  
ہیں۔

دوسری قسم اُن کتابوں کی ہے جن میں میں راویوں کے حالات پر تبصرہ  
کیا گیا ہے اور اُن کی حقیقت کو بے نقاب کیا گیا۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل نام  
نمایاں ہیں:

۱۔ **الجرح والتعديل**۔ یہ حافظ عبد الرحمن بن ابی  
حاتم الرازی (متوفی ۳۳۷ھ)  
کی تالیف ہے جس میں تقریباً (۲۰۰) ہزار افراد کے حالات درج کئے گئے ہیں اور  
یہ کتاب (۹) جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

۲۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**۔ یہ عبد  
اللہ محمد بن احمد الذہبی (متوفی ۴۸۵ھ) کی تالیف ہے جن کے بارے  
میں سیوطی کا بیان ہے کہ علم رجال کے تمام علماء چار افراد کے سہارے جی رہے ہیں  
۔ النمری، الذہبی، العراقی اور، ابن حجر۔ میزان الاعتدال کو دار  
العرفہ بیروت لبنان نے چار جلدوں میں شائع کیا ہے۔

۳۔ **تہذیب التہذیب**۔ یہ حافظ احمد بن علی بن حجر  
العسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ) کی تالیف ہے اور اس کی اصل یہ ہے کہ حافظ  
ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد بن سرور المقدسی الحنبلی  
(متوفی ۶۰۰ھ) نے ایک کتاب تالیف کی تھی جس کا نام تھا ”الکمال فی  
اسماء الرجال“۔ حافظ جمال الدین یوسف بن الزکی النمری

(متوفی ۲۳ھ) نے اس کا خلاصہ تیار کیا جس کا نام رکھا ”تہذیب الکمال فی اسماء الرجال“۔ اس کے بعد ابن حجر عسقلانی نے اس خلاصہ کا بھی خلاصہ تیار کیا جس کا نام تہذیب التہذیب رکھا گیا۔ جو حیدر آباد دکن میں ۱۲۵ھ میں بارہ جلدوں میں شائع کی گئی تھیں۔ اور اب دار الفکر بیروت لبنان میں طبع ہوئی ہے۔

۴۔ لسان المیزان۔ یہ حافظ ابن حجر عسقلانی کی تالیف ہے اس میں ذہبی کی میزان الاعتدال کا خلاصہ تیار کیا گیا ہے۔

### اہم نکات:

”تدلیس“ لغت میں ایسی روایت جس میں اصلیت کو چھپا کر غلط کو باور کرانا۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ Fraud بتلایا گیا ہے۔

المبند عربی۔ اردو لغت میں حرف ”ذ“ کے ذیل میں ص ۳۳۳ پر تدلیس کے معنی چھپانا اور دس کے معنی دھوکا فریب دینا لکھا ہے۔

تدلیس علل احادیث میں وہ علت قادحہ ہے جو حدیث اور تدلیس کرنے والے راوی دونوں کو پانیہ اعتبار سے ساقط کر دیتی ہے۔ تدلیس کے لغوی معنی کپڑے کے خرید و فروخت میں اُس کا عیب چھپانا۔ محدثین کی اصطلاح میں بقول شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب مقدمہ مشکوٰۃ معہ اردو ترجمہ جلد اول ص ۸-۹ مطبع سعیدی کراچی میں لکھتے ہیں ”تدلیس کی یہ صورت ہوتی ہے کہ راوی اپنے شیخ کا جس سے اُس نے حدیث سنی ہے نام نہ لے بلکہ اس کے اوپر کے راوی سے اُن الفاظ میں روایت کرے۔ جس سے وہم پیدا ہوتا ہو کہ اُس نے اُسی اوپر والے راوی سے سنی ہے۔ تدلیس پر بعض لوگوں کو غرض فاسد آمادہ کرتی ہے۔ مثلاً شیخ کی نوعمری کے باعث اُس سے اپنے سماع کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے یا اس سبب سے کہ شیخ لوگوں کی نظروں میں شہرت اور مرتبہ کا مالک نہیں ہے۔

شرح نزہتہ النظر مطبع سعیدی کراچی حاشیہ ص ۵۳ پر مذکور ہے کہ ومن عرف به فهو مجروح عند جماعة لا يقبل روايته: یعنی جو شخص

ایسا کرنے میں مشہور ہو جائے وہ مجروح ہے اور اُس کی روایت قبول نہیں کی جائیگی۔

علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب ”سیرۃ النعمان“ ص ۱۷۵ میں لکھتے ہیں: بڑی آفت تدلیس کی تھی جس کا ارتکاب بڑے بڑے ائمہ فن کرتے تھے۔ اس تدلیس نے اسناد کے اتصال کو بالکل مشتبہ کر دیا تھا۔

تدلیس کی بہت اقسام ہیں اور ساری کی ساری قابلِ مذمت ہیں۔ شرح المفیہ سیوطی للشیخ احمد شاہ ص ۳۵۔

”تدلیس“ کے بارے میں تمام علماء کا فتویٰ ہے کہ **وهذا جنایة منہدی الشرع ومقصودہ ترویج احادیثہ وکثرة روایاتہ** ابن

جوزی۔ تلخیص ابلیس عربی ص ۱۴۴ مطبعہ دار الریان یعنی (اور یہ شریعت کے خلاف اُن کی جانب سے گناہ ہے اور ان کا مقصد اپنی احادیث کی ترویج اور روایات کی کثرت ہے)۔ (تلخیص ابلیس مکتبہ رحمانیہ لاہور ص ۱۷۸ علامہ ابن جوزی)۔

شعبہ بن حجاج امام اہل الحدیث متوفی ۴۲۰ھ تدلیس کے سخت مخالف تھے یہاں تک انہوں نے کہا کہ: میرے نزدیک زنا تدلیس سے کم درجے کی بُرائی ہے۔ نیز یہ کہا کہ تدلیس جھوٹ کی طرح ہے۔ حافظ سے منقول ہے کہ جس نے جرح کی اور راوی کی تدلیس کو پہچان لیا تو مطلق طور پر اُس کی روایت کو رد کر دینا چاہئے۔ اگرچہ وہ لفظ کے ذریعہ ہی بیان کرے اور اگرچہ یہ جانتا ہو کہ اُس نے ایک ہی مرتبہ تدلیس کی ہے جیسا کہ اس پر امام شافعیؒ نے نص کی ہے۔ بحوالہ کتاب ”حدیث سے دفاع“ اردو ترجمہ کتاب الاضواء علی السنۃ المحدثیۃ محمود ابو ریحہ مشہور عالم مصر ص ۲۵۲۔

چند فرقے اور اُن کا مختصر تعارف:

**خوارج:** خوارج کی مذمت میں چند حدیثیں۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ: الخوارج کلاب اہل النار۔ یعنی فرمایا نبی اکرمؐ نے کہ خوارج اہل جہنم



کے کئے ہی۔ اس حدیث کو کئی معتبر کتابوں میں نقل کیا گیا ہے مثلاً سنن ابن ماجہ باب ذکر خوارج ج اول ص ۶۱؛ مجمع الزوائد الہیثمی جلد ۶ ص ۲۳۲؛ کنز العمال جلد ۱۱ ص ۱۳۸ سلسلہ ۳۰۹۳۸۔ صحاح ستہ اور دیگر معتبر کتابوں میں ہے کہ یمرقون من الدین کہا یمرق السہم من الرمیة: یعنی خوارج دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔ بخاری اور دیگر محدثین خارجیوں سے روایت لیتے ہیں اور پیغمبر اسلام نے ان لوگوں کو دین اسلام سے نہ صرف خارج کر دیا بلکہ ان کا ٹھکانا بھی بتلادیا کہ یہ جہنم کے کئے ہیں۔ یہ غور طلب امر ہے جو اسلام سے خارج ہو وہ کافر ہے۔ کیا کافر اس قابل ہے کہ اُس سے روایت لی جائے؟۔

مرجئہ اور قدریہ فرقہ: آنحضرت کی حدیث مرجئہ اور قدریہ فرقہ کے بارے ہے کہ یہ اسلام سے خارج ہیں۔ صنفان من امتی لبس تنالہم من شفاعتی المرجئة والقدریة: یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت میں دو گروہ میری شفاعت سے محروم ہیں ایک مرجئہ اور دوسرے قدریہ۔ تذکرۃ الحفاظ، علامہ ذہبی حالات امام حسان سلسلہ ۱۰۳۲ جلد ۳ ص ۸۰۴ (اردو) طبع اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور۔ عربی جلد ص ۱۲۰ طبع مکتبہ الحرم مکہ۔ کنز العمال جلد اول ص ۱۱۸ تا ۱۲۰ میں مکمل ایک باب قدریہ اور مرجئہ کے بابت لکھا گیا ہے سلسلہ ۵۵۳ تا ۵۷۲۔ جس میں کئی احادیث رسول ان فرقوں کی مذمت میں ہیں خصوصاً آنحضرت ﷺ نے ۷۰ مرتبہ قدریہ اور مرجئہ پر لعنت کی ہے۔ اور یہ کہ ان کی صحبت میں نہ بیٹھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ایک اور حدیث ہے کہ صنفان من امتی لبس لہم من الاسلام نصیب المرجئة والقدریة۔ یعنی دو قسم کے لوگ ہیں میری امت میں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اس حدیث کو الہیثمی نے مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۰۶ جامع ترمذی باب الفتن باب ما جاء فی القدریة جلد اول ص ۷۰ (اردو طبع نعمانی کتب خانہ لاہور) میں اس تشریح کے ساتھ کہ مرجئہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ایمان کے بعد کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا اور بندہ اپنے فعل پر اس طرح مجبور ہے جیسے

جمادات۔ یہی قدری کا بھی عقیدہ ہے مزید یہ کہ انسان گناہ کرتا ہے یا عمل خیر وہ اُس کی تقدیر میں لکھ دیا گیا تھا۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد اول ص ۹۷ طبع نو لکھنؤ جلد اول ص ۹۷ میں لکھتے ہیں: ”بداں کہ ایں حدیث وامثال آں صریح اندر تکفیر قدریہ و مرجیہ یعنی جان تو کہ یہ حدیث اور ان کی مثل صریح ہیں اس باب میں کہ جو شخص قدریہ اور مرجیہ مذہب رکھتا ہو وہ کافر ہے۔ قدریہ یا مرجیہ ہونا کسی راوی کے لئے امتیاز فضیلت نہیں ہے۔ چند مصنفین کے بارے میں:

ابن ابی الحدید جن کا اصلی نام عبد الحمید بن ہبۃ اللہ بن محمد بن محمد بن ابی الحدید عزال دین المدائنی ولادت ۵۸۶ھ اور وفات ۶۵۵ھ ان کا تعلق معتزلی فرقہ سے تھا۔ فرقہ معتزلہ کا بانی و اصل بن عطار تھا (متوفی ۱۳۱ھ) جن کا یہ عقیدہ تھا (معاذ اللہ) ”اگر علیٰ اور طلحہ اور زبیر میرے سامنے ترکاری کی ایک ٹوکری پر بھی گواہی دیں تو میں قبول نہ کروں، کیونکہ اُن کے فاسق ہونے کا احتمال ہے“۔ خلافت و ملوکیت علامہ مودودی صفحہ ۲۱۹۔ محمد بن شاہر بن احمد متوفی ۶۴۷ھ اپنی کتاب فوات الوفيات جزا اول ص ۲۴۸ میں لکھتے ہیں ابن ابی الحدید بہت بڑے فاضل تھے۔ علامہ کمال الدین عبدالرزاق بن احمد بن محمد بن ابی المعالی الشیبانی اپنی کتاب مجمع الادب فی ملجمہ الالقاب میں لکھتے ہیں کہ ابن ابی الحدید حکیم اصولی تھا اور بہت بڑا عالم اور فاضل تھا۔

ابن ابی الحدید اپنے اعتقاد کے بارے میں لکھتے ہیں:

اتفق شیوخنا كافة رحمہم اللہ المتقدمون منهم والمتأخرون البصريون والبغداديون على ان بيعة ابي بكر الصديق بيعة صحيحة شريعة وانها لم تكن عن نص وانما كانت بالا اختيار الذي ثبت بالا جماع۔ شرح نهج البلاغة ابن ابی الحدید جلد اول ص ۷۔ ہمارے تمام شیوخ اللہ ان پر رحم فرمائے، چاہے وہ متقدمین میں سے ہوں یا متاخرین

میں سے چاہے وہ بصری ہوں چاہے بغدادی سب اس بات پر متفق ہیں کہ ابوبکر صدیق کی بیعت صحیح اور شرعی تھی اور وہ بے شک کسی نص کے بنیاد پر نہیں تھی بلکہ اجماع کی بنا پر اختیار کی گئی تھی۔  
اسی کتاب اور صفحہ پر مزید تحریر فرماتے ہیں کہ:

ان ابابکر افضل من علی علیہ السلام و هو لاء یجعلون ترتیب الاربعة فی الفضل کترتیبهم فی الخلافة۔  
ابوبکر، علی سے افضل تھے اور یہ تمام ہمارے شیوخ ان چاروں کی خلافت کی ترتیب کے لحاظ سے فضیلت کے قائل ہیں۔  
مزید آگے صفحہ ۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔

ان الامامة اختیار من الامة و ذلك ان الله عز وجل لم ينص علی رجل بعینه ولا رسوله ولا اجتماع المسلمون عندہ علی رجل بعینه وان اختیار ذلك مفوض الی الامة سواء کان قریشاً او غیر من اهل ملة الاسلام وسائر فرق الشیعة والروافضة والراوندیة الی ان الامامة فی قریش۔  
امامت امت کے اختیار میں ہے اور وہ اس لئے کہ اللہ عزوجل کی جانب سے کسی شخص معین کے لئے کوئی نص نہیں ہے اور نہ ہی رسول کی طرف سے کوئی معین ہوا اور نہ ہی مسلمانوں نے پیغمبر کی حیات میں کسی خاص شخص کے لئے اجماع کیا البتہ یہ اختیار امت کو دے دیا گیا۔ چاہے وہ قریشی ہو یا کوئی غیر۔ پس ملت اسلام سے ہونا چاہئے۔ فرق یہ ہے کہ شیعہ روافض اور راوندیہ کا یہ نصب العین ہے کہ امامت قریش میں رہے گی۔

ابن ابی الحدید حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی وکالت کرتے ہوئے یہ لکھتے ہیں کہ :  
فاطمہ زہرا علیہا السلام نے حضرت ابوبکر سے دوری اختیار کر لی تھی اور مرتے دم تک بات نہیں کی علی علیہ السلام نے آپ کو رات کی تاریکی میں دفن کر دیا تھا اور ابوبکر کو اس کی خبر نہ دی۔ اس کے بعد یہ لکھتے ہیں : فان هذا لو ثبت انه



خطا لم یکن کبیرۃ بل کان من باب الصغائر التي لا تقضى التبری ولا توجب زوال التولی۔ کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت فاطمہ کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا تھا تو یہ ابوبکر کی جانب سے خطا ہوئی لیکن یہ خطا گناہ کبیرہ نہیں ہے بلکہ یہ صغیرہ ہے جو ابوبکر سے بیزاری (برائت) اور ان کی محبت کے زوال کا سبب نہیں بن سکتا ہے۔ شرح مہج البلاغۃ طبع دار احیاء الكتب العربیة ج ۶ ص ۵۰۔

مندرجہ بالا تحریر کے بعد کوئی یقین نہیں کرے گا کہ ابن ابی الحدید شیعہ بھی ہو سکتا ہے۔

**طبقات ابن سعد:** ابو عبد اللہ محمد بن سعد البصری المتوفی ۲۴۰ھ کی شہرہ آفاق کتاب طبقات الکبیر، یا الطبقات الکبریٰ کے نام سے موسوم ہے۔ اس کتاب کا مصنف دور بارون الرشید اور مامون الرشید کا عالم ہے۔ یہ کتاب ۲۰۷ھ اور ۲۲۷ھ کے درمیان بیس سال کے عرصہ میں لکھی گئی۔ مصنف کے دور حیات ہی میں اہل ذوق نے اس کی نقلیں حاصل کر لی تھیں۔ علامہ شبلی نعمانی اس کے متعلق لکھتے ہیں:

نہایت ثقہ اور معتمد مورخ ہے۔ الفاروق ص ۷۔ سیرۃ النبی جلد اول ص ۱۸۔ ابن خلکان دفیات الاعیان حصہ چہارم ص ۶۹۶ میں لکھتے ہیں یہ ثقہ اور صدوق تھا۔

**مسعودی:** ابو الحسن علی بن حسین بن علی المسعودی عقیدہ معتزلی تھے اور مشہور صحابی رسول اکرم عبد اللہ ابن مسعود کے خاندان سے تھے۔ ان کے بارے میں ابن خلدون جیسا مورخ لکھتا ہے کہ یہ (امام الکتاب والباحثین) ہے۔ دور جدید کے دو شہرہ آفاق علماء علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب الفاروق حصہ اول دیباچہ صفحہ ۸ میں تحریر کرتے ہیں کہ ”ابو الحسن علی بن حسین مسعودی المتوفی ۳۸۶ھ یا ۳۸۷ھ مطابق فوات الوفيات ابن شااکر فن تاریخ کا امام ہے۔ اسلام میں آج تک اس کے برابر کوئی وسیع

النظر مورخ پیدا نہیں ہوئی۔ علامہ محمد بن شاکر ابن احمد اپنی کتاب فوات الوفيات الجرجانی صفحہ ۴۵ پر تحریر کرتے ہیں کہ ”علی بن حسین بن علی ابو الحسن مسعودی اولاد عبد اللہ ابن مسعودؓ میں سے تھا۔ نہایت زبردست علامہ، مورخ اور بہت سے نادر علوم والا انسان تھا۔“ اور مولانا مودودی اپنی کتاب خلافت و ملوکیت میں صفحہ ۳۱۰ میں مسعودی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ (وہ بلاشبہ معترلی تھا اور ثقہ تھا)۔

طبری: علامہ ابو جعفر محمد ابن جریر طبری ۸۳۹ء مطابق ۲۲۴ھ میں صوبہ طبرستان کے مقام آمل میں پیدا ہوئے اور بغداد میں ۹۲۲ء مطابق ۳۱۰ھ میں وفات پائی انکی کتاب تاریخ ”تاریخ الامم والملوک جو تاریخ طبری کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ تاریخ طبری کو اسلامی تاریخ کے سلسلہ میں اہمات الکتب کا درجہ حاصل ہے۔ تاریخ ابن خلکان المعروف دفيات الاعیان و ابناء الزمان تالیف احمد بن محمد بن ابراهيم بن خلکان البرمکی الاربلی الشافعی نے لکھا ہے کہ ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد، الطبری فنون کثیرہ میں امام تھے جن میں تفسیر، حدیث، فقہ اور تاریخ وغیرہ شامل ہیں اور متعدد فنون میں آپ کی خوبصورت تالیفات ہیں جو آپ کی وسعت علم اور غرارت فضل پر دلالت کرتی ہیں۔ آپ مجتہد ائمہ میں سے تھے۔ آپ اپنی روایت میں ثقہ تھے اور آپ کی تاریخ اصح اور بہت معتبر ہے۔ تاریخ ابن خلکان حصہ چہارم صفحہ ۵۶۷ مطبع نفیس اکیڈمی کراچی۔ مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرۃ النبی جلد اول ص ۱۹ میں لکھتے ہیں ”تاریخی سلسلہ میں سب سے جامع اور مفصل کتاب امام طبری کی تاریخ کبیر ہے، طبری اس درجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین ان کے فضل و کمال ثقہ اور وسعت علم کے معترف ہیں۔ محدث ابن خزیمہ کا قول ہے کہ دنیا میں کسی کو ان سے بڑھ کر میں عالم نہیں جانتا۔ تمام مستند اور مفصل تاریخیں مثلاً تاریخ کامل بن الاثیر، ابن خلدون، ابوالفداء وغیرہ انہیں کی کتاب سے ماخوذ اور اسی کتاب کے مختصرات ہیں۔“ علامہ ذہبی لکھتے ہیں ”محمد بن

جریر ایک لاثانی امام، صاحب علم ہیں۔ یہ ائمہ اسلام میں سے بڑے جید عالم ہیں جن کے قول کی اطاعت واجب ہے اور جن کی رائے پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ انکی تاریخ بے مثال ہے۔

**الامامة والسياسة (المعروف بتاريخ الخلفاء) أبي محمد عبد الله بن مسلم ابن قتيبة دينوري** متوفى ۲۷۱ھ ابن قتيبة کے بارے میں علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب الفاروق ص ۳۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ”یہ نہایت نامور اور مستند مصنف تھا محدثین بھی اس کے اعتماد اور اعتبار کے قائل ہیں“ اور علامہ مودودی اپنی کتاب ”خلافت و ملوکیت“ ص ۳۰۹ پر تحریر فرماتے ہیں ”ابن کثیر اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ ثقہ اور صاحب فضل و شرف تھا۔ ابن حجر کہتے ہیں وہ نہایت سچا آدمی تھا“ ابن حزم کہتے ہیں ”اپنے دین اور علم میں بھروسے کے قابل تھا۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے۔“

بسمہ سبحانہ و بذكر ولیہ  
فہرست مضامین

۱	تعارف
۱۱	مقدمہ ڈاکٹر سید منظور رضوی
۱۳	تقریظ حجۃ الاسلام مولانا سید تلمیذ الحسنین رضوی
۲۴	اصطلاحات حدیث
۳۶	منتخب راویان
۱۳۷	سلسلۃ الکذابین والوضاعین

jabir.abbas@yahoo.com

بسمہ اللہ

لیجئے مراد بھائی کا ایک اور شاہکار حاضر خدمت۔ مجھے یقین ہے عربی زبان اور فارسی میں ایسی تصنیف موجود ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اردو میں بھی ہو۔ مگر اتنی مختصر اور جامع کتاب شائد نہ ہو۔

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خونچکاں  
ہر چند اس میں باجھ ہمارے قلم ہوئے

غالب

یہ شیعہ قوم کا طرہ امتیاز ہے کہ باوجود کہ ہمارے خلاف دنیا میں ایک ہنگامہ ہے۔ اور قلم تو قلم گردن کٹنے کا خطرہ ہے مگر بیان حق زبان قلم سے جاری ہے۔ کل بھی تھا آج بھی اور انشاء اللہ کل بھی رہے گا۔

صحاح ستہ برادران اہل سنت کے دانشوروں کی مستند کتابیں ہیں اکثر حدیثیں معقول ہیں اور رسول اکرم ﷺ سے منقول بھی ہیں اکثر کے ناقل بھی مستند اور مقتدر ہیں مگر ناقص حدیث میں کچھ ایسے بھی شامل ہیں جن میں کچھ مشکوک ہیں کچھ مکروہ کچھ مخوس اور کچھ قاتل۔

عدالت کا ایک ہمہ گیر طریقہ ہے کہ اس میں شہادت ضروری اور شاہد کا راست باز اور نیک کردار ہونا ضروری ہے ورنہ پورے مقدمے پر اور بالآخر عدالت پر فرق پڑے گا۔ صحاح ستہ میں کچھ ناقص حضرات سے حدیثیں لی گئی ہیں ان کی تفصیلات اگر معلوم کرنی ہو تو یہ کتاب نہایت مفید ہے، اس پر کسی کی تنقید مقصود نہیں ہے بلکہ اس کے پس منظر کی کھڑکیاں کھولی گئی ہیں تاکہ صحیح منظر سامنے آ سکے، اور منصفانہ فیصلہ کیا جاسکے۔

میں جب ایسی کتاب پر نوٹ لکھتا ہوں تو اپنے عقیدے کی تشریح ضروری سمجھتا ہوں۔ اور اپنا عقیدہ اصحاب رسولؐ کے بارے میں بالکل صاف ہے۔ رسولؐ کے محترم اصحابؓ سابقین اسلام ہیں۔ رسولؐ کے دو بدوش چلنے والے اور ان کی آواز پر لہیک کہنے والے بہترین مسلمان ہیں۔ ان کا احسان اسلام اور تمام مسلمانوں پر ہے یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے مومن اور مومنوں و مددگار ہیں۔ ان سے کسی کا مقابلہ محال ہے۔ میں ان کو اپنی نمازوں اور دعاؤں میں (اپنے اعمال کے ناقص ہونے باوجود) یاد رکھتا ہوں۔ مگر ہر شخص جو رسولؐ کی خدمت حاضر ہو گیا بیعت کر لی وہ صحابی بن گیا ہم اس کے قاتل نہیں ہیں۔

میں ستارے کچھ نظر آتے ہیں کچھ

دیتے ہیں دھوکا یہ جادو گر کھلا

غالب

اصحابؓ رسولؐ صرف اور صرف وہ ہے جو دل سے اسلام لایا، اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لایا۔ اور محبت رسولؐ پر قائم رہا اسوہ حسنہ رسولؐ پر عمل کرتا رہا۔ اس میں حضرت ابوبکرؓ قرنیؓ ایسے

صحابہ بھی شامل ہیں جنہوں نے رسولؐ کو دیکھا نہیں اور آپؐ کی صحبت کا شرف حاصل نہ ہو سکا مگر اعلیٰ ترین صحابی رسول ہیں۔ اس لئے باوجودیکہ صحاح ستہ بڑی محنت اور مشقت سے لکھی گئی کتابیں ہیں۔ مقتدر نا لکھنے والے تھے مگر چونکہ بعض احادیث جن کی تعداد اگر ہزاروں میں نہیں تو سینکڑوں تو ہوگی جو نہ قابل اعتماد لوگوں سے لی گئی ہیں بلکہ بعض نا کارہ بلکہ صحیحاً جھوٹے اور کبے ہوئے آدمیوں سے منسوب ہیں لہذا صحاح ستہ کہ اہمیت ہمارے نظروں میں بہت کم ہو جاتی ہے۔

جواہر لال یونیورسٹی دہلی کے پروفیسر عین الحسن عابدی ابن ڈاکٹرید الحسن عابدی مرحوم نے ایک بار قیام امریکہ میں بڑے پتے کی بات کہی کہ نیوجرسی میں اب بھی تحقیقاتی کام ہو رہا ہے۔ مذہبی معمولات میں برادر گرامی میر مراد علی خان اور ادبی میدان میں ڈاکٹر تقی عابدی زبردست کام کر رہے ہیں حجۃ الاسلام مولانا تلمیذ الحسنین رضوی کی ۱۵ سے زیادہ کتابیں آچکی ہیں۔

پڑھنے والے پڑھتے نہیں اور غیر شیعہ تو ہماری کتابیں غالباً بالکل نہیں پڑھتے۔ کیونکہ دوسروں کی باتیں سننے کے لئے جو وسیع القبلی ہونی چاہئے غالباً ان میں نہیں ہے۔ بقول غالب

کھلے گا کس طرح مضمون میرے مکتوب کا یارب  
قسم کھالی ہے اس کافر نے کاغذ کے جلانے کی

غالب

یہ کتاب بڑے عرق ریزی اور جانفشانی سے لکھی گئی ہے ہر بات پورے وثوق سے مکمل طور پر مع حوالوں کے پیش کی گئی ہے۔ اس کو تعصب کی عینک اُتار کر اور دل کی گرہیں کھول کر پڑھنے کی ضرورت ہے، یہ کتاب کسی کے دل دکھانے کے لئے نہیں لکھی گئی ہے۔ کیونکہ دل دکھانا ہمارا شیوہ نہیں وہ غیر کا پیشہ ہے۔

کس روز تمہیں نہ تراشہ کئے عدو  
کس دن ہمارے سر پہ نہ آئے چلائے

غالب

ہم اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتے ہیں کہ ہم صلح پسند ہیں مگر حقیقت نگاری ہماری طرز زندگی ہے اور صاف گوئی طرۂ امتیاز۔ ایسی کتابوں کو اس لئے ضرورت ہے کہ اکیسویں صدی میں تحقیقوں کا پردہ فاش ہو سکے۔

چند جملے مولف گرامی کے بارے میں۔ اپنی طرز کے مخصوص لکھنے والے جناب میر مراد علی خان (رضوی) میرے پرانے خیر خواہ نیوجرسی کے بزرگ ہستیوں میں سے ہیں۔

مراد بھائی دن کو روزہ رکھنے والے رات کو عبادت کرنے والے ایک ایسے بزرگ کا نام ہے جو مولائے کائنات کی اپنے چاہنے والوں کی تصویر سے مطابقت رکھتے ہیں۔ چھوٹا منہ بڑی بات کر رہا ہوں اس بزرگ کو میں سچا مومن پایا۔ ہر محفل و مجلس و نماز میں یہ عاشق حسینؑ اور فدائے

علی موجود ملے گا۔

غالباً یہ ۲۰ یا ۲۵ سال پرانی بات ہے میں اُس زمانے میں پیام امن کا پرچہ نکالا کرتا تھا۔ مراد بھائی اس کے بڑے مداح تھے۔ ایک پرچہ میں میں نے ایک مضمون لکھنے کو ایک مستند سالے سے نقل کر دیا (نام قصداً نہیں لکھ رہا ہوں) یہ مضمون عزاداری کے خلاف تو بالکل نہیں تھا مگر قدرے اہمیت کم کرنا تھا۔ بس پھر کیا تھا مجلس کے فوراً بعد مراد بھائی مجھ پر برس پڑے۔ میں گھر آ کر اس بات پر غور کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ مراد بھائی نے بہت دور اندیشی کی بات کی ہے۔ عزاداری یہ ہماری پہچان بھی نہیں بلکہ ہماری ملت کی جان ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج الحمد للہ عزاداری دھوم دھام سے منائی جاتی ہے جو ہمارے نوجوانوں کے اہم ترین کردار سازی کا ذریعہ ہے۔

اگر ایک جملہ میں عرض یہ کرنا ہو تو کہوں گا کہ بظاہر مراد بھائی ایک مرعجان مرنج عام آدمی لگتے ہیں مگر جس رخ سے دیکھئے دیانت دار، عزادار حسین اور غلام حیدر کرار ہیں۔ یعنی مومن با عمل۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو۔

ڈاکٹر سید منظور رضوی

نیو جرسی امریکہ

۱۲ مئی ۲۰۱۵ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمد لله و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!۔ اما بعد  
عالی جناب محترم المقام میر مراد علی خان صاحب نے تصنیف و تالیف کی  
جانب اپنی توجہ مبذول کی اور ان کے کئی کتابیں منظر عام پر آ کر قبولیت  
عام اور بقائے دوام کر چکی ہیں۔ جن میں اظہار حق و حقیقت جو ۳۳  
صفحات پر مشتمل ہے اور جو ۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی اور اس میں دس  
موضوعات زیر بحث آئے ہیں، اُن میں سے ایک راویان صحاح بھی ہے  
جس میں حروف تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے اُن راویوں کے حالات بیان  
کئے گئے ہیں پہلا راوی ابان بن عیاش اور آخری یحییٰ بن سعید القطان  
ہے۔

ان کی دوسری کتاب آئینہ حق نما اپیل ۲۰۱۰ء میں ادارہ پیام امن  
کی جانب سے ڈاکٹر سید منظور رضوی نے شائع کی تھی۔ اس کتاب میں ۱۴  
مضامین پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے اور نہایت اچھوتے اور قبیح مضامین  
پر قلم فرسانی کی ہے۔

میر مراد علی خان صاحب کا اشہب فکر جولانیاں دکھاتا ہے اور ان کا توسن  
خیال نت نئے مضامین کو منصفہ شہود پر لاتا ہے۔

انھوں نے بہت سے موضوعات پر لکھا اور خوب لکھا ہے اور ان میں جو  
کنجکاوی ہے وہ مجھے کسی اور میں نظر نہیں آتی وہ بال کی کھال نکالتے ہیں  
نہایت باریک بینی کے ساتھ اصل تہہ تک اور معاملے کی گہرائی تک پہنچ  
جاتے ہیں، وہ کتابوں کے سمندر میں غوطہ لگا کر اس در شہوار اور گوہر آب  
دار نکال کر لے آتے ہیں۔ اور جب تک حوالہ تلاش نہ کر لیں چین سے نہیں

بیٹھتے۔ ذوق بھی اچھا اور شوق بھی۔ زبان عربی کی باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کرنے کے باوجود وہ عربی کتابوں سے حوالے تلاش کرتے ہیں اور ان کے خوب صورت تراجم بھی کر لیتے ہیں۔ ان کے پاس کتابوں کا وافر ذخیرہ موجود ہے اور اس کے علاوہ آج کمپیوٹر نے ہر کتاب کو انگلیوں کی نوک پر لا رکھ دیا ہے کتابوں کا سمندر بحر زخار ہر وقت نگاہوں کے سامنے آسکتا ہے۔

میر مراد علی خان صاحب کی یہ کتاب جس کا عنوان ہے راویان صحاح یہ نہایت اہم اور قیمتی کتاب ہے۔ اس موضوع پر رجال بخاری کے نام سے ایک کتاب اصلاح سے شائع ہوئی لیکن وہ صرف بخاری کے رجال سے تعلق رکھتی تھی، اور میر مراد علی خان صاحب کی جو حدیث کی چھ کتابیں جنہیں صحاح ستہ کے نام یاد کیا جاتا ہے ان کے راویوں پر بحث کی ہے۔

حدیث کی چھ کتابوں کے نام یہ ہیں (۱) الصحیح البخاری محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۰۵ھ احادیث کی تعداد ۷۶۳-۷۷۰ (۲) صحیح مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری متوفی ۲۶۱ھ (۳) سنن ترمذی محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفی ۲۷۹ھ میں احادیث کی تعداد ۳۹۶۵ ہے۔ (۴) سنن ابن ماجہ محمد بن یزید القزوینی متوفی ۲۷۳ھ احادیث کی تعداد ۴۳۴۱ (۵)

کتاب السنن سنن ابی داؤد سلیمان بن الاشعث الازدی السجستانی متوفی ۲۷۵ھ احادیث کی تعداد ۵۲۶۵ ہے، (۶) سنن النسائی النسائی المتوفی ۳۰۳ھ احادیث کی تعداد ۵۷۶۹ ہے۔

میر مراد علی خان صاحب نے اس کتاب میں علمائے اہل سنت کی علم رجال کی مشہور کتابیں، الاستیعاب فی اسماء الاصحاب، الاصابۃ فی تمیز الصحابہ، اُسد الغابۃ کا ذکر کیا ہے اور راویوں کے حالات پر تیسرے میں چار کتابیں الجرح والتعديل۔ میزان الاعتدال، تہذیب التہذیب اور لسان المیزان کا بیان ہے۔

انھوں نے حروفِ تہجی کے اعتبار سے راویوں کے حالات بیان کئے ہیں اس سلسلہ میں پہلا راوی ابان بن عیاش ہے اور آخری یحییٰ بن سعید القطان ہے۔

انھوں نے کتاب کے دوسرے حصہ میں سلسلۃ الکذابین والوضاعین کے عنوان سے ۷۰۰ مشاہیر کے نام دئے اور ان کے ذیل میں بہت سے حدیث کے وضع کرنے والوں کا تذکرہ ہے۔ انھوں نے زیادہ تر جن کتابوں کا حوالہ دیا ہے ان میں:-

- ۱۔ میزان الاعتدال ذہبی
- ۲۔ تذکرۃ الموضوعات
- ۳۔ الاالی المصنوعہ
- ۴۔ تہذیب التہذیب
- ۵۔ تاریخ بغداد
- ۶۔ خلاصتہ التہذیب
- ۷۔ لسان المیزان
- ۸۔ شذرات الذهب
- ۹۔ الجواهر المضئی
- ۱۰۔ نصب الراية

علم رجال ایسا علم ہے جس کے ذریعے راویان حدیث کا جانچ پڑتال کی جاتی ہے، اُن کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہیں اور اُن پر جرح و تعدیل ہوتی ہے۔ معصومین سے صادر ہونے والی روایت میں باہمی تعارض و تضاد پایا جاتا ہے جب اس بارے میں خود معصوم سے دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ جو راوی زیادہ معتبر ہو اُسکی روایت پر عمل کرو۔ شیعوں نے اس جانب کافی توجہ مبذول کی اور علم رجال پر بہت سی کتابیں لکھیں۔ علم رجال پر مندرجہ ذیل کتابیں لکھیں گئیں۔

۱۔ کتاب الرجال لعبد اللہ بن فضال الثانی المتوفی

۲۱۹ھ

۲۔ کتاب الرجال لعلی بن الحسن فضالی المتوفی

۲۲۲ھ

۳۔ کتاب الرجال لعلی بن الحسن متولد ۲۰۶ھ

۴۔ کتاب الرجال لاحمد بن محمد بن خالد البرقی

متوفی ۲۸۰ھ

۵۔ کتاب الرجال لابن عقدہ متوفی ۳۳۳ھ

۶۔ تاریخ الرجال لاحمد بن علی العلوی العقیقی متوفی

۲۸۰ھ

اور علم جرح و تعدیل پر شیعی طریق سے درج ذیل کی کتابیں وجود

میں آئیں۔

۱۔ کتاب معرفة رواة الاخبار للحسن بن محبوب

السراد متوفی ۲۲۲ھ

۲۔ کتاب مناقب رواة الحديث و کتاب مثالب

رواة الحديث لسعد بن عبد الله الاشقرى متوفى ۲۹۹ھ  
۳۔ کتاب المبدوحین والمذمومین - یہ نہایت ضخیم  
کتاب ہے جس کا ذکر نجاشی نے کیا۔ یہ کتاب احمد بن عمار کو فی  
کی تالیف ہے متوفی ۳۲۶ھ

۴۔ کتاب المبدوحین والمذمومین۔ لمحمد بن  
احمد القمی متوفی ۳۶۸ھ

۵۔ کتاب الرجال لاحمد بن علی النجاشی متوفی ۴۵۰ھ

۶۔ اختیار معرفة الرجال المعروف برجال الکشی  
محمد بن الحسن الطوسی صاحب الاستبصار و

تهذيب الاحکام متوفی ۴۶۰ھ

آخری دور میں السید ابوالقاسم الخوی نے اس فن پر سب سے بڑی کتاب  
تالیف کی جو کئی جلدوں میں معجم رجال الحديث کے نام سے  
ہے۔

موضوعات پر اہل سنت نے کئی کتابیں جدا گانہ تصنیف کی ہیں جن میں سے  
دومیری (حجة الاسلام مولانا تلمیذ الحسن صاحب) لائبریری میں موجود  
ہیں۔

۱۔ العلل المتناہیة فی الاحديث الواہیة۔ جو تالیف

ہے عبد الرحمن بن علی بن الجوزی التمیمی

القرشی (۵۱۰-۵۹۷) کی جو دو جلدوں پر مشتمل ہے پہلی

جلد ۷۷ اور دوسری جلد ۶۴ صفحات ہیں احادیث کے

مختلف عنوانات میں اور ان کے موضوع اور واہی (مکروز،

ضعیف) ہونے کا ذکر ہے۔

جلد دوم ص ۱۸۴ حدیث میں قال رسول اللہ حب ابی بکر و شکرہ واجب علی امتی یعنی ابو بکر کی محبت اور اُن کا شکر ادا کرنا میری امت پر واجب ہے۔ قال الخطیب تعز دہ عمر بن ابراہیم الکروی و عمر ذاہب الحدیث و قال الدار قطنی کان کذا با یضع الحدیث یعنی جھوٹا تھا اور حدیثیں گھڑتا تھا۔

۲۔ کتاب المصنوعات لایام عبد الرحمن بن علی بن الجوزی القرشی یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

۳۔ جدید دور کے عالم ناصر الدین البانی الاحادیث الضعیفة والموضوعة کے عنوان سے دو جلدیں مکمل کی تھیں تیسری جلد پر کام کر رہے تھے کی اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ جو تین جلدوں میں اردو ترجمہ احادیث ضعیفہ کا مجموعہ کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔

میر مراد علی خان صاحب نے اہم نکات میں تدلیس کا ذکر کیا ہے اور اس کے مفہوم کو لغت کے ذریعے سمجھایا ہے۔  
تدلیس کے معنی ہیں باطل کا منبع (جو چیز سچی جا رہی ہے) کے عیب کو چھپانا۔ جب کہ علوم الحدیث میں تدلیس کا مفہوم یہ ہے کہ راوی اپنے ہم عصر سے اس طرح بیان کرے جیسے اس نے اُس سے سنی ہو حالانکہ اس نے اس سے نہ سنی ہو یا اپنے شیخ کا ایسے نام سے ذکر کرے جس سے وہ متعارف نہ ہو۔ تدلیس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ تدلیس الاسناد اس کا مفہوم یہ ہے کہ راوی کا اپنے معاصر سے جس سے اس کی ملاقات نہ ہوئی ہو یا ملاقات ہ

ہوئی ہو لیکن اس سے حدیث نہ سنی ہو اس طرح روایت کرنا جیسے اس نے اس سے سنا ہے۔ مثلاً یہ کہے کہ فلاں نے یہ کہا۔

۲۔ تدلیس السویہ۔ یعنی راوی اپنے شیخ کا نام نہ لے اس لئے کہ وہ ضعیف ہے اور اس سے اوپر شیخ کا نام اس طرح ذکر کرے جس سے سننے والا یہ سمجھے کہ یہ حدیث اُس نے شیخ سے سنی ہے اور اس طرح بہ ظاہر سند حدیث درست متصل نظر آئے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہوں اور ان میں کوئی ضعیف نہ ہو یہ تدلیس کے جمل اقسام میں قبیح ترین ہے کیونکہ یہ کھلا دھوکا ہے۔

۳۔ تدلیس الشیوخ۔ کا مفہوم یہ ہے کہ راوی سند حدیث میں اپنے شیخ کا ذکر اس کے کسی غیر متعارف نام یا کنیت سے کرے جیسے ابو بکر بن مجاہد مقری کا یہ کہنا حدیثنا عبد اللہ بن ابی عبد اللہ حلا نکہ اس مراد عبد اللہ بن ابی داؤد صاحب سنن ہیں کیونکہ کہ وہ اپنی کنیت ابو داؤد سے مشہور ہیں نہ کہ عبد اللہ سے۔

تدلیس کے علم کے ذرائع

تدلیس کا علم حسب ذیل دو امور میں سے ایک سے ہوتا ہے۔

(الف) مدلس (تدلیس کرنے والا) خود بتا دے جیسے ابن

عیینہ نے پوچھنے پر بتا دیا۔

(ب) تحقیق و جستجو کی بنیاد پر کسی امام فن کی تصریح۔

تدلیس سے متعلق مستقل تصانیف بہت سی ہیں۔

بعض تدلیس یعنی اس عمل سے متعلق ہیں اور بعض



مدلسین (تدلیس کرنے والے) سے تعلق رکھتی

ہیں۔

خطیب نے دو کتابیں ایک تدلیس سے اور دوسری مدلسین کے تعلق سے تحریر کی ہے۔

مدلسین کے بارے میں حسب ذیل کتب ہیں۔

۱۔ البتیین لاسماء المدلسین مصنف خطیب

بغدادی متوفی ۶۱۳ھ

۲۔ النیین لاسماء المدلسین مصنف برہان الدین

ابراہیم بن محمد الحلبي متوفی ۸۴۱ھ

۳۔ تعریف اهل التقدسین، ممراتب الموصوفین

بالتدلسین مصنف ابن حجر متوفی ۸۵۲ھ

قدح اور جرح کے بارے میں جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ ضعیف۔

یہ عدالت کے منافی ہے مطلقاً کہا جائے۔ حدیث کے ساتھ تخصیص لازمی نہیں۔

انہ ضعیف فی نفسہ، وہ فی نفسہ ضعیف ہے، اور ان

الضعف فی الروایۃ۔ یہ روایت میں ضعیف ہے۔

غضائری نے جعفر (بن محمد بن مالک) کے لئے کہا

جب کہ انھیں ضعفاء اور مجاہیل میں قرار دیا۔ وکل عیوب

الضعفاء مبعوۃ فیہ، اس میں ضعفاء کے تمام عیوب جمع

ہو گئے ہیں۔

۲۔ مضطرب

کبھی صحیح اور کبھی منحرف ہو جاتا ہے۔  
جیسا کہ غضائری نے اسمعیل بن مہران کے بارے میں کہا  
ہے۔ حدیثہ لیس بالنقی یضرب ثارہ ویصطلح  
اخری (مجمع الرجال ۱/۲۲۵ الغضائری)

۳۔ متہم

کذب (جھوٹ یا غلو) کی تہمت ہو یا اس جیسی کی باتیں۔

۴۔ ساقط

یعنی ساقط الحدیث۔ حدیث کے اعتبار سے معتبر نہیں۔

۵۔ لیس بشئی

یا لیس بذلک یا لیس بذلک الشقة

۶۔ وضاع

(گھڑنے والا) فاسد المذہب۔ فاسد العقیدہ

۷۔ مغلط

امر کو گڈ مڈ کرنے والا

اسماعیل جعفری سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے  
سوال کیا۔ ایک ایسے شخص کے بارے میں جو امیر المؤمنینؑ سے محبت کرتا  
ہے اور اُن کے اعداء سے بیزاری نہیں کرتا اور یہ کہتا ہے کہ وہ مجھے پسند  
ہیں۔ تو امام علیہ السلام جواب دیا وہ مغلط و هو عدو لا تصل  
خلفہ۔ وہ مغلط ہے وہ دشمن ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں

ہے۔

کلینیؒ رازی نے باب اختلاف الحدیث کے ذیل میں فرماتے  
ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے کہا کہ: میں نے سلمانؓ،

مقدادؓ، اور ابوذرؓ سے تفسیر قرآن اور حدیث کے بارے میں سے وہ کچھ سنا ہے جو عام لوگوں کے پاس ہے اس کے علاوہ ہے پھر ہم نے آپؐ سے اُن کے اقوال کی تصدیق سنی ہے اور عوام الناس اس کے مخالف باتیں کرتے ہیں اور آپؐ کے نزدیک وہ سب باطل ہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ پر بہتان لگا رہے تھے اور جھوٹی باتیں اُن سے منسوب کر کے تفسیر قرآن اور احادیث کے بارے میں نقل کر رہے تھے۔ حضرت علی علیہ السلام مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: تم نے سوال کیا اب سنو اور سمجھو!

لوگوں کے پاس حق اور باطل، صدق اور کذب، ناسخ اور منسوخ، عام اور خاص، محکم اور متشابہ، حفظ و دھم سب کچھ موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم کے سامنے جھوٹی باتیں اُن سے منسوب کی گئیں تو آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ایہا الناس قد کثرت علی الکفرایۃ فمن کذب علی، متعمدا فلیتبوأ مقعداً من النار۔ اے لوگو! جھوٹ بولنے والوں نے مجھ سے بہت سی جھوٹی باتیں منسوب کر دی ہیں لہذا جو بھی مجھ سے جھوٹی باتیں منسوب کرے گا تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ فمما وافق کتاب اللہ و سنتی فخذوا۔ لہذا جو حدیث کتاب اللہ اور میری سنت کے موافق ہو اُسے لے لو۔

میر مراد علی خان نے چند مصنفین کے حالات اور اُن سے روایت بھی نقل کر کے پیش کی ہیں۔

(۱) ابن ابی الحدید (۲) طبقات ابن سعد (۳) مسعودی، (۴) طبری، (۵) الامامة والسیاسة۔

یہ کتاب علم کا ایک خزانہ ہے اسے پڑھئے، ذہن میں محفوظ

رکھئے، اور اپنے علم میں اضافہ کیجئے، جس طرح اللہ تعالیٰ لکھنے والوں کو توفیق دیتا ہے اسی طرح دعا ہے کہ پڑھنے والوں کو بھی توفیق دے کہ وہ علم سے تعلق پیدا کریں اور اپنا دامن علم سے بھر لیں۔  
(حجۃ الاسلام مولانا) سید تلمیذ الحسن رضوی

jabir.abbas@yahoo.com

## اصطلاحات حدیث

وہ تمام اصطلاحات جو حدیث کی پہچان کیلئے استعمال ہوتے ہیں خداوند عالم کے نام اور پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ائمہ معصومین (علیہم السلام) پر درود و سلام کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔ آپ کے ہاتھوں میں جو مقالہ ہے وہ اصطلاحات احادیث کی پہچان کا خلاصہ ہے جس سے شناخت احادیث اور رجال کی تحقیق کا مطالعہ کرتے وقت استفادہ کیا جاسکتا ہے اور کام کو آسان کر سکتا ہے۔  
مقدمہ:

عام طور سے روایوں کی شخصیت کے معتبر ہونے اور ان کے درمیان حدیث کے منتقل ہونے کے طریقہ کے ذریعہ احادیث کی تقسیم بندی ہوتی ہے۔

اسی اعتبار کو مد نظر رکھتے ہوئے پہلے مرحلہ میں حدیث کو چار اصلی قسموں میں تقسیم کرتے ہیں:

۱۔ حدیث صحیح: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند امام معصوم (علیہ السلام) سے متصل ہو اور اس روایت کے تمام راوی عادل اور اثنا عشری ہوں۔

۲۔ حدیث حسن: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند امام معصوم (علیہ السلام) سے متصل ہو اور اس روایت کے تمام راویوں کی مدح و ثنا کی گئی ہو اور وہ سب شیعہ اثنا عشری ہوں، لیکن ان کی عدالت کی وضاحت بیان نہ ہوئی ہو (یا یہ ہے کہ بعض راویوں) (چاہے ایک ہی راوی) ایسے ہوں اور باقی صحیح ہوں)۔

۳۔ متصل اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند امام معصوم (علیہ السلام) سے متصل ہو اور اس روایت کے تمام راوی شیعہ اثنا عشری نہ ہوں، لیکن ثقہ ہوں (یا یہ ہے کہ بعض راویوں) (چاہے ایک ہی راوی) ایسے ہوں اور باقی صحیح یا حسن ہوں)۔

۴۔ حدیث ضعیف: اس روایت کو کہتے ہیں جس میں مذکورہ تینوں احادیث کے شرائط نہ پائے جاتے ہوں۔ اور ان میں کوئی راوی فاسق یا مجہول الحال ہو۔  
دوسرے مرحلہ میں احادیث کی تقسیم بندی گذشتہ اعتبار کے علاوہ دوسرے اعتبار پر بھی مبنی ہے جیسے ”لفظ“ و ”معنی“۔ ان اقسام کی وضاحت مندرجہ ذیل بیان ہوگی۔  
اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ اس تقسیم بندی میں بعض اقسام، مذکورہ چار اقسام میں مشترک ہیں، یعنی چار قسموں میں سے بعض قسم یا پوری قسمیں ان عناوین سے متصف ہو سکتی ہیں اور ضعیف سے مخصوص نہیں ہیں۔

اور ان میں سے بعض ضعیف سے مخصوص ہیں یعنی فقط حدیث ضعیف ان عناوین سے متصف ہو سکتی ہیں۔

مشترک اقسام:

۱۔ حدیث مسند: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے تمام راوی، معصوم (علیہ السلام) تک ذکر ہوئے ہوں۔

۲۔ حدیث متصل، موصول: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے راوی آپس

میں متصل ہوں اور ان میں سے ہر ایک نے اپنے سے پہلے والے راوی سے روایت کی ہو، چاہے معصوم (علیہ السلام) تک پہنچی ہو یا معصوم تک نہ پہنچی ہو۔

۳۔ حدیث مرفوع: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند معصوم (علیہ السلام) تک پہنچی ہو چاہے اس کے تمام راوی ذکر ہوئے ہوں اور چاہے بعض راوی ذکر ہوئے ہوں۔

۴۔ حدیث معلق: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند کے شروع سے ایک یا چند راوی حذف ہو گئے ہوں (۱)۔

۵۔ حدیث عالی: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند معصوم (علیہ السلام) سے متصل ہونے کے ساتھ ساتھ قلیل الواسطہ ہو (یعنی سلسلہ سند میں اس کے راویوں کی تعداد کم ہو)۔

۶۔ حدیث نازل: اس روایت کو کہتے ہیں جو حدیث عالی کے برخلاف ”کثیر الواسطہ“ ہو (یعنی سلسلہ سند میں اس کے راویوں کی تعداد زیادہ ہو)۔

۷۔ حدیث مسلسل: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے تمام راوی سند کے اخیر تک پے در پے ایک صفت یا ایک حالت پر ہوں (۲)۔

۸۔ حدیث مفرد: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو صرف ایک شخص یا ایک گروہ اور خاص مذہب نے روایت کی ہو۔

۹۔ حدیث غریب: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے متن یا سند کو صرف ایک یا دو راویوں نے نقل کیا ہو (۳)۔

۱۰۔ حدیث غریب لفظاً: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے متن میں (لغوی) الفاظ دشوار ہوں اور فہم و تفہیم سے دور استعمال ہوئے ہوں۔



- ۱۱۔ حدیث مشکل: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے (اصطلاحی الفاظ) دشوار ہوں اور اس کے معنی فقط اہل فن جانتے ہوں یا اس کے مطالب بہت سنگین ہوں جس کو ہر شخص نہ سمجھ سکے۔
- ۱۲۔ حدیث شاذ یا نادر: اس روایت کو کہتے ہیں کہ جسے ثقہ شخص نے نقل کیا ہو اور ایک جماعت کے نقل کرنے کے برخلاف ہو اور اس کی ایک سے زیادہ اسناد نہ ہوں۔
- ۱۳۔ حدیث محفوظ: اس مشہور روایت کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں حدیث شاذ ہو۔
- ۱۴۔ حدیث منکر، یا مردود: اس روایت کو کہتے ہیں جسے غیر ثقہ راوی نے نقل کیا ہو اور جماعت کے نقل کرنے کے برخلاف ہو اور اس کی ایک سے زیادہ اسناد نہ ہوں۔
- ۱۵۔ حدیث معروف: اس مشہور حدیث کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی حدیث منکر ہو۔
- ۱۶۔ حدیث مکاتب: اس حدیث کو کہتے ہیں جو معصوم (علیہ السلام) کی کتابت کو حکایت کرتی ہو چاہے اس کو انہوں نے خود سے لکھا ہو یا کسی سوال کے جواب میں لکھا ہو۔
- ۱۷۔ حدیث مصحف: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند یا متن کے بعض الفاظ ان الفاظ سے تبدیل ہو گئے ہوں جو اصلی الفاظ سے بہت زیادہ شبہت رکھتے ہیں (۴)۔
- ۱۸۔ حدیث الموثلف والمختلف: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند میں دو یا اس سے زیادہ نام پائے جاتے ہوں جو تحریر کے اعتبار سے موافق اور بولنے کے اعتبار سے مخالف ہوں (۵)۔

- ۱۹۔ حدیث مشترک: اس روایت کو کہتے ہیں جس کا ایک راوی یا بہت سے راوی ثقہ اور غیر ثقہ میں مشترک ہوں۔
- ۲۰۔ حدیث مدرج: اس روایت کو کہتے ہیں جس میں بعض راویوں کا کلام بھی درج ہو اور یہ گمان کیا جائے کہ یہ حدیث کا جزو ہے (۷)۔
- ۲۱۔ حدیث مزید: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے متن یا سند میں کوئی کلمہ تمام احادیث کے اوپر زائد ہو جو اس کے ہم معنی ہو۔
- ۲۲۔ حدیث مشہور: اس روایت کو کہتے ہیں جو اہل حدیث کے درمیان شائع ہو اور اہل حدیث کی ایک بہت بڑی جماعت نے اس کو نقل کیا ہو (۸)۔
- ۲۳۔ حدیث معنعن: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے راویوں کے درمیان حرف (عن) کا فاصلہ ہو گیا ہو (۹)۔
- ۲۴۔ حدیث متفق و مفترق: اس روایت کو کہتے ہیں کہ جس کے بعض راویوں اور ان کے والد کے نام ایک جیسے ہوں اور ان کی شخصیت جدا ہوں (۱۰)۔
- ۲۵۔ حدیث مشتبہ مقلوب: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند میں اشتباہ میں ہو، یعنی دو راویوں میں سے ایک راوی کا نام دوسرے راوی کے والد کے نام کی طرح ہو اور دوسرے کا نام پہلے کے والد کے نام کی طرح ہو اور یہ دونوں جا بجا ہو گئے ہوں (۱۱)۔
- ۲۶۔ حدیث رواۃ الاقرن: اس روایت کو کہتے ہیں جس میں راوی اور مروی عنہ، عمر، اسناد اور مشائخ سے حدیث اخذ کرنے میں ایک دوسرے کے مقارن ہوں۔
- ۲۷۔ حدیث مدنج: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے راوی اور مروی عنہ

مقارن نے ایک دوسرے سے روایت کی ہو اور دونوں راوی بھی ہوں اور مروی عنہ بھی ہوں۔

۲۸۔ حدیث روایۃ الاکابر عن الاصاغر: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے راوی مروی عنہ سے بڑے ہوں یا عمر میں یا استائید و مشایخ سے اخذ کرنے یا علم میں یا زیادہ روایتیں بیان کرنے میں بڑے ہوں (۱۲)۔

۲۹۔ حدیث السابق واللاحق: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے دور راوی روایت کو مشایخ سے اخذ کرنے میں مشترک ہوں لیکن ایک کی موت دوسرے کی موت پر مقدم ہو۔

۳۰۔ حدیث مختلف: ان دور روایتوں کو کہتے ہیں جو ظاہری طور پر ایک دوسرے سے متضاد ہوں چاہے ان میں جمع ہونے کی صلاحیت پائی جاتی ہو یا نہ پائی جاتی ہو۔

۳۱۔ حدیث مقبول: اس روایت کو کہتے ہیں جس کو قبول کر لی گئی ہو اور اس کے مضمون پر اس کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کی طرف توجہ کئے بغیر عمل کیا جاتا ہو۔

۳۲۔ حدیث ناسخ و منسوخ: اس روایت کو کہتے ہیں اگر کوئی ایسی حدیث وارد ہو جو پہلے والی حدیث کے حکم کو ختم کر دیتی ہو تو اس حدیث کو ناسخ اور پہلی والی حدیث کو منسوخ کہتے ہیں (۱۳)۔

۳۳۔ حدیث محکم: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے معنی کو ترجیح دی گئی ہو اور جس کے ظاہر سے معنی سمجھے جاتے ہوں۔

۳۴۔ حدیث متشابہ: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے معنی کو ترجیح نہ دی گئی ہو اور اس کے معنی قرینہ کے وسیلہ سے سمجھے جائیں۔

۳۵۔ حدیث معتبر: اس روایت کو کہتے ہیں جس پر سب نے یا اکثر نے

- عمل کیا ہو، یا اس کے معتبر ہونے پر دلیل قائم ہو۔
- ۳۶۔ حدیث نص: اس روایت کو کہتے ہیں جس کو دلالت میں اپنے مقصود پر ترجیح حاصل ہو اور اس کا کوئی معارض نہ ہو۔
- ۳۷۔ حدیث ظاہر: اس روایت کو کہتے ہیں جس کو دلالت میں اپنے مقصود پر دلالت ظنیہ حاصل ہو اور اس کے علاوہ کا احتمال دیا جائے۔
- ۳۸۔ حدیث مؤول: اس روایت کو کہتے ہیں جس کا لفظ قرینہ کی وجہ سے معنای مرجوح پر حمل ہو، چاہے وہ قرینہ عقلی ہو یا نقلی ہو۔
- ۳۹۔ حدیث مجمل: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی دلالت اپنے مقصود پر ظاہر نہ ہو۔
- ۴۰۔ حدیث مبین: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی دلالت اپنے مقصود پر واضح ہو۔
- ۴۱۔ حدیث متفق علیہ: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے دو یا چند راویوں نے اس حدیث کو نقل کرنے اتفاق کر لیا ہو۔
- ۴۲۔ حدیث مطروح: اس روایت کو کہتے ہیں جو دلیل قطعی کے مخالف ہو اور تاویل پذیر نہ ہو۔
- ۴۳۔ حدیث متروک: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے راوی پر جھوٹ بولنے کا الزام ہو اور یہ حدیث صرف اسی سے روایت ہوئی ہو اور معلوم قواعد کے مخالف ہو۔

### مخصوص اقسام

- ۱۔ حدیث موقوف مطلق: اس روایت کو کہتے ہیں جو معصوم (علیہ السلام) کے مصاحب سے نقل ہوئی ہو اور اس کی سند بھی اسی مصاحب پر موقوف

- ہو جاتی ہو اور معصوم تک نہ پہنچتی ہو۔
- ۲۔ حدیث موقوف مقید: اس روایت کو کہتے ہیں جو معصوم (علیہ السلام) کے مصاحب کے علاوہ کسی اور سے نقل ہوئی ہو اور اس کی سند بھی اسی غیر مصاحب پر موقوف ہو جاتی ہو۔
- ۳۔ حدیث مقطوع یا منقطع: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند تابعی پر ختم ہوتی ہو یا اس پر ختم ہوتی ہو جو تابعی کے حکم میں ہے۔
- ۴۔ حدیث مضمر: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند کے آخر میں ضمیر ہو اور اس ضمیر کا معصوم (علیہ السلام) تک پلٹنے کا احتمال زیادہ ہو۔
- ۵۔ حدیث معضل: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی رجال سند سے دو یا زیادہ افراد حذف ہو گئے ہوں۔
- ۶۔ حدیث مرسل بمعنی اعم: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے تمام یا بعض راوی محذوف ہوں، چاہے وہ لفظ مبہم کے ذریعہ ہی کیوں نہ ذکر ہوے ہوں جیسے ”بعض اصحابنا“ (۱۲)۔
- ۷۔ حدیث مرسل بمعنی الاخص: اس روایت کو کہتے ہیں جس کو تابعی، بغیر واسطہ کے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف نسبت دے۔
- ۸۔ حدیث معلل (درایت): اس روایت کو کہتے ہیں جس کے متن یا سند میں کوئی دشوار حقی نکتہ پایا جاتا ہو جو حدیث کے ظاہر سے معلوم نہ دیتا ہو (۱۵)۔
- ۹۔ حدیث مدلس: اس روایت کو کہتے ہیں جس کی سند میں موجود عیب مخفی طریقہ سے ظاہر ہوتا ہو (۱۶)۔
- ۱۰۔ حدیث مضطرب: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے متن یا سند میں اختلاف پایا جاتا ہو، اس طرح کہ ایک مرتبہ ایک طریقہ سے اور

دوسری مرتبہ دوسرے طریقہ سے روایت ہوئی ہو۔

۱۱۔ حدیث مقلوب: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے بعض الفاظ جا بجا ہو گئے ہوں۔

۱۲۔ حدیث مجہول: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے بعض راویوں کے نام رجال کی کتابوں میں نقل ہوئے ہوں، لیکن ان کی کوئی صفت بیان نہ ہوئی ہو (نہ مدح بیان ہوئی ہو اور نہ ذم) اور عقیدہ کے اعتبار سے بھی ان کی حالت معلوم نہ ہو۔

۱۳۔ حدیث مہمل: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے بعض راوی رجال کی کتابوں میں ذکر نہ ہوئے ہوں۔

۱۴۔ حدیث قاصر: اس روایت کو کہتے ہیں جس کے تمام یا بعض راویوں کی مدح معلوم نہ ہو، جبکہ باقی کا حال مرسل یا جہل ہو۔

۱۵۔ حدیث موضوع: اس حدیث کو کہتے ہیں جو جعلی اور گڑھی ہوئی ہو اور یہ ضعیف کی بدترین قسم ہے۔

ان ۱۵ قسموں کے ختم ہونے اور گزشتہ اقسام کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پورے مقالہ میں ۶۲ حدیث تحریر کی گئی ہیں، امید ہے کہ قارئین محترم ان سے استفادہ کریں گے۔

حوالہ جات:

۱۔ اس نکتہ کی طرف توجہ ضروری ہے کہ اگر محذوف شناختہ شدہ ہو تو حدیث معلق، صحیح میں داخل ہو جاتی ہے اور اگر محذوف شناختہ شدہ نہ ہو تو روایت، ضعیف میں داخل ہو جاتی ہے۔ (محذوف بمعنی مٹانے کے)

۲۔ مثلاً سب قیام یا چلنے کی حالت میں ہوں یا یہ کہ سب نے ایک ہی صیغہ سے نقل کی ہو جیسے: سمعت فلان یقول سمعت فلانا۔

۳۔ قابل توجہ ہے کہ اس ترتیب کے ساتھ غریب، مفرد کا ایک جزء ہے۔

۴۔ اس بات کی طرف بھی توجہ ضروری ہے کہ یہ شباہت کبھی ”خطی“ (تحریری) ہوتی ہے اور کبھی ”صوتی“۔ خطی جیسے ”ستاً“ کے بجائے ”شیئلاً“ ذکر ہوا ہو اور صوتی جیسے ”عاصم الاحوال“ کے بجائے ”واصل الاحدب“ ذکر ہوا ہو۔

۵۔ جیسے: ”برید“ و ”یزید“ یا ”خِثَم“ اور ”خُثِم“۔

۶۔ جیسے: (محمد بن قیس) الاسدی، ”ثقه“ اور (محمد بن قیس) ابواحمد، ضعیف۔

۷۔ مثلاً راوی نے حدیث میں تفسیر یا تفصیل کا اضافہ کیا ہو اور بعد میں یہ گمان کیا جائے کہ یہ وضاحت، حدیث کے متن میں بیان ہوئی ہے (مُدْرَجُ الْمَتْنِ)۔

۸۔ جیسے ”انما الاعمال بالنیات“۔

۹۔ اس نکتہ کی طرف توجہ ضروری ہے کہ معنعن میں اتصال کا بھی احتمال پایا جاتا ہے اور قطع کا بھی۔ اگر راوی میں ملاقات کا امکان پایا جاتا ہو تو متصل اور اگر امکان نہ پایا جاتا ہو تو منقطع ہے۔



۱۰۔ مثلاً ایک روایت کی سند میں دو محمد بن عبد اللہ ہوں۔

۱۱۔ مثلاً احمد بن محمد بن یحییٰ "العتار القبی" محمد بن احمد بن یحییٰ (صاحب نوادر) سے تبدیل ہو گیا ہو۔

۱۲۔ مثلاً صحابی کی روایت تابعی سے نقل ہوئی ہو۔

۱۳۔ اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ نسخہ کو تشخیص دینے کے طریقہ اجمالی طور پر مندرجہ ذیل ہیں: ۱۔ معصوم (علیہ السلام) سے نص۔ ۲۔ صحابی سے منقول۔ ۳۔ تاریخ۔ ۴۔ اجماع۔

۱۴۔ یہ فقہاء کی اصطلاح ہے۔

۱۵۔ اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ اس حصہ میں معلل سے مراد وہی روایت کی اصطلاح ہے ورنہ فقہ کی اصطلاح میں معلل ضعیف سے مخصوص نہیں ہے۔

۱۶۔ مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں:

۱۔ یعنی اس شخص سے روایت کرے جس سے ملاقات کی ہو، یا اس کا ہم عصر رہا ہو اور ایسی چیز کو اس سے سنا ہو جس سے وہم میں پڑنے کا شبہ ہو۔

۲۔ سند کے درمیان ایسے شخص کو حذف کر دیا ہو جو ضعیف ہو یا اس کی عمر کم ہو تا کہ حدیث کو صحیح ظاہر کرے۔

۳۔ ایسے شخص سے حدیث کو نقل کرے جس سے اس نے سنی ہو لیکن وہ چاہتا ہو کہ پہچانا۔

jabir.abbas@yahoo.com

بسمہ سبحانہ و بڑ کر ولیہ  
منتخب راویان صحاح ستہ اور اُن کے حالات

## ابان بن عیاش

ابان بن ابی عیاش - یہ روایت کرتے تھے انس اور کبھی سعید بن جبیر وغیرہ سے یہ عبدالقیس کے غلام تھے۔ ان سے صحاح ستہ میں حدیث لی گئی ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ۱ ص ۱۸۵ ابن حجر اور میزان الاعتدال میں ذہبی جلد اول ص ۱۰ میں احمد ابن حنبل نے اُن کو متروک الحدیث قرار دیا اور ابن معین نے کہا ہے لیس حدیثہ بشئنی وضعیف یعنی ان کی حدیث کی کوئی حیثیت نہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ ابن ابی حاتم نے انہیں کاذب قرار دیا۔ یہ ۱۳۸ھ میں فوت ہوئے۔

## ابراہیم بن اسماعیل

ابراہیم بن اسماعیل بن عجاج انصاری؛ ان سے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔ ان سے زہری، سالم بن عبد اللہ، ابو نعیم، وکیع اور ابو نعیم نے روایت کی ہے۔ امام نسائی نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے اور ابن معین نے لکھا کہ یہ کچھ بھی نہیں اور ابو حاتم نے انہیں کثیر الوہم قرار دیا اور کہا کہ ان کی روایتیں قوی نہیں ہیں بخاری نے بھی انہیں کثیر الوہم لکھا ہے۔ علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۱۱۹ اور ابن حجر عسقلانی تہذیب التہذیب جلد اول ص ۹۰ میں اس اضافہ کے ساتھ لکھا کہ دارقطنی نے انہیں متروک قرار دیا ہے۔ ابوزرعہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو نعیم سے سنا ہے کہ لایسوی حدیثہ فلسین یعنی ان کی حدیثیں دو کوڑی کے برابر بھی نہیں۔

## ابراہیم بن یزید

ابراہیم بن یزید النخعی: یہ بھی راویان صحاح ستہ میں سے ہیں (ابراہیم النخعی ایک بڑی شخصیت ہے) ایک جماعت سے مرسل طور پر روایت

کرتے ہیں، انہوں نے نہ تو زید بن ارقم وغیرہ کو دیکھا تھا اور ولہ یصح لہ سماع من صحابی۔ نہ ہی کسی صحابی سے سماع کیا تھا۔ ان کے بارے میں امام شعبی نے کہا کہ ذاك الذی یروی عن مسروق، ولہ یسمع منه شیئا یہ مسروق سے روایت کرتے ہیں حالانکہ مسروق سے انہوں نے کچھ سنا نہیں۔

(یہی تو دروغ گوئی ہوئی) وکان لا یحکم العربیۃ ورمما لحن ونقموا علیہ قولہ لم یکن أبوہریرۃ فقیہا: ان کی عربی زبان تک ٹھیک نہیں تھی کئی عبارتوں میں عربی کی ناواقفیت کی وجہ سے غلطیاں کی ہیں، لوگوں نے ان کے اس قول پر اعتراض کیا ہے کہ ابوہریرہ فقیہ نہیں تھے۔ ابن معین نے انہیں ضعیف، ضعیف تکرار کے ساتھ کہا ہے۔ امام احمد بن حنبل اور نسائی نے انہیں متروک کہا ہے۔ یونس بن یحییٰ نے کہا کہ اعش کہا کرتے تھے کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا روایت کرنے والا ابراہیم جیسا ہو جو بغیر سننے اور بغیر دیکھنے روایت بیان کرے۔ یہ ۹۶ھ میں فوت ہوئے۔ میزان الاعتدال جلد اول ص ۷۴۔

## ابو طالت

أبو طالت۔ امام بخاری نے انہیں مجھول کہا اور ان سے حدیثیں لینے سے انکار کیا۔ میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۵۴۱ سلسلہ نمبر ۱۰۳۲۸۔

## ابو موسیٰ اشعری

ابو موسیٰ اشعری نام عبداللہ بن قیس ہے۔ فتح خیبر کے بعد یہ خدمت رسول اکرم میں آئے۔ راویان صحاح ستہ میں سے ہیں۔ وقار اور اعتبار ان کا عام افراد کی نظر میں بہت زیادہ ہے۔ لیکن آپ کے بارے میں معتبر کتب میں ایسی روایتیں پائی جاتی ہیں جن سے ان کی وقعت و عظمت کو بہت دھچکا پہنچتا ہے۔ چنانچہ سورۃ مائدہ آیت ۵۴۔ یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا مِنْ یَرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ..... الخ۔ اے ایمان والو! تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھرے گا تو

اللہ عنقریب ایسی قوم لائے گا جنہیں وہ دوست رکھتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ کیا اس سے مراد ہم ہیں جو مرتد ہو جائیں گے تو آپؐ نے ابو موسیٰؓ کی طرف اشارہ کیا: کہ یہ اور اس کی قوم۔ درمنثور ج ۲ ص ۲۹۲، تفسیر ابن کثیر اردو تفسیر سورۃ مائدہ ص ۱۱۲۔

عن ابن نجاء الحکیم قال كنت جالسا مع عمار رضی اللہ عنہ فجاءه ابو موسى فقال مالي ولست اخاك قال ولا ادري ولكن سمعت رسول الله ﷺ يلعنك ليلة الجبل قال انه قد استغفر لي قال عمار رضی اللہ عنہ شهدت اللعن ولكن لم يشهد الا استغفار. یعنی ابن نجاء حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمارؓ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ابو موسیٰؓ آگئے انھوں نے پوچھا کہ کیا میں آپؐ کا دینی بھائی نہیں ہوں؟ جناب عمارؓ نے فرمایا میں کچھ نہیں جانتا سوائے اس کے کہ میں نے لیلۃ الجبل (لیلۃ القصہ) کے موقع پر رسولؐ سے سنا کہ وہ تجھ پر لعنت کرتے تھے۔ ابو موسیٰؓ نے کہا مگر اس کے بعد رسولؐ نے میرے لئے استغفار بھی کیا حضرت عمارؓ نے فرمایا کہ میں لعنت کی گواہی دے سکتا ہوں استغفار کی گواہی نہیں دے سکتا۔

کنز العمال متوفی ۹۷۵ھ طبع مؤسسۃ الرسالۃ بیروت جلد ۱۳ ص ۶۰۸ حدیث نمبر ۳۷۵۵۴۔ الکامل طبع دار الفکر بیروت عبد اللہ بن عدی متوفی ۳۶۵ھ جلد ۲ ص ۶۲ (اس میں لیلۃ الحبل لکھا ہے)۔ تاریخ ابن عساکر متوفی ۵۷۵ھ طبع دار الفکر بیروت جلد ۲۲ ص ۹۳ (اس میں لیلۃ الحبل تحریر ہے)۔ ظاہر ہے کہ یہ شان رسالت کے خلاف ہے کہ وہ کسی مسلمان پر لعنت فرمائیں جب کہ رسولؐ کبھی بات ہی نہیں کرتے بغیر وحی کے۔ ملا علی قاری اپنی کتاب فقہ اکبر میں ص ۸۷

میں لکھتے ہیں وما نقل من لعنة ﷺ لبعض من اهل القبلة فلما انه يعلم احوال الناس مما يعلم غيره يعني فلعله كان منافقا واعلم انه يموت كافرا: عنی پیغمبر اسلامؐ نے بعض اہل قبلہ (یعنی مسلمان پر) لعنت کی ہے تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُس مسلمان کا حال پیغمبرؐ کو معلوم تھا اور دوسروں کو اُن کا حال نہیں معلوم تھا۔ شاید اس وجہ سے کہ وہ منافق تھا یا جانتے تھے کہ حالت

کفر میں مرجائے گا۔

ابوموسیٰ اشعری کو حضرت علیؑ سے خاص مخالفت تھی استیعاب ابن عبد البر جلد ۴ ص ۷۵ طبع مصر بر حاشیہ اصابع لکھتے ہیں وکان منحرفاً عن علی رضی اللہ عنہ لانہ عزله ولم یستعملہ ابوموسیٰ حضرت علیؑ سے منحرف تھے اس لئے کہ انہیں معزول کر دیا گیا تھا اور کبھی اُن کو عامل نہیں بنایا۔

شرح مہج البلاغۃ ابن ابی الحدید جلد ۱۳ ص ۳۱۴ طبع احیاء الکتب العربیہ میں ہے کہ حضرت حذیفہؓ یمانی نے ابوموسیٰ اشعری سے کہا اما انا فاشہد انہ عدو اللہ ورسولہ و حرب لہما۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ ابوموسیٰ اشعری اللہ اور رسولؐ کا دشمن ہے اور یہ دونوں سے لڑنے والا ہے۔ حضرت مالک اشترؓ جنہیں بعض علماء صحابی رسولؐ جانتے ہیں اور بعض ان کو تابعین میں شمار کرتے ہیں اُن کا خیال ابوموسیٰ اشعری کی نسبت کیا ہے وہ بھی ملاحظہ ہو جائے۔

فنزول ابوموسیٰ فدخل القصر فصاح به الاشتراخ من قصرنا لا وأمر لك أخرج الله نفسك فوالله انك لمن المنافقين قديماً۔ اے ابوموسیٰ! نکل اس قصر سے۔ واللہ تو ہمیشہ سے منافق ہے۔ تاریخ طبری جلد ۳ ص ۵۰۱ مؤسسۃ العلمی، بیروت۔ شرح مہج البلاغۃ ابن ابی الحدید جلد ۱۳ ص ۳۱۵ میں ہے کہ امیر المؤمنینؑ قنوت میں اس طرح لعنت کرتے تھے۔ وکان علی یقنت علیہ وعلی غیرہ فیقول اللہم العن معاویۃ ولا عمرو ثانیاً وابا الاعور السلمی ثالثاً واباموسیٰ الاشعری رابعاً۔ اے اللہ لعنت کر پہلے معاویہ پر اور دوسرے عمرو بن عاص اور تیسرے ابوالاعور سلمیٰ اور چوتھے ابوموسیٰ اشعری پر۔

کتاب الامامة والسیاسة جلد اول ص ۸۵ ابوموسیٰ اشعری نے لوگوں کو حضرت علیؑ کا ساتھ دینے سے روکا اور کہا کہ گھروں میں بیٹھے رہو، فقال ابو موسیٰ اما سبیل الاخرة ففی ان التزموا بیوتکم۔ ابن خلدون اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی جلد اول ص ۴۹۳

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی عظمت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ابو موسیٰ اشعری پر ایسا غصہ کیا کہ آپ نے انہیں گالی دی۔ فغضب عمار وسبه البدياء والنهائية، ابن کثیر طبع دار احیاء التراث العربی بیروت جلد ۷ ص ۲۶۳؛ تاریخ ابن خلدون موسسة العلمی المطبوعات بیروت ق ۲ ج ۲ ص ۱۵۹۔ اردو ترجمہ ابن خلدون نفیس اکیڈمی کراچی جلد اول ص ۴۹۳۔

امیر المؤمنین نے ایک خط ابو موسیٰ کو لکھا کہ میں نے قرظہ بن کعب کو والی مصر بنا کے بھیجا ہے اگر تو ان سے لڑے گا تو میں نے قرظہ کو حکم دیا ہے کہ جب وہ تجھ پر قابض ہو جائے تو تیرے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیں۔ طبری جلد ۳ ص ۱۹۸؛ تاریخ ابن خلدون ق ۲ ج ۲ ص ۱۶۵۔

قصہ تحکیم کے وقت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا کہ میں اس ابو موسیٰ اشعری سے راضی نہیں ہوں اس لئے کہ وہ قابل اعتماد نہیں۔ (لا نرضیٰ به حکما فانہ لیس ثقة۔ طبری جلد ۴ ص ۳۶؛ تاریخ ابن خلدون ق ۲ ج ۲ ص ۱۴۵۔ اردو

ترجمہ ابن خلدون نفیس اکیڈمی کراچی جلد اول ص ۴۹۲ ابو موسیٰ نے حضرت علیؑ کی برطرفی اور عمرو عاصؓ نے اس برطرفی کے ساتھ معاویہ کے تقرر کا جو کھیل کھیلا اور اس نے قرآن و سنت کے تقاضوں کو نظر انداز کیا وہ تاریخ پر نظر رکھنے والوں سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ وہ لوگ جو میدانِ حرب میں حضرت علیؑ سے جیت نہیں سکے وہ مکرو فریب کے میدان میں بازی لے گئے۔ حق اور دیانت سے منہ موڑ کر معاویہ کے مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بن گئے۔

جب حکم بنانے اور ابو موسیٰ اشعری کی دغا بازی کا علم عبدالرحمن ابن ابی بکر کو ہوا تو انہوں نے کہا لو مات الاشعری قبل هذا اليوم لکان خیر الہ: ابو موسیٰ کے لئے بہتر تھا کہ اس دن سے پہلے مر جاتا۔ طبقات ابن سعد حالات عمرو عاص ج ۴ ص ۲۵۷؛ تاریخ ابن عساکر ج ۴ ص ۱۷۳۔

ابو موسیٰ بالکل سمجھتا تھا کہ اگر حضرت علیؑ کامیاب ہو جائیں گے تو اُسے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا البتہ معاویہ کی حمایت کا صلہ کسی نہ کسی صورت میں مل سکتا ہے۔ چنانچہ وہ معاویہ کے برسر اقتدار آنے کے بعد سر پر ایک لابی ٹوپی رکھے معاویہ کے

در بار میں پہنچ گیا اور بہت ہی احترام کے ساتھ معاویہ کو یہ کہہ کر سلام کیا السلام علیک یا امین اللہ۔ معاویہ سمجھ گیا کہ یہ اپنی محنت کا صلہ مانگنے آئے ہیں تو ایک درباری سے کہا کہ یہ بڑھا اس لئے آیا ہے کہ اس کو کسی صوبے کا والی بنا دیا جائے مگر واللہ میں یہ نہیں کروں گا۔ تاریخ طبری جلد ۴ ص ۲۴۵۔

مولانا شبلی اپنی کتاب الفاروق مکتبہ رحمانیہ ص ۱۹۸ میں لکھتے ہیں کہ نبیؐ حضرت عمرؓ کے دور میں ابو موسیٰؓ پر کئی الزامات لگائے گئے تھے جس میں سے ایک الزام یہ تھا کہ اسیران جنگ میں سے انہوں نے ایک کنیز کو اپنے لئے رکھ لیا ہے اور اس کو دونوں وقت نہایت عمدہ غذا پہنچائی جاتی ہے حالانکہ اس قسم کی غذا عام مسلمانوں کو میسر نہیں تھی۔ حضرت عمرؓ نے الزام ثابت ہونے پر اس کنیز کو ان سے چھین لیا۔ کیا یہ سراسر غبن اور چوری نہیں ہے؟۔ جب یہ کنیز کو اتنی عمدہ غذا کھلاتے تھے تو خود کیا کھاتے ہوں گے؟۔ ایسا شخص امیر المؤمنین علیؓ ابن طالب جیسی شخصیت سے کیسے محبت رکھ سکتا تھا۔ ان کی وفات ۵۲ھ ہ بتلائی جاتی ہے۔

### ابو ہریرہ

عام طور سے صحاح ستہ اور بالخصوص صحیح بخاری کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے ان کی روایتیں صحیح السند ہیں اور ان کے روای معتبر ہیں اور اسی لئے ان کتابوں کو (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ) صحاح کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے ان کتابوں کے اکثر راوی وہ حضرات ہیں جو کسی طرح بھی قابل اعتبار نہیں ہو سکتے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ابو ہریرہ جو خیر کے بعد مسلمان ہوئے تھے اور صرف ایک سال نو ماہ یعنی صرف (۲۱) مہینے حضورؐ کی خدمت میں رہے تھے اس لئے کہ وہ علاء بن حضرمی کے ساتھ بحرین منتقل ہو گئے تھے۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۳۸ نفیس اکیڈمی کراچی۔ انکا شمار فقراء صفہ میں ہوتا تھا ان سے (۵۳۷۴) احادیث منسوب ہیں اور اگر حساب لگائے تو ابو ہریرہ سے ۱۹۰ احادیث روزانہ کا



اوسط ہوتا ہے۔ جس میں سے بخاری نے صرف (مصلحتاً) ۴۴۶ حدیثوں کو منتخب کیا اور باقی کو غیر صحیح سمجھا وہ بھی کسی اور مصلحت کی وجہ سے ہوگا۔

ابو ہریرہ کا نام اسلام لانے سے قبل عبد شمس تھا۔ خود اُنکا کہنا ہے کہ وہ جنگل میں بکریاں چراتے تھے اور ایک دن ایک بلی اُٹھالائے تو اُن کے باپ نے کہا ”تو ابو ہریرہ ہے جب سے یہ ابو ہریرہ کے نام سے مشہور ہوئے۔“

ابو ہریرہ سے رسول اکرم نے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو تو ابو ہریرہ نے جواب دیا بنی دوس سے تو آپؐ نے فرمایا ”میں نے دوس میں کوئی ایک بھی نیک نہیں دیکھا (قال النبی صلعم من انت قلت من دوس قال ما كنت اراه فی دوس احد) فیہ خیر (۱)۔ جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۷۱۸۔

”ابو ہریرہ بعد فتح خیبر اسلام لائے۔ ابو ہریرہ حیات رسول اکرمؐ میں اصحاب صفہ میں (غریب اور نادار لوگوں میں) سے تھے اس دور میں فقر اور فاقہ کی مصیبت میں مبتلا رہتے تھے۔ لیکن نبی اکرمؐ کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کے دور میں اُن کی معاشی حالت کافی سدھر گئی تھی اور آپؐ بہت مالدار ہو گئے۔ دور معاویہ میں مدینہ کے گورنر بھی رہے نبیؐ نے۔ علامہ ذہبی تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۴۸۔

ناقدین احادیث ابو ہریرہ کو غیر معتبر قرار دیتے تھے چنانچہ میزان الاعتدال میں علامہ ذہبی صفحہ ۷۳۱ میں تحریر کرتے ہیں کہ عثمان مقسم بڑی ابو ہریرہ کو کاذب جانتے تھے اور اعلام الانخيار کفوی میں اور میزان شعرانی (اردو) المعروف بہ مواہب رحمانی تالیف علامہ شیخ عبد الوہاب

الشعرانی ترجمہ مولانا محمد حیات طبع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی جلد اول ص ۵۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابو مطیع بلخی نے امام اعظم ابو حنیفہ سے پوچھا ”اگر کسی امر میں آپ کی رائے ایک ہو اور ابو بکر کی کچھ اور ہو تو کیا آپ کی رائے کو چھوڑ کر ابو بکر کی رائے اختیار کریں گے؟“ تو ابو حنیفہ نے کہا ”ضرور (علیٰ ہذا القیاس عمر، عثمان اور حضرت علیؓ کے بالمقابل میں اپنی رائے ترک کر دوں گا)۔ پھر امام اعظم ابو حنیفہ نے فرمایا ”سوائے انس بن مالک، اور ابو ہریرہ، اور سمرہ بن جندب کے تمام صحابہ کے بالمقابل میں اپنی رائے کو ترک کر دوں گا)۔“

الكتاب مسطور مصنف محمد حسین نیلوی طبع شعبہ  
نشر و اشاعت مدرسہ ضیاء العلوم سرگودھا۔ صفحہ ۳۵ پر تحریر  
ہے کہ ”(صرف ایک صحابی غیر معروف الفقہ والہ یعنی ابوہریرہ)۔  
ابوہریرہ نے ایک حدیث رسول اکرم بیان کی، لوگوں نے جب اُن سے پوچھا کیا  
یہ حدیث تم نے رسول اللہ سے سنی؟ تو ابوہریرہ نے کہا نہیں یہ میرے ذہن کی  
پیداوار ہے قال: لا، هذا من کیس ابوہریرہ، کتاب النفقات،  
وجوب النفقة علی الحل والعیال صحیح بخاری جلد ۲، حدیث ۲۸۶،  
ص ۲۵۲۔

آیت وانذر عشیرتک الاقربین، مشہور ہے کہ یہ آیت مکہ میں بعثت کے  
فوراً بعد اُتری جبکہ حضرت علیؑ دس یا گیارہ سال کے تھے اور ابولہب زندہ تھا۔  
ابوہریرہ سے یہ روایت ہے رسول اکرم نے قریش کو جمع کیا اور کہا: (اے عباس،  
اے فاطمہ بنت محمدؑ میں اللہ کے سامنے کچھ کام نہ آنے کا)۔ انصاف کریں ابوہریرہ  
خیبر کے بعد اسلام لائے اور جب یہ آیت نازل ہوئی جناب فاطمہؑ پیدا بھی نہیں  
ہوئی تھیں۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل  
ہوئی تو رسول اللہ نے قریش کے لوگوں کو بلا بھیجا سب کو اکٹھا کیا اور کہا  
”اے کعب بن لویؑ کے بیٹو! اے مرہ بن کعب کے بیٹو! اے عبد شمس کے بیٹو! اے  
ہاشم کے بیٹو! اے عبد المطلب کے بیٹو! اے فاطمہؑ اپنے تئیں جہنم سے بچو“  
(یہ آیت قبل ہجرت وقت بعثت، مکی ہے جبکہ ابوہریرہ کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔  
دوسرے یہ کہ رسول اللہ نے جب اپنی اولاد کا ذکر کیا تو صرف فاطمہؑ کا نام لیا۔ اور  
بیٹیاں کیا ہو گئیں؟)۔ کتاب الایمان باب بیان ان من مات علی  
الکفر فهو فی النار صحیح مسلم جلد اول ص ۳۲۶۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل  
ہوئی تو رسول اللہ نے قریش کے لوگوں کو بلا بھیجا سب کو اکٹھا کیا اور کہا:

”اے کعب بن لویؓ کے بیٹو! اے مرہ بن کعب کے بیٹو! اے عبد شمس کے بیٹو! اے ہاشم کے بیٹو! اے عبد المطلب کے بیٹو! اے فاطمہؓ بیٹی محمدؐ کی تو میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے“ کتاب الایمان باب بیان ان من مات علی الکفر فهو فی النار صحیح مسلم جلد اول ص ۳۲۔

مصریوں اور عثمان بن عفان کے حامیوں میں جنگ ہو رہی تھی بجائے صلح اور امن کی بات کرتے ابوہریرہؓ کہنے لگے ”میں تمہارے لئے نمونہ ہوں اور یہ وہ دن ہے کہ جب جنگ کرنا بہت ہی عمدہ ہے“ طبری حصہ سوم ص ۷۰۔

سعید بن مسیب سے (یہ ابوہریرہؓ کے داماد تھے) روایت ہے کہ ابوہریرہؓ کہا کرتے تھے: لوگ کہتے ہیں ابوہریرہؓ بہت حدیثیں بیان کرتا ہے۔ یعنی بطور طعن کے مجھ کو کہتے ہیں کہ شاید اپنے پاس سے بنانا کر حدیثیں بیان کرتا ہوں“۔ (فیض الباری شرح بخاری جلد اول ص ۲۲۳ طبع لاہور)۔ اس حدیث سے ظاہر ہو گیا کہ لوگوں کا عام طور سے ابوہریرہؓ کے بارے میں کس قسم کا خیال پایا جاتا تھا۔

ایک حدیث کے سلسلے میں ابوہریرہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ میں ٹکرا رہی تو عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا ”ابوہریرہؓ بہت روایتیں بیان کرتے ہیں:“ قد اکثر علینا ابوہریرہؓ“ یعنی اُن کو روایت میں شک تھا۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز جلد دوم ص ۵۸۔

ایک طویل روایت جو قیامت کے سلسلے میں ہے جس کو ابوہریرہؓ لوگوں میں بیان کر رہے تھے جب حدیث کے اس حصے پر آئے کہ حق تعالیٰ فرمائے گا ”ہم نے یہ سب تجھے دیا اور اُن کے ساتھ اُتنا ہی اور دیں گے

تو ابوسعید خدریؓ ایک اور صحابی نے کہا ”اے ابوہریرہؓ! دس حصے زیادہ دیں گے کہا تھا“ تو ابوہریرہؓ نے کہا: مجھے اتنا یاد کہ رسول اللہؐ نے یوں کہا تھا: اس پر ابوسعیدؓ نے کہا ”میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہؐ نے دس حصے زیادہ دینے کے لئے کہا تھا“ اس پر ابوہریرہؓ نے ابوسعیدؓ کو بددعا کے طور پر کہا ”یہ وہ شخص ہے جو سب سے آخر میں جنت میں جائے گا“ صحیح مسلم کتاب الایمان باب قول اللہ عزوجل ولقد رآه نزلةً جلد اول ص ۳۰۴۔

ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے: بیماری نہیں

لگتی۔ اور ابوسلمہ یہ بھی کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ نے ”نہ لایا جائے بیمار اونٹ کے پاس تندرست اونٹ کو۔ ابوسلمہ نے کہا ابوہریرہ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ سے روایت کرتے تھے پھر بعد میں اس حدیث کو کہ ”بیماری نہیں لگتی“ اسے چھوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے تھے کہ نہ لایا جائے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس تو حارث بن ابی جو ابوہریرہ کے چچا زاد بھائی تھے ابوہریرہ سے پوچھا کہ ”کیا بات ہے تم دوسری حدیث جو اس حدیث کے ساتھ بیان کرتے تھے اب کیوں نہیں بیان کرتے ہو؟“۔ ابوہریرہ نے انکار کیا کہ وہ پہلی والی حدیث کو نہیں جانتے۔ اس بات پر دونوں میں جھگڑا ہوا اور ابوہریرہ غصے میں آگئے اور حبش کی زبان میں کچھ کہا (یعنی گالی دی) پھر حارث سے پوچھا ”کیا تم سمجھے میں نے کیا کہا؟“ (یعنی جو گالی حبش کی زبان میں دی) حارث نے کہا نہیں۔ ابوہریرہ نے کہا: میں انکار کرتا ہوں کہ میں نے پہلی والی حدیث نہیں کہی۔ حارث نے کہا: ”میں اپنی جان کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ تم اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے۔“ ابوہریرہ حدیث بھول گئے تھے۔ صحیح مسلم کتاب اسلام باب لا عدوی ولا طیرۃ جلد پنجم ص ۳۹۴۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ وہ بحرین سے چار لاکھ درہم لائے تھے جب وہ خلیفہ وقت عمر ابن خطاب کے پاس آئے تو حضرت عمر ابن خطاب نے کہا ”اے اللہ اور اسلام کے دشمن یا اے اللہ اور اسکی کتاب کے دشمن! تم نے اللہ کے مال میں چوری کی تو ابوہریرہ نے کہا نہیں بلکہ میں نے تجارت کی اور مال بڑھایا پھر پوچھا لگتا لائے کہا بیس ہزار (یاد رہے کہ خود انھوں نے اقرار کیا تھا چار لاکھ لایا تھا مگر پرستش پر بیس ہزار بتلا رہے ہیں) عمر نے حکم دیا کہ اپنے سرمائے اور تنخواہ کو دیکھو اور اسے لے لو اور جو زندہ ہو سو اسے بیت المال میں داخل کر دو۔ (پھر بھی تین لاکھ نوہ ہزار جیب میں اتار لیا اس لئے کہ دس ہزار درہم ان کی تنخواہ تھی) طبقات ابن سعد حصہ چہارم ص ۴۴۶۔

الفاروق میں علامہ شبلی نعمانی اور تذکرۃ الحفاظ میں امام ذہبی لکھتے ہیں کہ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ: میں نے ابوہریرہ سے پوچھا کہ کیا آپ عمر ابن خطاب کے دور میں اسی طرح

حدیثیں روایت کرتے تھے؟“۔ تو ابوہریرہ نے جواب دیا ”اگر ایسا کرتا تو عمر مجھ کو دڑے سے مارتے۔ بلکہ علامہ محمود ابوریہ (مصر) اپنی کتاب شیخ المصنفیہ ترجمہ شایع کردہ ادارہ عظمت انسانیت کراچی صفحہ ۱۲۹ میں لکھتے ہیں کہ من گھڑت احادیث کی پاداش میں عمر ابن خطاب نے ابوہریرہ کی کوڑوں سے خبر لی تھی۔ ابو جعفر محمد بن عبد اللہ اسکانی کہتے ہیں کہ ہمارے شیوخ کے نزدیک ابوہریرہ مقدوح (قابل رد ہیں) ہیں اُن کی روایت مقبول نہیں۔ عمر ابن خطاب نے ان کو تازیانہ یہ کہہ کر مارا کہ ”تو حدیثیں بہت بیان کرتا ہے۔ اور تو اس قابل ہے کہ تجھ کو رسول اللہ پر جھوٹ اور افترا کر نیوالوں میں سمجھا جائے“ شرح ابن ابی الحدید جزء ۴ جلد ۱ ص ۲۴۔ مختلف ذرائع سے یہ روایت ہے کہ عمر ابن خطاب نے ابوہریرہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ”تو رسول اللہ کی حدیثیں بیان کرنا چھوڑ دے ورنہ تجھ کو مٹی میں ملا دوں گا۔“

البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ۸ شتم ص ۹۲۵ نفیس اکیڈمی کراچی۔  
عائشہ نے ابوہریرہ سے کہا ”تم رسول اللہ سے وہ حدیثیں بیان کرتے ہو جنہیں میں نے آپ سے نہیں سنا“۔ تو ابوہریرہ نے جواب دیا ”اے اماں جان! آپ کو (عائشہ) سرمہ دانی اور آئینہ نے اُن احادیث کو سننے سے باز رکھا مجھے ان چیزوں میں سے کسی نے مشغول نہیں کیا۔ طبقات ابن سعد جلد دوم صفحہ ۴۰۲۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ۸ شتم ص ۹۲۸ نفیس اکیڈمی کراچی۔ میں سرمہ دانی اور خضاب لکھا ہے۔

مسند ابوداؤد میں روایت ہے کہ: ہم لوگ بزم عائشہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابو ہریرہ کو بھی اُن کے سامنے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ عائشہ نے پوچھا ”ابوہریرہ! تم رسول اللہ کی حدیث اس طرح بیان کرتے ہو کہ ایک عورت پر ہلکی کی وجہ سے عذاب نازل ہوا؟“۔ تو ابوہریرہ نے کہا: ہاں میں نے رسول اللہ سے یہی سنا۔ عائشہ نے کہا ”مومن کی عزت اللہ کے نظر میں اس سے کہیں زیادہ ہے کہ لمبی کی وجہ سے اُس پر عذاب نازل کرے۔ وہ عورت کافرہ تھی (کفر کی وجہ سے اُس پر عذاب نازل ہوا)۔ اے ابوہریرہ! جب تم رسول اللہ کی کوئی حدیث بیان کرو تو پہلے یہ غور کر لیا کرو کہ کیا کہہ رہے ہو۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ عائشہ کو کتنا اعتماد ابوہریرہ کی حدیث بیانی پر تھا۔ عائشہ نے ایک ہی ساعت میں بکثرت احادیث بیان کرنے پر ابوہریرہ کو کئی بار ملامت کی ہے۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۲۸ نفیس اکیڈمی کراچی۔ سنن ابوداؤد مطبع دہلی ص ۱۰۸ میں ہے کہ عبد اللہ ابن عمر کہتے ہیں ”ابوہریرہ روایت کے بیان کرنے میں بڑی دلیری کرتے ہیں اور ہم دلیری نہیں کرتے۔

عروہ ابن زبیر نے اپنے باپ کے سامنے ابوہریرہ کو پیش کیا اور ابوہریرہ نے احادیث بیان کرنا شروع کیں ابن زبیر کہتے ہیں کہ: میرے باپ نے کبھی سچ اور کبھی جھوٹ کہا۔ جب ابوہریرہ چلے گئے تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا آپ یہ سچ اور جھوٹ کیوں کہہ رہے تھے تو زبیر نے کہا کہ کچھ احادیث سچ تھیں اور کچھ جھوٹ تھیں۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۳۰ نفیس اکیڈمی کراچی۔

عبد اللہ ابن عمر نے ابوہریرہ سے کہا ”اباھر! جو کچھ رسول اللہ سے بیان کر رہے ہو اس پر غور کرو“ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۲۷ نفیس اکیڈمی کراچی۔ حیوۃ الحیوان دیمیری جلد اول ص ۵۰۱ میں ہے کہ ابن حبیب کہتے ہیں ”میں بزم ہارون رشید میں بیٹھا تھا کہ اس مسئلہ کا ذکر ہوا کہ بکری کے تھن میں جب دودھ جمع ہو جائے تو اُس کی بیج جائز ہے یا نہیں؟۔ جب بحث کو طول ہوا یہاں تک کہ اُن کی آوازیں بلند ہوئیں تو بعض نے استدلال کے طور پر کہا کہ یہ حدیث ابوہریرہ سے ہے۔ چنانچہ اس حدیث کو صرف اس لئے رد کر دیا کہ یہ روایت ابوہریرہ سے ہے۔ ہارون رشید نے اُن لوگوں کی تائید کی جو ابوہریرہ کو غیر معتبر سمجھتے تھے۔

عقد الفرید جلد ۳ مطبوعہ مصر ص ۶۶ قال له مروان لقد ضيع الله حديث رسول الله اذ لم يروه غيرك ابوہریرہ سے مروان نے کہا: اللہ نے ضایع کر دیا حدیث رسول کو اس لئے کہ سوائے تیرے کسی اور شخص نے اس کی روایت نہیں کی۔

شرح ابن ابی الحدید جلد اول مطبوعہ ایران ص ۲۲ میں ہے فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے ”آگاہ ہو جاؤ تمام موجودہ اشخاص میں سب سے زیادہ افترا کرنیوالا رسول اللہ پر وہ ابوہریرہ دوسی ہے۔“ اسی صفحہ پر قاضی ابویوسف ناقل ہیں کہ:

میرے استاد ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسولؐ سب عادل ہیں سوائے چند نفوس کے وہ غیر عادل ہیں اُن میں ابوہریرہؓ، اور انس بن مالک ہیں۔

ابوہریرہؓ کی یہ حدیث تمام صحاح ستہ میں موجود ہے کہ (معاذ اللہ) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت آدم اور موسیٰ علیہما السلام کے درمیان جھگڑا ہوا حضرت موسیٰ نے پوچھا آپ وہی آدم ہیں جس نے لوگوں کو جنت سے نکالا، اور بد بختی اور شقاوت کے عمیق غار میں دھکیل دیا۔ حضرت آدم نے جواب دیا تم وہی موسیٰ ہو جس سے اللہ ہم کلام ہوا تھا۔ تم مجھے ایسے فعل پر ملامت کرتے ہو جس کو اللہ نے میرے لئے میری پیدائش سے ۴۰ سال قبل میرے مقدر میں لکھ دیا تھا۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا اس جھگڑے میں فحج آدم موسیٰ آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔

یزید بن ہارون نے بیان کیا ہے کہ میں نے شعبہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ابوہریرہؓ تدلیس کرتے تھے۔ کبھی حدیث کو رسول اللہؐ سے نسبت دیتے تھے اور کبھی اُسی حدیث کو کہتے تھے کہ میں نے کعب بن عوفؓ اور اس میں ایک دوسرے کا امتیاز نہیں رہتا تھا۔ چنانچہ ابوہریرہؓ نے ایک حدیث بیان کی کہ وہ جس نے حالت جنابت میں صبح کی اُس کا روزہ نہیں، اور جب تحقیق کی گئی تو ابوہریرہؓ نے کہا ”مجھے کسی خبر دینے والے خبر دی ہے اور میں نے یہ رسول اللہؐ سے نہیں سنا۔ اسے ابن عساکر نے بھی بیان کیا ہے۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۳۱ نفیس اکیڈمی کراچی۔

شرح ابن ابی الحدید جلد اول مطبوعہ ایران ص ۲۲ میں تحریر ہے کہ اعمش نے روایت ہے کہ ابوہریرہؓ معاویہ کے ساتھ عراق میں پہونچے اسوقت بہت سے لوگوں نے اُن کا استقبال کیا اور وہ سنہ جماعت تھا۔ انھوں نے (ابوہریرہؓ) جب لوگوں کا مجمع دیکھا تو دوزانو کے بھل بیٹھ گئے اور کئی مرتبہ پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا ”اے اہل عراق! تم لوگوں کا یہ خیال ہے کہ میں اللہ اور رسولؐ پر افترا کرتا ہوں اور اپنے کو جہنم میں جلاؤں گا۔ واللہ میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے ہر نبی کا ایک حرم ہوتا ہے اور میرا حرم مدینہ ہے جس کی

حد غیر سے ثور تک ہے جو شخص اس شہر مدینہ میں کسی بدعت کو ایجاد کرے گا اُس پر اللہ اور ملائکہ اور تمام دنیا کی لعنت ہو اور میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ علیؑ نے بدعت کی۔“ معاویہ کو جب یہ خبر پہنچی تو اُس نے ابو ہریرہ کو اس حدیث کے بیان کرنے کے صلہ میں انعام دیا اور بہت عزت کی اور مدینہ کا گورنر بنایا۔

شرح ابن ابی الحدید جلد اول مطبوعہ ایران ص ۲۱۔ ابو جعفر اسکانی نے کہا ہے کہ معاویہ نے صحابہ اور تابعین کی ایک کمیٹی بنائی کہ تاکہ جھوٹی احادیث بنایا کریں جس کی وجہ سے لوگ حضرت علیؑ سے نفرت کرنے لگیں اور اُن کے لئے انعام مقرر کیا تاکہ لوگ اس کی جانب رغبت کریں چنانچہ جھوٹی احادیث کے بنانے میں اس کمیٹی والوں نے معاویہ کو خوش کرنے کے لئے جھوٹی احادیث بنانا شروع کی۔ اس کمیٹی کے سربراہ ابو ہریرہ، عمرو عاص، مغیرہ بن شعبہ اور تابعین میں سے عروہ بن زبیر تھے۔

شریک نے مغیرہ سے بحوالہ ابراہیم بیان کیا ہے کہ ہمارے اصحاب ابو ہریرہ کی احادیث کو چھوڑ دیتے تھے۔ اور اعش نے بحوالہ ابراہیم بیان کیا ہے کہ وہ ابو ہریرہ کی ہر حدیث کو نہیں لیتے تھے اور سفیان ثوری نے منصور سے بحوالہ ابراہیم بیان کیا ہے کہ وہ ابو ہریرہ میں غور کرتے تھے اور ہر حدیث کو نہیں لیتے تھے سوائے اس حدیث کے جس میں جنت و دوزخ کا حال بیان ہوتا جس سے عمل صالح کی ترغیب ہو۔ اسے ابن عساکر نے بھی بیان کیا ہے۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۳۲ نفیس اکیڈمی کراچی۔

جاریہ بن قدامہ صحابی رسولؐ، حضرت علیؑ کے در خلافت میں جب مدینہ پہنچے تو ابو ہریرہ نے مدینہ سے فرار اختیار کیا۔ جاریہ بن قدامہ نے کہا ”واللہ! اگر میں بلی والے (یعنی ابو ہریرہ) کو پالیتا تو میں اُس کو ضرور قتل کرتا۔ طبری جلد سوم ص ۴۳۰۔

ابو ہریرہ ایک سفر میں تھے اور ان کے ساتھ کچھ لوگ اور بھی تھے جب یہ لوگ ایک مقام پر اترے تو انہوں نے کھانے کا توشہ دان رکھ کر ابو ہریرہ کو کھانے کی دعوت دی تو ابو ہریرہ نے کہا میں روزہ سے ہوں چنانچہ وہ لوگ کھانا کھانے لگے جب وہ



فارغ ہونے والے ہی تھے کہ اچانک ابوہریرہ نے کھانا شروع کر دیا۔ ابوہریرہ نے جواب دیا میری ہلاکت میرے پیٹ کی وجہ سے ہے اگر میں سیر کروں تو وہ مجھے برا بیچتے کر دیتا ہے اور اُسے بھوکا رکھوں تو وہ مجھے کمزور کر دیتا ہے۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۳۶ نفیس اکیڈمی کراچی۔

تذکرۃ الخواص الامۃ مطبوعہ ایران ص ۴۰۔ اصبح ابن نباتہ صحابی امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں میں نے ابوہریرہ سے پوچھا کہ تم صحابی رسولؐ کہے جاتے ہو میں اللہ کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے غدیر خم کے موقع پر رسولؐ اللہ کی زبانی سے حضرت علی کے حق میں نہیں سنا کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہیں؟ ابوہریرہ نے کہا ”بیشک واللہ میں نے سنا جو رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ اصبح کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابوہریرہ! اب تم نے اُس شخص کو دوست رکھا جو پیغمبرؐ کا دشمن ہے اور جو پیغمبرؐ کا دوست ہے اس سے تم نے دشمنی رکھی۔ ابوہریرہ نے ایک آہ سرد کے ساتھ کہا ”انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کو سن کر معاویہ نے کہا: اے اصبح! اپنی تقریر کو ختم کر۔

امام احمد نے سنی بن سعید بن مسیب (یہ ابوہریرہ کے نواسے تھے) سے بیان کیا ہے کہ جب معاویہ ابوہریرہ کو کچھ عطا کرتے تو ابوہریرہ کا منہ بند رہتا تھا اور جب معاویہ اپنا ہاتھ روک لیتے تو ابوہریرہ بولنے لگتے تھے۔ اے ابن عسا کر نے بھی بیان کیا ہے۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ہشتم ص ۹۴۰ نفیس اکیڈمی کراچی۔

(وروی عنہ کان یصلی خلف علی رضی اللہ عنہ ویاکل من سمات معاویہ یعزل القتال فسئل عن ذلک فقال الصلواة خلف علی افضل وسمات معاویۃ اذ سم و ترک القتال اسلمہ کذا عنہ)

أصابۃ، ابن حجر جلد اول ص ۷۵ میں؛ مولوی عبدالحی مقدمہ ہدایہ میں اور تبصرہ مقدمہ ہدایہ مطبوعہ نو لکھنؤ ص ۲۷۰ میں ہے۔ روایت کی گئی ہے انھیں ابوہریرہ سے کہ نماز میں حضرت علیؑ کی اقتدا کرتے تھے اور کھانا معاویہ کے دسترخوان پر کھاتے تھے اور لڑائی میں علیؑ کے ساتھ رہتے تھے کسی نے سبب دریافت کیا تو کہنے لگے نماز علیؑ کے اقتدا میں پڑھنا بہتر ہے اور معاویہ کا دسترخوان بہت چگنا ہوتا ہے اور لڑائی سے جان بچانا

یہ سلامتی کا طریقہ ہے۔

عن ابوہریرۃ أن رسول اللہ ﷺ قال: إذا نودي للصلاة أدبر الشيطان له ضراط حتى لا يسمع التأذین۔

صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل التأذین: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ: فرمایا (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ نے کہ جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان ریاخ خارج کرتا ہوا (Releasing Gas) پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے ریاخ آواز اس لئے کہ اذان کی آواز دب جائے تاکہ اذان کی آواز اُس کو یعنی شیطان کو سُنائی نہ دے تیسیر البخاری شرح صحیح بخاری جلد اول کتاب الاذان ص ۴۰۸۔ اس حدیث کا تمام کتابوں میں تذکرہ کیا گیا۔

سئل عن قبلة الصائم فقال اقبلها واقفها۔ ابوہریرہ سے کسی نے پوچھا روزہ دار کو بوسہ لینا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا میں تو اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہوں اور اُس کا تھوک چوستا ہوں۔ غریب الحدیث، ابن سلام ج ۴ ص ۱۸۶؛ النہایۃ فی غریب الحدیث ابن الاثیر ج ۴ ص ۱۷۔

ابن کثیر میں ہے کہ بعض لوگوں نے ابوہریرہ کو سدرہ (جوا) کھیلے ہوئے دیکھا۔ اسی طرح کی عبارت لغات الحدیث طبع میر محمد کتب خانہ کراچی جلد دوم علامہ وحید الزمان (علامہ وحید الزمان جو محتاج تعارف نہیں انہوں نے تمام صحاح ستہ کا ترجمہ کیا) ”

سین“ صفحہ ۷۱ لکھتے ہیں ”رایت اباہریرۃ یلعب السدر ابوہریرۃ کو سدرہ کا کھیل کھلتے ہوئے دیکھا“۔ یہ فارسی لفظ سدرہ سے عربی میں سدرہ بن گیا یعنی تین خانوں کا کھیل جس میں ہارجیت ہوتی ہے۔“ اسی کے ذیل میں علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں ”یہ ایک شیطانی کھیل ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر کا قول ہے کہ اس قسم کا کھیل جن میں ہارجیت ہو درست نہیں ہیں۔ بالاتفاق ناجائز اور حرام ہے۔“

ابوہریرہ یہ وہ شخصیت ہے کہ ان کا نام نہ کسی اہم معاملہ میں ملتا ہے نہ کسی جنگ یا صلح میں اُن کا ذکر آتا ہے البتہ مورخین نے اتنا ضرور ذکر کیا ہے کہ جنگ موتہ میں یہ بھاگ نکلے تھے۔ مستدرک الصحیحین میں ہے إلا فرارک یوم

مؤتہ جلد ۳ ص ۲۲۔ عربی دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان جلد ۳  
ص ۲۵ سلسلہ ۲۳۵۶/۶۰۔

ابوہریرہ کے بدن پر ہمیشہ ریشم ملے ہوئے کپڑے کی چادر دیکھی ہے طبقات ابن سعد  
حصہ چہارم ۲۶۴۔

عبید بن باب سے مروی ہے کہ میں برتن سے ابوہریرہ پر پانی ڈال رہا تھا اور وہ وضو  
کر رہے تھے۔ طبقات ابن سعد حصہ چہارم ۲۶۷۔

جبکہ عبادات میں کسی کو شامل کرنا سخت منع ہے۔

مشہور یہ ہے کہ ابوہریرہ ۵۹ھ میں فوت ہوئے اور نماز جنازہ ولید بن عتبہ بن  
ابوسفیان نے پڑھائی۔

## ابو اسحاق السبئی

ابو اسحاق السبئی: میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۷۰ میں مذکور ہے کہ  
جریر، مغیرہ سے روایت کرتے ہیں حدیث اہل کوفہ کو ابو اسحاق نے اور  
الاعمش نے غارت کر دیا، بعض اہل علم کا بیان ہے کہ آخر میں اس کو خلل دماغ  
ہو گیا تھا اسی وجہ سے لوگوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔

علامہ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ۵ ص ۵۹ سلسلہ نمبر ۱۰۰ میں لکھتے ہیں:  
ابن حبان نے کتاب الثقات میں لکھتے ہیں کہ مدلس تھا یعنی جعلی حدیثیں بناتا تھا اور  
مدلسین کے تذکرہ میں حسین الکرابیسی و ابو جعفر الطبری نے اس کو  
شامل کیا ہے۔

ابو اسحاق ایسا شخص ہے کہ اس نے عمر ابن سعد ایسے شفی سے حدیثیں روایت کی  
ہیں۔ علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۱۹۸ میں لکھتے ہیں کہ ابو اسحاق سے  
ایک روایت شعبہ نے روایت کی جس کو اُس نے عزار بن حریش سے سنا تھا اور  
عزار بن حریش نے عمر ابن سعد سے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا تجھے خوف خدا  
نہیں کہ عمر ابن سعد سے روایت کرتا ہے اس پر وہ رونے لگا اور کہا اب ایسا نہیں

کروں گا۔ عجلٰی کہتے ہیں بہت سے لوگوں نے عمر ابن سعد سے روایت کی۔ احمد بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا کیا عمر ابن سعد ثقہ تھا تو انہوں نے جواب دیا کہ جو شخص قاتل امام حسینؑ ہو وہ کیوں کر ثقہ ہو سکتا ہے۔

عمر ابن سعد کے سلسلہ میں علامہ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ۷ ص ۳۹۶ میں لکھتے ہیں کہ: عمر ابن سعد بن ابی وقاص زہری کنیت ابو حفص تھی یہ مدینہ کا رہنے والا تھا کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اس نے اپنے باپ سعد ابن ابی وقاص اور ابوسعید خدریؓ سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ ابن ابی غثیمہ، ابن معین سے روایت کرتا ہے کہ حسینؑ کو جس نے قتل کیا وہ کیوں کر ثقہ ہو سکتا ہے۔ حمیدی کہتا ہے کہ ہم سے سفیان بن سالم نے بیان کیا کہ ایک روز عمر ابن سعد نے امام حسینؑ سے کہا کہ ایک جماعت بے عقلوں کی یہ خیال کرتی ہے کہ میں آپ کو قتل کروں گا۔ امام حسینؑ نے فرمایا وہ بے عقل نہیں ہیں واللہ اے عمر ابن سعد ہمارے بعد تجھ کو ملک عراق کے گہیوں بھی کھانے کو نہیں ملیں گے۔ اس کا پوتا ابراہیم ابو بکر بن حفص صحاح ستہ کے رواۃ میں سے ہے۔ اس مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کا کر بلا میں شہید ہونا اور عمر ابن سعد کا قاتل ہونا ایسا مشہور تھا کہ اس زمانے کے لوگ قبل از واقعہ واقف تھے۔

ابو اسحاق سمیعہ صرف عمر ابن سعد سے ہی سے روایت نہیں کرتا بلکہ شمر قاتل حسینؑ سے بھی اس نے حدیثیں روایت کی ہیں۔ چنانچہ علامہ ذہبی لکھتے ہیں: شمر ذی الجوشن اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور ابو اسحاق سمیعہ اس سے روایت کرتا ہے مگر شمر اس قابل نہیں کہ اس سے حدیثیں روایت کی جائیں یہ قاتلان حسینؑ سے ہے جس کو مختار کے رفقاء و انصار نے قتل کیا۔ ابو بکر بن عیاش ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں ابو اسحاق کہتا ہے شمر ہم لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتا تھا اور کہتا تھا خدا یا ہم شریف ہیں ہم کو بخش دے ہم نے کہا کیوں کرتو بخشا جا سکتا ہے حالانکہ تو نے فرزند رسولؐ کے قتل پر مدد کی۔ تو اُس نے جواب دیا ”ہمارے حاکموں نے اس کا حکم دیا پھر اگر اس کو انجام نہ دیتے تو گدھوں سے بھی بدتر ہوتے۔“ علامہ ذہبی کہتے ہیں: یہ عذر اور بھی فنیج ہے کیونکہ اطاعت نیک کام میں ہوتی ہے۔ میزان

الاعتدال جلد ۲ ص ۲۸۰۔

اب تو کسی کو اس میں عذر نہیں ہو سکتا کہ شمر بھی اہلسنت بلکہ صحاح ستہ کے راویوں میں سے ہے کیونکہ بخاری نے ابواسحاق سبیعی سے حدیثیں روایت کیں ہیں اور ابواسحاق نے شمر سے حدیثیں لی ہیں اب اس سے بڑھ کر قاتلان امام حسینؑ کی کیا عزت افزائی ہو سکتی ہے وہ روایت صحیح بخاری کا استاد تھا۔ اصابہ جلد ۲ ص ۳۴۲ ابن حجر لکھتے ہیں: ولہ حدیث عند ابی داؤد من طرق ابی اسحاق عنہ ویقال انہ لم یسمع منہ وانما سمعہ من ولدہ شمر۔۔ اسد الغابۃ (اردو) جلد ۳ ص ۱۹۳ میں بھی یہی لکھا ہے۔

### احمد بن ابی الطیب

احمد بن ابی الطیب سلیمان البغدادی المعروف بأحمد بن ابی الطیب

لمروزی: یہ راوی ہیں صحیح بخاری کے۔ تقریب التہذیب جلد اول ص ۳۷ میں ہے کہ احمد بن ابی الطیب سلیمانی بغدادی ابو سلیمان المعروف بالمروزی صدوق حافظ لہ أغلاط ضعفہ بسببہ أبو حاتم ومالہ فی البخاری سوی حدیث واحد متابعہ۔ غلطیاں بہت کرتے تھے اسی وجہ سے ابو حاتم نے ان کو ضعیف بتایا ہے مگر بخاری نے ان سے ایک حدیث لی ہے۔

تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۳۹ سلسلہ ۱۷۳ ابن حجر لکھتے ہیں ابو حاتم جو اساتذہ ابن حجر میں داخل ہیں وہ اس راوی کو ضعفاء میں شمار کرتے ہیں۔ تہذیب الکمال ج ۱ ص ۳۵۷ ابو الحجاج یوسف المزی متوفی ۴۲۷ھ طبع مؤسسۃ الرسالۃ ابن حبان نے ان کو منکر حدیث قرار دیا اور کہا لا یجوز لا یحتاج بمیزان الاعتدال کی جلد ۴ ص ۲۶۹ کے حوالے سے ان کے لکھا گیا کہ حیدثہ غیر محفوظ۔

## احمد بن بشیر

احمد بن بشیر القرشی: ان سے بخاری اور ترمذی اور ابن ماجہ میں روایت لی گئی ہے یہ عمرو بن ابن حریث کے غلام تھے تہذیب التہذیب جلد اول ص ۱۵، ابن حجر اور میزان الاعتدال ذہبی جلد اول ص ۸۵ نے لکھا کہ دارقطنی نے انہیں ضعیف قرار دیا اور امام نسائی نے لیس بذاک القوی لکھا ہے۔ قال عثمان احمد کان من اهل کوفة ثم قدم بغداد و هو متروک۔ عثمان نے کہا کہ احمد بن بشیر کوفہ کا رہنے والا تھا، بغداد آیا اس سے روایت لینا ترک کر دیا گیا تھا۔ ان کی وفات ۱۹۷ھ میں ہوئی۔

## احمد بن سالم ابو توبہ

ابو توبہ: نام احمد بن سالم عسقلانی ہے یہ مشہور ہیں حدیثیں گھڑنے میں۔ ملاحظہ ہو میزان الاعتدال جلد اول ص ۱۰۰۔

## اسحاق بن راشد

اسحاق بن راشد الجزری: طبقات المدلسین سلسلہ ۴ پر ابن حجر ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث بیان کرتے وقت زہری (ابن شہاب) کا نام لیتے تھے جب ان کو ٹوکا گیا کہ زہری سے تمہاری ملاقات کہاں ہوئی تو کہنے لگے میں نے ان سے سنا نہیں بلکہ ان کی کتاب میں لکھا دیکھا۔ تہذیب التہذیب جلد اول ص ۱۲۴۸ بن حجر لکھتے ہیں کہ ابوداؤد طیاسی نے کہا میرے ایک ساتھی نے مجھ سے کہا جو ملک رے کا رہنے والا تھا جس کا نام اسرش تھا کہا کہ میرے پاس محمد بن اسحاق آئے اور کہا کہ مجھ سے اسحاق بن راشد نے اس طرح بیان کیا اسی اثنا میں اسحاق بن راشد آئے وہ کہنے لگے ”مجھ سے خود زہری نے کہا، مجھ سے زہری نے کہا“۔ میں نے ان سے پوچھا زہری سے تمہاری ملاقات کہاں ہوئی

تھی اُس (اسحاق بن راشد) نے کہا کہ مجھ سے زہری سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔  
مگر میرا گزربیت المقدس کی طرف ہوا تو وہاں مجھ کو ایک کتاب زہری سے موسوم مل  
گئی۔ میزان الاعتدال جلد اول ص ۱۹۰ میں لکھتے ہیں کہ لیس بہ باس اور  
ابن خزیمہ کہتے ہیں (لا یحتج بحديثه۔ یعنی انکی حدیثوں سے استدلال نہیں کیا  
جاسکتا۔

## اسرائیل بن یونس

اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں:  
اسرائیل پوتے ہیں اسی ابی اسحاق کے جن کا ذکر اس سے قبل ہو چکا۔ ابن مدینی کہتے  
ہیں وہ ضعیف ہے۔ یحییٰ القطان اُس کی مذمت کرتے تھے۔ اس سے ناراض تھے  
اس سے نہ روایت کرتے تھے اور نہ اس کے شریک تھے۔ میزان الاعتدال جلد ۱  
ص ۲۰۹ سلسلہ ۸۲۰۔ علامہ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب تہذیب التہذیب جلد ۱  
ص ۲۲۹ سلسلہ ۴۹۶ میں لکھتے ہیں:  
ابن حزم نے اس کو مطلقاً ضعیف کہا ہے اور ان حدیثوں کو رد کر دیا ہے جن کا وہ راوی  
تھا۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبد الرحمن بن مہدی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ  
چور تھا جو حدیثوں کو چرایا کرتا تھا۔  
طبقات ابن سعد جلد ۶ ص ۳۹۷ نفیس اکیڈمی کراچی میں تحریر ہے کہ لوگ اُن  
سے بہت سی حدیثیں روایت کرتے تھے اُن میں ضعیف بھی ہیں۔

## اسمعیل بن ابراہیم

اسمعیل بن ابراہیم بن مقسم ابن علیہ: علامہ ذہبی  
میزان الاعتدال جلد اول ص ۲۱۸ میں لکھتے ہیں: سہیل بن شاذویہ روایت  
کرتے ہیں میں نے علی بن حزم کو کہتے سنا کہ میں نے وکیع سے کہا: ابن علیہ  
کو میں نے نبیذ پیٹے دیکھا اور وہ اتنا پیتا تھا کہ بے بس ہو جاتا تھا تو کوئی اُس کو

گدھے پر لاد کر اُس کے گھر تک پہنچاتا تھا۔  
ثابت بن اسلم البنانی جس کے متعلق تہذیب التہذیب میں ہے کہ قال یحییٰ  
القطان اختلط یحییٰ القطان نے کہا کہ وہ پاگل ہے۔ تہذیب التہذیب  
ج ۲ ص ۴۔

### اسمعیل بن سمیع

اسمعیل بن سمیع حنفی: تقریب التہذیب میں ابن حجر جلد اول  
ص ۹۵ سلسلہ ۴۵۳ لکھتے ہیں کہ یہ راوی سچا ہے مگر اس میں کلام کیا گیا ہے اس  
لئے کہ یہ خارجی اور اصفریہ فرقہ سے اس کا تعلق تھا اس سے مسلم نے، سنن ابی  
داؤد، اور سنن نسائی نے حدیثیں لی ہیں۔ تہذیب التہذیب جلد اول ص  
۲۶۶ سلسلہ ۵۵۹ اور میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۲۳۳ میں لکھا ہے۔  
وقال محمد بن حمید عن جریر کان یری رأی الخوارج کتبت عنه  
ثم تکتہ (الی ان قال) وقال الحاکم قرأت بخط ابی عمرو المستملی  
اٹل محمد بن ابن یحییٰ عن اسمعیل بن سمیع فقال کان بیہسیا کان  
ممن بیغض علی۔ یعنی محمد بن حمید جریر سے روایت کرتے ہیں کہ یہ راوی  
خارجی مذہب رکھتا تھا پہلے میں اس سے روایت کرتا تھا پھر ترک کر دیا حاکم نے  
کہا کہ میں نے ابو عمر المسلمی کے خط سے یہ مضمون پڑھا ہے کہ محمد بن یحییٰ  
سے کسی نے اسمعیل بن سمیع کے متعلق پوچھا انھوں نے جواب دیا کہ یہ خوارجی  
مذہب رکھتا ہے اور علیؑ کے دشمنوں میں سے تھا۔ اور علیؑ سے بغض رکھتا تھا۔  
خوارج کے بارے میں چند حدیثیں مذکور ہو چکی ہیں۔

### اسید بن زید

أسید بن زید بن نجیح الجمال: بخاری نے ان سے روایت لی  
ہے۔ ان سے ہشیم، الحسن بن صالح، شریک، وللیث، وابن مبارک  
نے روایت کی ہے۔ قال ابن الجندی عن ابن معین کذاب۔ ابن معین



نے انہیں جھوٹا قرار دیا، نسائی نے متروک، ابن حبان نے لکھایرووی عن الثقات المناکیر ویسرق الحدیث ۱۰ یہ ثقات سے جھوٹی روایتیں کرتا تھا (یعنی کسی معتبر راوی کے حوالے سے) اور حدیثیں چراتا تھا۔ دارقطنی نے ضعیف الحدیث قرار دیا، ابن ماکولانے ضعفو۔ ابن عدی کہتے ہیں کہ اس کی روایتوں سے ضعف ظاہر ہوتا تھا۔ ال تہذیب التہذیب ابن حجر جلد اول ص ۳۰۱ سلسلہ ۶۲۸۔ میزان الاعتدال ج ۱ ص ۲۵۶۔ سلسلہ ۹۸۶۔

## انس بن مالک

کثرت سے احادیث بیان کرنے والوں میں ابو ہریرہ کے بعد انس بن مالک بن نظر بن ضمضم کا شمار ہوتا ہے۔ ان کی اماں کا نام ام حرام تھا، ابی طلحہ کی زوجہ تھیں ان کو رسول اللہ کی خدمت میں پیش کیا اور انہوں نے ۹ سال خدمت رسول اکرم کی۔ یعنی ہجرت کے بعد یہ خدمت رسول میں آئے۔ انہوں نے ابو بکر، عمر عثمان اور ابن مسعود سے روایات بیان کی ہیں (طبقات ابن سعد جلد ۲، صفحہ ۳۸، البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ۹ ص ۱۶۴ طبع نفیس اکیڈمی کراچی)۔ واضح رہے کہ اس فہرست میں اہلبیت سے کوئی نہیں ہے۔

احمد بن صالح عجمی نے کہا کہ جذام اور برص کی بیماری میں مبتلا صحابہ میں صرف دو تھے ایک معیق بن کو جذام کا مرض ہو گیا تھا، اور دوسرے انس کو جن کو برص کی بیماری تھی، ابو جعفر کا کہنا ہے کہ میں نے انس کو بڑے بڑے لقمے کھاتے دیکھا اور اُن کو برص کی بیماری تھی۔ اس بیماری کے سلسلے میں جو معتبر روایت ملتی ہے وہ ابن قتیبہ دینوری نے کتاب المعارف میں لکھا ہے۔ ”انس بن مالک کے چہرے پر برص نمایاں تھا جس کو وجہ یہ بتلایا جاتی ہے کہ جب حضرت علیؑ نے فرمایا جس نے رسول اللہ سے یہ حدیث من کنت مولا فاعلی مولا کو سنا ہو وہ گواہی دے، بارہ صحابی نے گواہی دی مگر انس بن مالک اور براء بن عازب نہ اُٹھے اور نہ گواہی

دی۔ حضرت علیؑ نے انس اور براء بن عازب سے پوچھا کہ تم نے کیوں گواہی نہیں دی حالانکہ تم دونوں نے بھی اسی طرح سنا تھا جس طرح سب نے سنا، انس بن مالک نے کہا میں بھول گیا مجھے یاد نہیں ہے۔ اس پر حضرت علیؑ نے کہا اگر جھوٹا ہے تو اللہ تجھ پر ایسا سفید نشان لگائے جس کو تو بھی چھپانہ سکے۔ چنانچہ یہ برص میں مبتلا ہوا جس کو وہ عمامہ سے چھپانے کی کوشش کیا کرتا تھا، کتاب المعارف لابن قتیبہ ص ۲۵۱۔

اس حدیث میں بھی لوگوں نے تحریف کی چنانچہ جو کتاب المعارف طبع مصر مطبعۃ الاسلامیہ مصر ۱۳۵۳ھ میں یہ لکھ کر اس حدیث کو مشکوک کیا کہ ”قال ابو محمد کہ اس میں کوئی اصلیت نہیں ہے“ اور اسی کتاب کا دوسرا نسخہ طبع ۱۰۷۱ھ Manuscript : Birtish Library Cat Ref: OR : 1491 Dated Last day of Shaban 710 AH ( 1310 CE ) میں یہ جملہ تحریر نہیں ہے۔

چنانچہ اس روایت کی حمایت میں ابن ابی الحدید معتزلی اپنی کتاب شرح نہج البلاغۃ جلد ۱۹ ص ۲۱۷ طبع احیاء الکتب العربیہ ۱۳۷۸ھ میں پورا واقعہ تحریر کیا۔

ابن قتیبہ کے بارے میں علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب الفاروق میں ص ۳۱۔ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ”یہ نہایت نامور اور مستند مصنف تھا محدثین بھی اس کے اعتماد اور اعتبار کے قائل ہیں“ اور علامہ مودودی اپنی کتاب ”خلافت و ملوکیت“ میں ص ۳۰۹ پر تحریر فرماتے ہیں ”ابن کثیر اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ ثقہ اور صاحب فضل و شرف تھا“ ابن حجر کہتے ہیں وہ نہایت سچا آدمی تھا، ابن حزم کہتے ہیں ”اپنے دین اور علم میں بھروسے کے قابل تھا“۔

کتاب انساب الاشراف میں ہے کہ حضرت علیؑ نے خطبہ دیا کہ کون ہے جو اُٹھے اور یہ گواہی دے کہ آنحضرتؐ نے روز غدیر خم میرے بارے میں کیا یہ نہیں فرمایا تھا؟ - زیر منبر انس بن مالک، براء بن عازب، اور جریر موجود تھے مگر یہیں اُٹھے۔ اس پر حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اے اللہ ان کو ایسی نشانی دے جس سے یہ پہچانے جائیں

چنانچہ انس بن مالک کو برص ہو گیا تھا اور براء اندھے بہرے ہو گئے تھے اور جریر پاگل ہو گئے۔ انسب الاشراف بلاذری جلد دوم ص ۳۸۶۔

انس ابن مالک کی تعارف کے لئے امام اعظم ابوحنیفہ کا یہ فرمانا ہی کافی ہے کہ اعلام الاخبار کفوی میں اور میزان شعرانی (اردو) المعروف بہ مواہب رحمانی تالیف علامہ شیخ عبدالوہاب الشعرانی ترجمہ مولانا محمد حیات طبع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی جلد اول ص ۷۵ میں یہ تحریر فرماتے ہیں کہ ابو مطیع بلخی نے امام اعظم ابو حنیفہ سے پوچھا ”اگر کسی امر میں آپ کی رائے ایک ہو اور ابو بکر کی کچھ اور ہو تو کیا آپ کی رائے کو چھوڑ کر ابو بکر کی رائے اختیار کریں گے؟“ تو ابو حنیفہ نے کہا ”ضرور“ علیٰ ہذا القیاس عمر، عثمان اور حضرت علیؓ کے بالمقابل میں اپنی رائے ترک کر دوں گا۔ پھر امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا ”سوائے انس بن مالک، اور ابو ہریرہ، اور سمرہ بن جندب کے تمام صحابہ کے بالمقابل میں اپنی رائے کو ترک کر دوں گا۔“

چند روایتیں جو انس ابن مالک سے تعلق رکھتی ہیں وہ قابل دید ہیں۔

۱۔ کتاب الاوائل ابوہلال عسکری میں ہے کہ: انس بن مالک کو حجاج نے ساہور کا حکام مقرر کیا تھا جو زمین فارس میں ہے دو سال وہ وہاں رہے مگر نماز ہمیشہ قصر کرتے تھے اور ماہ رمضان کا روزہ نہیں رکھتے تھے اور کہا کرتے تھے ”دیکھئے کب ہم یہاں سے معزول ہوتے ہیں۔“

۲۔ وکیع نے ابوطالوت عبدالسلام سے بتایا کہ میں نے انس کے سر پر ریشمی پگڑی دیکھی۔

۳۔ عفان بن مسلم نے خبر دی کہ ہم نے انس کے ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی جس میں بھیڑے یا لومڑی کی تصویر کندہ تھی۔

۴۔ بکار بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ صحابہ میں انس بن مالک مال و زر کے بارے سب سے زیادہ حریص تھے۔

۵۔ حماد بن سلمہ سے کہ انس بن مالک نے ایک حدیث رسول اللہ کی بیان کی تو ایک شخص نے پوچھا ”کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ سے سنی؟“ اس پر انس انتہائی

غصہ سے کہنے لگے ”اللہ کی قسم! ہم نے ہر حدیث رسول اللہ سے نہیں سنی۔ لیکن ہم آپس میں کسی مسلمان کو جھوٹا نہیں سمجھتے۔“ اس کا مطلب تھا میں نے حدیث نہیں سنی مگر مجھے جھوٹا مت سمجھو۔

۶۔ محمد ابن عبد اللہ انصاری سے ہے کہ ”میں نے انس ابن مالک کو دیکھا جسم پر ریشمی منقش چادر تھی سر پر ریشمی پگڑی تھی اور ریشمی ہی جبہ تھا۔ جب لوگوں نے ان کی یہ حالت دیکھی تو پوچھا یہ کیا؟ تم ہم کو ریشم سے منع کرتے ہو اور خود پہنتے ہو اور یہ بھی کہتے ہو کہ فرمایا رسول اللہ نے جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں محروم رہے گا (اس سلسلے میں متعدد روایتیں بخاری اور مسلم میں موجود ہیں)۔ تو انس نے کہا ہمارے امراء ہمیں یہ لباس دیتے ہیں اور ہم سے چاہتے کہ وہ یہ لباس ہمارے جسم پر دیکھیں۔

مذکورہ بالا روایتیں کتاب طبقات ابن سعد جلد ہفتم ۸ تا ۳۶ طبع نفیس اکیڈمی کراچی میں موجود ہیں۔ جس کے مصنف کے بارے میں ہم پہلے تذکرہ کر چکے ہیں۔ ۷۔ الزہری کہتے ہیں کہ میں انس بن مالک کے پاس حاضر ہوا تو وہ رو رہے تھے میں نے کہا کیوں رو رہے ہو جواب دیا میں رسول اللہ کے زمانے کی اب کوئی بات بجز نماز کے نہیں دیکھتا تھا مگر اب تم لوگوں نے اس میں بھی جو چاہا تبدیلی کر لی۔ ۸۔ ابن عوف محمد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب انس ابن مالک کوئی حدیث رسول بیان کرتے تو بعد کو یہ کہتے تھے یا حبیب رسول اللہ نے کہا ہو۔ اس کا مطلب یہ حدیث من وعن نہیں بیان کرتے تھے۔

۹۔ علی بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن حجاج کے ساتھ محل میں تھا اتنے میں انس بن مالک آگئے حجاج نے کہا ”یہی وہ خبیث فتنہ پرور ہے جو کبھی علیؑ کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی ابن زبیر کے ساتھ مل جاتا ہے اور کبھی ابن الاشعث کا ہمنا بن جاتا ہے۔ قسم خدا کی میں اس کو اکھاڑ پھینکوں گا۔ علی بن یزید نے بیان کیا یہ سن کر انس نے کہا: کیا میں یا امیر؟ حجاج نے کہا ہاں میری مراد تجھ ہی سے ہے۔ اللہ تیری سماعت ختم کر دے۔ چنانچہ انس وہاں سے چلے گئے۔

حسب بالا ۷ تا ۹ روایتیں البدایہ والنہایہ تاریخ ابن کثیر اردو جلد ۹ ص ۱۶۴ طبع

نفیس اکیڈمی کراچی سے نقل کی گئی ہیں۔

## ایوب بن عائذ

ایوب بن عائذ بن مدلج۔ ان سے بھی تمام صحاح ستہ نے روایت لی ہے ابن حجر تہذیب التہذیب جلد اول ص ۴۲۲ سلسلہ ۶۵۸ لکھتے ہیں کہ یہ ثقہ تھے مگر مرجئہ فرقہ سے تھے۔ آنحضرتؐ کی حدیث مرجئہ اور قدریہ فرقہ کے بارے میں کہ یہ اسلام سے خارج ہیں۔ صنفان من امتی لیس تنالہم من شفاعتی المرجئة والقدریة: یعنی آنحضرتؐ نے فرمایا میری امت میں دو گروہ میری شفاعت سے محروم ہیں ایک مرجئہ اور دوسرے قدریہ۔ تذکرۃ الحفاظ ذہبی حالات امام حسکانی سلسلہ ۱۰۳۲ جلد ۳ ص ۸۰۴ (اردو) طبع اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور۔

## بسر بن اوطاة

بُسْرُ بن اُوطَاة۔ سنن ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے اس دشمن اہل بیت سے روایت لی ہے۔ ابن حجر اپنی کتاب تہذیب التہذیب جلد اول ۴۵۵ سلسلہ ۷۰۷ طبع دار الفکر بیروت میں ہے کہ یہ دمشق میں رہتا تھا اور معاویہ کے ساتھ اس نے صفین میں حضرت علیؑ کے خلاف جنگ کی۔ معاویہ نے اس کو یمن کا والی بنایا تھا جہاں پر اس سے کئی افعال قبیح سرزد ہوئے۔ دارقطنی کہتے ہیں کہ یہ صحابی رسول کہلاتا تھا مگر اچھا نہیں تھا،

(اصحاب سوء)۔ اس نے نبی اکرمؐ سے کوئی حدیث نہیں سنی مگر حدیث بیان کرتا تھا۔ اس نے قثم اور عبد الرحمن، عبید اللہ ابن عباس کے دونوں بیٹوں ان کی ماں کے سامنے ذبح کیا۔ چنانچہ اس ماں کو اتنا صدمہ ہوا کہ وہ پاگل ہو گئیں۔ جب حضرت علیؑ کو اس بات علم ہوا تو آپؐ نے اس کے لئے بددعا کی۔ ابن حجر لکھتے ہیں کہ یہ اصحاب سوء یعنی بُرا صحابی تھا۔ اور سیر اعلام النبلاء

ج ۳ ص ۴۰۹ پر مذہبی نے بھی یہی لکھا ہے۔ ابن حنبل اور دیگر ائمہ نے کہا کہ اُس کا صحابی رسول ہونا صحیح نہیں ہے اس لئے کہ وقت وفات رسول اکرم یہ صغیر السن تھا۔ آخر عمر میں یہ پاگل ہو گیا تھا۔ یہ نہایت بُرا آدمی تھا۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے مسلمان عورتوں کو فروخت کیا۔ تاریخ طبری جلد ۴ ص ۱۰۷ میں ہے کہ اس نے کثرت سے شیعیان علی کو یمن میں قتل کیا۔

الشفقات جلد ۲ ص ۲۹۹ طبع دائرة المعارف حیدرآباد دکن ہند۔ موسسۃ الكتب الشقاقیة میں ابن حبان متوفی ۳۵۴ھ لکھتے ہیں کہ یہ جب مدینہ پر قابض ہوا تو منہر رسول پر چڑھ گیا اور اعلان کیا کہ اگر میں معاویہ سے عہد نہ لے چکا ہوتا تو ایک بھی بالغ کو اہل مدینہ کے زندہ نہیں چھوڑتا۔ جب تک تم لوگ معاویہ کی بیعت نہ کرو گے میں تم میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑنے کا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری، مشورہ کے لئے حضرت ام المؤمنین ام سلمہ کے پاس آئے اور رائے لی۔ آپ نے فرمایا: اے جابر یہ لوگ تم کو قتل کر دیں گے میری رائے ہے کہ تم بیعت کر لو حالانکہ یہ بیعت معاویہ اصل میں بیعت گمراہی ہے (بیعت ضلالة)۔“ ۸۶ھ زمانہ ولید بن عبد الملک میں یہ پاگل ہو کر مر گیا۔

## بشر بن رافع

بَشْرُ بْنُ رَافِعِ الْحَارِثِيِّ: ان سے بھی بخاری اور دیگر نے روایت لی ہے۔ تقریب التہذیب جلد اول ص ۶۹ سلسلہ ۳۰ طبع دار الفکر بیروت میں مذکور ہے کہ ضعیف الحدیث۔ حدیث میں ضعیف ہیں۔ تہذیب التہذیب جلد اول ص ۶۹ سلسلہ ۲۹ طبع دار الفکر بیروت میں ابن حجر لکھتے ہیں قال عبد اللہ بن أحمد عن ابیہ (بن حنبل) لیس بشئی، ضعیف فی الحدیث۔ وقال البخاری لا یتابع فی حدیثہ، قال الترمذی یضعف فی الحدیث وقال النسائی ضعیف، وقال ابو حاتم ضعیف الحدیث منکر الحدیث، لا نری له حدیثاً قائماً۔ وقال الحاکم لیس بالقوی۔ الخ

۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ بے حیثیت ہے اس کی حدیثیں ضعیف ہوتی ہے، بخاری کہتے ہیں حدیث میں اس کی پیروی نہ کی جائے، ترمذی کہتے ہیں حدیث میں یہ ضعیف سمجھے گئے، نسائی نے بھی ان کو ضعیف قرار دیا ابو حاتم لکھتے ہیں یہ ضعیف الحدیث ہیں بلکہ ان کی حدیثیں جھوٹی ہوتی ہیں کوئی صحیح حدیث میں نے ان کی نہیں دیکھی۔ عقیلی نے ان کی حدیثوں سے انکار کیا، دارقطنی نے بھی انکار کیا۔

## بشیر بن مہاجر

بشیر بن المہاجر الغنوی الکوفی: طبقات المدلسین میں ابن حجر سلسلہ نمبر ۳۸ صفحہ نمبر ۸۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ یہ تدلیس کرتا تھا۔ تہذیب التہذیب جلد ۱ ص ۴۸۷۔ اثرم، سے نقل کرتے ہیں بشیر بن مہاجر کی حدیثیں ناقابل قبول ہیں میں نے اس کی حدیثوں کو پرکھا تو یہ عجیب باتیں نقل کرتا ہے ابن حبان ثقات میں شامل کر کے کہتے ہیں کہ یہ انس سے روایت کرتا ہے حالانکہ انس نے انس کو نہیں دیکھا۔ عقیلی کہتے ہیں کہ یہ مرجئہ فرقہ کا تھا، ساجی کے نزدیک اس کی حدیثیں جھوٹی ہیں۔ تقریب التہذیب جلد اول ص ۷۲ سلسلہ نمبر ۶۸ ہے کہ اس کی حدیثیں کمزور ہیں اور یہ مرجئہ فرقہ سے تھا۔

میزان الاعتدال جلد اول ص ۳۳۰ میں کم و بیش یہی لکھا ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ بخاری نے کہا کہ یہ بھول جاتا تھا۔ ابن عدی نے بھی اس کی حدیثوں کو ضعیف بتلایا ہے۔

## بکار بن عبد العزیز

بکار بن عبد العزیز: ان سے بھی صحاح ستہ میں روایت لی گئی ہیں -  
میزان الاعتدال جلد اول ص ۳۴۱ سلسلہ ۱۲۶۱ میں ذہبی لکھتے ہیں ابن معین نے کہا

کہ یہ کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ ابن عدی نے انہیں ضعیف راویان میں شامل کیا، عقیلی نے بھی انہیں ضعیف قرار دیا۔  
تہذیب التہذیب جلد اول ص ۹۹ ابن حجر عسقلانی میں ہر ایک نے ان کو ضعیف قرار دیا۔

### ثور بن زید

ثور بن یزید: یہ بھی قدری مذہب سے تعلق رکھتے تھے اور ان کو مجہول لکھا گیا ہے میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۷۳۔

### حارث بن عمیر

الحارث بن عمیر البصری: میزان الاعتدال جلد اول ص ۴۴۰ سلسلہ ۱۶۳۸ میں ذہبی نے اور تہذیب التہذیب جلد دوم ص ۱۳۲ سلسلہ ۱۰۸۶ ابن حجر عسقلانی نے لکھا کہ قال ابو زرعة وابو حاتم والنسائی وما أراہ الا بین الضعفاء فان ابن حبان قال فی الضعفاء، روی عن الاثبات الاشیاء الموضوعات، وقال حاکم روی عن حمید و جعفر الصادق عليه السلام أحادیث موضوعة۔ ابو زرعة، ابو حاتم اور نسائی نے ان کی حدیثوں کو ضعیف قرار دیا، اور ابن حبان نے لکھا ہے کہ یہ نہ صرف ضعیف ہے بلکہ ثقہ لوگوں کے حوالے سے یہ حدیثیں گھڑتا تھا۔ حاکم نے لکھا کہ یہ حمید اور امام جعفر الصادق (علیہ السلام) کے حوالے سے موضوع حدیثیں بیان کرتا تھا۔ ابن حجر نے اس میں مزید لکھا کہ ابن جوزی نے ابن خزیمہ کے حوالے سے لکھا کہ یہ جھوٹا ہے۔

### حبیب بن ثابت

حبیب بن ثابت: ان کے بارے میں ابن حبان کا یہ قول ہے کہ یہ جھوٹا تھا اور تدلیس کرتا تھا۔ تہذیب التہذیب جلد ۲ ص ۱۱۵۶ ابن حجر۔



## حبیب بن مسلمة

حبیب بن مسلمة: سنن ابوداؤد، ابن ماجہ میں میں ان سے روایت لی گئی ہے۔ انساب الاشراف میں بلاذری اور طبری میں باب ذکر ماکان خوارج میں جلد ۴ ص ۵۲ اور تاریخ ابن خلدون حصہ اول ص ۵۳۶ (اردو) نفیس اکیڈمی کراچی میں یہ مذکور ہے کہ حضرت علی نماز صبح کے قنوت میں اس طرح لعنت کرتے تھے۔ اللہم العن معاویہ وعمر او حبیباً و عبد الرحمن والضحاك بن قیس والولید و ابی الاعداء۔ یہ جنگ صفین میں معاویہ کا دست و بازو بنارہا اور جب معاویہ نے حضرت علیؑ کے پاس اس کو گفتگو کے لئے بھیجا تو اس نے کہا کہ عثمان خلیفہ برحق تھے اور تم نے اس کی زندگی ختم کر دی اگر انہوں نے قتل کیا ہے تو ان کے قاتلوں کو ہمارے حوالے کر دو۔ تاریخ ابن خلدون جلد ۴ ص ۵۱۔

## حجاج بن ابی زینب

حجاج بن ابی زینب: انہیں امام احمد بن حنبل، ابن مدینی، امام نسائی، دارقطنی اور ابن معین ہر ایک نے غیر معتبر قرار دیا ہے۔ میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۴۶۲ سلسلہ نمبر ۱۷۵۶۔

## حجاج بن یوسف

### حجاج بن یوسف بن ابی عقیل الثقفی: تہذیب

التہذیب جلد ۲ ص ۱۸۶ میں مذکور ہے کہ یہ ۴۵ ہجری میں پیدا ہوا اور اس کا باپ شیعان معاویہ میں سے تھا۔ مروان کے ہمراہ اس نے مصعب ابن زبیر اور عبد اللہ ابن زبیر سے جنگ کی اور ان کا قاتل ہے۔ اسی کے حکم سے کعبہ پر محجیق

سے پتھر پھینگے گئی اور کعبہ کی تاراجی ہوئی۔ اس کے ظلم کے اور فساد کی کوئی انتہا نہیں۔ بخاری نے اعمش کے حوالے سے اس کی روایت لی ہے اور مسلم نے بھی اس سے روایت لی ہے۔ تقریب التہذیب جلد اول ص ۱۰۷ میں اس کو الظالم المبیر کے نام سے تعارف کیا گیا ہے۔ میزان الاعتدال جلد اول ص ۲۶۶ سلسلہ ۱۷۵۳ میں نسائی کا قول ہے کہ لیس بشقة۔ یہ ثقہ نہیں ہو سکتا۔ ۹۵ھ میں واصل جہنم ہوا۔

### حریز بن عثمان

حریز بن عثمان الرجی : یہ بھی راویان صحاح میں ہے تقریب التہذیب جلد اول ص ۱۱۱ سلسلہ ۱۲۳۸ میں مذکور ہے کہ ثقہ زمی بالنصب یہ ثقہ ہے مگر وہ ناصبی یعنی دشمن اہل بیت ہونے سے نسبت دی گئی ہے۔ تہذیب التہذیب جلد دوم ص ۲۱۹ تا ۲۲۲ میں اس کے حالات بیان کئے گئے ہیں غور طلب یہ ہے کہ یہ حضرت علیؑ کی برائیاں کرتا تھا یتنقص علیا۔ وکان یحمل علی علیہ السلام وقال الحسن بن علی الخلال سمعت عمران بن ایاس سمعت حریز بن عثمان یقول: لا أحبه قتل آبائی۔ یعنی علیا کہا کہ میں علیؑ سے محبت ہرگز نہیں کر سکتا اس لئے کہ انہوں نے میرے آباء کو قتل کیا تھا۔ قال الضحاک بن عبد الوہاب: وہو متروک متهم: ضحاک نے کہا یہ متروک ہے اور الزام سے بری نہیں ہے۔

حدثنا اسمعيل بن عياش سمعت حريز بن عثمان يقول: هذا الذي يرويه الناس النبي ﷺ أنه لعلی: انت منی بمنزلة هارون من موسى حق: ولكن أخطأ السامع، قلت فما هو؟ فقال: إنما هو أنت منی بمنزلة قارون من موسى، قلت: عن ترويه؟ قال: سمعت الوليد بن عبد الملك يقوله وهو على المنبر۔ یعنی مجھ سے اسماعیل بن عیاش کہا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حریز بن عثمان سے یہ حدیث

جس کو لوگ نبی اکرم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا یا علی تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے۔ یہ سچ ہے مگر سننے والوں کو دھوکا ہوا نبی اکرم نے درحقیقت یہ فرمایا تھا (معاذ اللہ) یا علی تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو قارون کو موسیٰ سے تھی۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی کہنے لگائیں نے منبر پر ولید بن عبد الملک کو کہتے ہوئے سنا۔ اسی تہذیب التہذیب میں ص ۲۲۲ پر ہے کہ قال غنجار: قيل ليحيى بن صالح: لم تكتب عن حريز؟ فقال: كيف أكتب عن رجل صليت معه الفجر سبع سنين فكان لا يخرج من المسجد حتى يلعب عليا سبعين مرة: یعنی غنجار کہتے ہیں کہ کسی نے یحییٰ بن صالح سے پوچھا تم حریر بن عثمان سے روایت کیوں نہیں لیتے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں کیسے اُس مرد کی حدیث لکھوں میں نے نماز صبح حریر کیسا تھست سال پڑھی ہے جب تک وہ ۷۰ مرتبہ حضرت علیؑ پر لعنت نہیں کر لیتا تھا مسجد سے نہیں نکلتا تھا اور ابن حبان کہتے ہیں یہ ۷۰ مرتبہ صبح اور ۷۰ مرتبہ شام لعنت کرتا تھا۔ کہتا تھا کہ حضرت علیؑ نے اُس کے آباء و اجداد کے سر کاٹے تھے۔ اسی طرح کا ذکر میزان الاعتدال جلد اول ص ۷۵۴ سلسلہ ۱۷۹۲ میں ہے۔ یہ ۱۲۳ھ میں فوت ہوا

### حسن بن ابی الحسن البصری

الحسن بن ابی الحسن البصری: طبقات المدلسین ص ۲۹ میں ابن حجر لکھتے ہیں وصفہ بالتدلیس الاسناد نسائی وغیرہ۔ یعنی امام نسائی نے اور دیگر نے ان میں تدلیس کرنے کا عیب بتلایا۔ تقریب التہذیب جلد ۱ ص ۱۱۵ سلسلہ ۱۲۸۳ اور تہذیب التہذیب جلد ۲ ص ۲۴۶ تا ۲۴۸ میں ہے وکان یرسل کثیرا ویدلس قال البزار کایروی عن جماعة لم یسمع منهم فیتجوز ویقول: حدثنا وخطبنا یعنی قومہ الذین حدثوا خطبوا بالبصرة: یعنی سن بصری ارسال بہت کرتے تھے اور تدلیس بھی

بہت کرتے تھے بزار کہتے ہیں کہ جن لوگوں سے حسن بصری نے سنا نہیں اُن سے روایت کرتے ہیں اور صرف اپنی روایت کو باوثوق کرنے کے لئے کہہ دیا کرتے تھے کہ خطبنا یا حدثنا یعنی اس سے مراد یہ لیتے تھے کہ جن لوگوں نے بصرہ میں حدیث بیان کی یا خطبہ پڑھا۔

دور جدید کے مشہور عالم علامہ شبلی نعمانی اپنی تصنیف سیرۃ النعمان ص ۱۸۱، طبع مدینہ پیشنگ کراچی میں لکھتے ہیں: حسن بصری نے متعدد روایتوں میں کہا حدثنا ابو ہریرہ یعنی مجھ سے بیان کیا ابو ہریرہ نے حالانکہ وہ ابو ہریرہ سے کبھی نہیں ملے آگے تحریر کرتے ہیں کہ محدث بزار نے لکھا ہے کہ حسن بصری نے اُن لوگوں سے روایت کی ہے جن سے وہ کبھی نہیں ملے اور تاویل کرتے تھے کہ وہ حدیث اُن لوگوں سے سُنی ہے (بحوالہ فتح المغیث ص ۱۷۱)۔ چند سطور کے بعد لکھتے ہیں یہ امر اس لئے کہ یہ غلط بیانی تھی۔ حدیث کے اسناد کو مشتبہ کر دیتا تھا کیونکہ راوی نے جب خود حدیث نہیں سُنی تو درمیان میں کوئی واسطہ ضرور ہوگا اور چونکہ راوی نے اُس درمیان والے کا نام نہیں لیا اس لئے اُس کے ثقہ اور ثقہ ہونے کا حال معلوم نہیں ہو سکتا، صرف حسن ظن پر درود مدار رہ گیا۔ امام ابو حنیفہ نے اس طریقہ کو ناجائز قرار دیا اور ان کے بعد اور ائمہ حدیث نے بھی ان کی متابعت کی۔

شرح مہج البلاغۃ ابن ابی الحدید معتزلی جلد ۴ ص ۹۵: و ما قیل انہ یبغض علیا و یدمہ الحسن بن ابی الحسن البصری، ابو سعید رومی عنہ حماد بن انہ سلمۃ قال لو کان علی یا کل الخشف بالمدینۃ لکان خیر اہم ادخل فیہ و رواہ عنہ انہ کان من المخذولین عن نصرۃ: یہ اُن لوگوں میں سے ہے جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ حضرت علی علیہ السلام سے بغض رکھتے تھے اور اُن کو بُرا کہتے تھے۔ حسن بصری سے حماد بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ حسن بصری کہتے تھے کہ اگر حضرت علیؑ مدینہ میں قیام کرتے اور خشک روٹیوں پر قناعت کرتے تو بہتر تھا اس امر سے جس میں آپ نے مداخلت فرمائی۔ ان محدثوں نے یہ بھی روایت کی ہے حسن بصری اُن لوگوں میں تھے جنہوں نے حضرت علیؑ کی مدد نہیں کی اور آپ کی رفاقت چھوڑ دی۔

اس کتاب اور اسی صفحہ پر خود حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک دن حسن بصری نماز کے لئے وضو کر رہے تھے و سوسہ بہت تھا اس لئے اعضاء پر بہت پانی ڈال رہے تھے حضرت علیؑ نے بھی ان کی حالت دیکھی اور فرمایا اے حسن تم نے بہت سا پانی ضرورت سے زیادہ صرف کیا تو حسن بصری نے جواب دیا آپ نے مسلمانوں کا خون اس سے کہیں زیادہ بہا دیا ہے۔ حضرت علیؑ نے پوچھا کیا تجھ کو رنج پہنچا کہنے لگے کہ بیشک۔ اس پر حضرت علیؑ نے کہا تو ہمیشہ رنج میں رہے گا چنانچہ اس وجہ سے وہ ہمیشہ مکرر اور رنجیدہ رہا۔ پھر ۱۰ھ میں فوت ہوا۔

### حصین بن نمیر

حصین بن نمیر الواسطی: تقریب التہذیب جلد ۱ ص ۱۲۸ سلسلہ ۱۴۴۶ میں ہے ان سے بخاری اور دیگر صحاح میں حدیثیں لی گئی ہیں کہ لا بأس بہ رمی بالنصب ان سے حدیث لینے میں کوئی حرج نہیں بے شک یہ ناصبی تھا۔ تہذیب التہذیب جلد ۲ ص ۳۵۷ میں مذکور ہے کہ قال ابن ابی خیشمہ: قلت لابی: لم لا تكتب عن ابی محسن؟ قال: أتيتہ فاذا هو یجل علی ابن ابی طالب فلم اعد إلیہ: وقال حاکم أبو حمد: ليس بالقوی عندہم۔ یعنی ابن ابی خیشمہ کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ ابی محسن سے کوئی روایت کیوں نہیں لیتے انھوں نے جواب دیا میں ایک دن اس کے پاس گیا تو یہ حضرت علیؑ کو نشانہ بنایا کرتا تھا (یعنی بُرا کہتا تھا) اس دن سے میں اس کے پاس نہیں گیا اور حاکم نے کہا یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

میزان الاعتدال جلد اول ص ۵۵۴ سلسلہ ۲۰۹۸ میں مذکور ہے کہ عن ابن معین قال: ليس بشی۔ یعنی ابن معین نے کہا کہ یہ کوئی وقعت نہیں رکھتے۔

## حفص بن غیاث

حفص بن غیاث : علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ یہ کثیر الغلط یعنی کثرت سے غلطیاں کرتے تھے۔ میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۵۶۸۔

## حکیم بن ابی جبیر

حکیم بن ابن جبیر الاسدی : تہذیب التہذیب جلد دوم ص ۴۰۶ سلسلہ ۱۵۲۷ میں ہے کہ قال احمد ضعیف الحدیث مضطرب وقال ابن معین ليس بشئ، وقال معاذ قلت لشعبة حدثني بحديث حكيم بن جبیر قال : أخاف النار. وقال يعقوب بن شيبة : ضعيف الحديث وقال أبو حاتم ضعيف الحديث، منكر الحديث، قال النسائي : ليس بالقوي . وقال الدار قطني : متروك، وقال أبي داود : ليس بشئ. یعنی احمد کہتے ہیں یہ ضعیف الحدیث اور مضطرب ہے۔ ابن معین کہتے ہیں یہ کچھ بھی نہیں، معاذ بن معاذ کہتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا کہ تم حکیم بن جبیر کی کوئی حدیث بیان کرو۔ انھوں نے کہا کہ مجھ کو جہنم کا خوف ہے۔ یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ یہ حدیث میں ضعیف ہیں، ابو حاتم نے بھی ایسا ہی کہا، اور ان کے حدیثوں سے لینے سے انکار کیا۔ امام نسائی نے کہا کہ ان کی حدیثیں قوی نہیں دارقطنی نے ان کی حدیثیں متروک کر دیں۔

میزان الاعتدال جلد اول ص ۵۸۳ سلسلہ ۲۲۱۵ میں بھی ایسا ہی لکھا مزید یہ کہ الجوزجانی نے بھی انہیں کذاب کہا ہے۔ یہ ۱۸۳ھ میں فوت ہوئے۔

## حماد بن ابی سلیمان

حماد بن ابی سلیمان مسلم الاشعری: طبقات  
المدلسین میں صفحہ ۳۰ سلسلہ ۴۵ پر ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ذکر  
الشافعی ان شعبۂ حدث بحديث عن حماد عن ابراهيم قال فقلت  
لحماد سمعته من ابراهيم قال لا اخبرني به مغيرة بن مقسم عنه۔  
امام شافعی کہتے ہیں کہ شعبہ نے ایک حدیث حماد سے روایت کی کہ وہ ابراہیم سے  
روایت کرتے ہیں۔ میں نے حماد سے پوچھا کیا اس حدیث کو تم نے ابراہیم  
سے سنا؟ حماد نے جواب دیا میں نے ابراہیم سے نہیں سنا بلکہ مغیرہ بن مقسم نے  
ابراہیم کی روایت کے ذریعہ مجھے خبر دی، تقریب التہذیب جلد اول ص ۱۳۸ سلسلہ  
۱۵۵۹ حماد بن ابی سلیمان فقیہ صدوق لہ اوہام، ورہی بالار جاء۔  
یہ ثقہ ہیں مگر وہی ہے اور اس کو فرقہ مرجئہ سے نسبت دی گئی ہے۔ تہذیب  
التہذیب جلد ۲ ص ۴۲۵ میں بھی یہی مذکور ہے۔ میزان الاعتدال جلد اول ص  
۵۹۵ میں اس اضافہ کے ساتھ کہ بقول الاعمش یہ غیر ثقہ ہیں۔ یہ ۲۰۱ھ میں  
فوت ہوا۔

## حماد بن سلمہ

حماد بن سلمہ: علامہ ابن حجر لکھتے ہیں کہ تغیر حفظہ بالآخر اس  
کا خلل دماغ ہو گیا تھا۔ تہذیب التہذیب جلد ۳ ص ۱۱۔ میزان الاعتدال جلد اول  
ص ۵۹۱۔

## خالد بن سلمة

### خالد بن سلمة بن العاص المعروف بالفأفأ

:التہذیب التہذیب جلد دوم ص ۵۱۴ سلسلہ ۱۷۰۰ میں ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:  
وقال محمد بن حمید بن جریر: كان الفأفأ رأساً في البرجئة وكان  
يبغض علياً. وذكر ابن عائشة أنه كان ينشد بني مروان الأشعار  
التي هجى بها المصطفى ﷺ. یعنی محمد ابن حمید جریر سے روایت کرتے ہیں کہ  
خالد بن سلمة فافأ رئیس تھا فرقہ مرجئہ کا اور حضرت علی سے بغض رکھتا  
تھا اور ابن عائشہ نے ذکر کیا کہ یہ اولاد مروان کو وہ اشعار سنایا کرتا تھا جن میں  
محمد مصطفی ﷺ کی ہجو کی گئی تھی۔

ظاہر ہے جو رسول اکرم کی ہجو کرے وہ مسلمان کب رہا۔ ایسے لوگوں سے صحاح میں  
روایت لی گئی ہے۔ تقریب التہذیب میں جلد اول ص ۱۵۰ میں بھی یہی لکھا کہ  
مرجئہ فرقہ سے اس کا تعلق تھا اور وہ ناجبہ تھا۔

میزان الاعتدال جلد اول ص ۶۳۱ سلسلہ ۲۴۲۶ میں ہے کہ کان مرجئاً  
يبغض علياً۔ إن أبا جعفر قطع لسانه ثم قتله سنة ۱۳۲۔ یعنی یہ مرجئہ  
فرقہ کا تھا اور حضرت علیؑ سے بغض رکھتا تھا۔ پہلے اس کی زبان کاٹی گئی پھر اس کو  
۱۳۲ھ میں قتل کیا گیا۔

## خالد بن عبد الله

خالد بن عبد الله القسري۔ یہ بھی صحاح کے راویوں میں سے ہیں۔  
تہذیب التہذیب جلد دوم ص ۵۲۰ سلسلہ ۱۷۰۸ میں ان کے بارے میں ابن  
حجر لکھتے ہیں کہ: قال يحيى الحماني: قيل لسيار: تروى عن خالد؟ قال  
إنه كان أشرف من أن يكذب. وقال عبد الله بن أحمد بن حنبل:  
سمعت يحيى بن معين، قال: خالد بن عبد الله القسري كان والياً



لبنی اُمیۃ وکان رجل سوء وکان یقع فی علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال عقیلی لایتابع علی حدیثہ، ولہ أخبار شہیرۃ وأقوال فظیعة ذکرہا ابن جریر، وأبو الفرج الأصبہانی، والمبرد، وغير ہم۔ یحییٰ حمانی کہتے ہیں کہ: سیار سے میں نے پوچھا کہ کیا تم خالد سے روایت کرتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا کہ وہ وقت قریب ہے کہ وہ جھوٹا ثابت ہو۔ عبد اللہ ابن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے سنا کہ وہ بنی اُمیۃ کے جانب سے گورنر تھا اور خراب لوگوں میں سے تھا اور حضرت علیؑ کو برا کہتا تھا۔ عقیلی نے کہا اس حدیثوں متابعت نہ کی جائے گی اس کے بُرے اقوال بہت شہرت رکھتے ہیں جن کا ذکر ابن جریر (طبری) ابو الفرج، اصفہانی اور مبرد وغیرہ نے کیا ہے۔

النصائح الکافیۃ لمن یتولی معاویۃ محمد بن عقیل متوفی ۱۳۵۰ھ طبع دار الثقافة قم ص ۱۰۵ میں تحریر کرتے ہیں کہ: و اعجب من هذا ما ذکرہ المبرد فی الکامل قال خالد بن عبد اللہ القسری لما کان امیر العراق کان یلعن علیا علیہ السلام علی المنبر فیقول اللہم --- علی ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم صہر رسول اللہ و ابا الحسن والحسین ثم یقبل علی الناس ویقول هل کنیت۔ یعنی اس سے زیادہ تعجب کی وہ بات ہے کہ جس کا ذکر مبرد نے کامل میں کیا ہے خالد بن عبد اللہ بن قسری جب عراق کا حاکم ہوا تو منبر پر حضرت علیؑ پر لعنت کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ اے اللہ --- علی ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم جو رسول کے داماد اور حسن اور حسین کے باپ ہیں۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کے کہنے لگا کہ کیوں میں نے صاف صاف بات کہی ہے کوئی اشارہ و کنایہ سے نہیں کہا۔ (یعنی کھلم کھلا لعنت کی) اس کو ۱۳۶ھ میں قتل کیا گیا۔

## خالد بن مهران

خالد بن مهران ہے علامہ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ۳ ص ۱۰۴ میں اور علامہ ذہبی اپنی کتاب میزان الاعتدال جلد ۱ ص اور طبقات المدلسین ص ۲۰ میں مذکور ہے قال ابو حاتم یکتب حدیثہ ولا یحتج۔ کہ اس کی احادیث قابل حجت نہیں اور اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا، اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔

## خلاد بن یحییٰ

خلاد بن یحییٰ بن صفوان السلمی: ان سے بخاری ترمذی، ابو داؤد نے روایت لی ہے انکی تعریف میں تہذیب التہذیب جلد دوم ص ۵۹۳ سلسلہ ۱۸۲۹ میں ہے کہ قال أحمد ثقة أو صدوق، ولكن كإيرى شيئا من الأرجاء یعنی امام احمد کہتے ہیں یہ ثقہ تھے مگر ان کا اعتقاد فرقہ مرجئہ کا سا تھا۔ اور قلت للدارقني: فخلاد بن يحيى؟ قال إنما أخطأ في حديثه ارقطني نے پوچھا اور غلام بن یحییٰ کے بارے میں؟ تو جواب دیا اُس نے خطا کی حدیث میں۔ ان کا ذکر میزان الاعتدال جلد اول ص ۶۵۷ سلسلہ ۲۵۲۶ میں بھی ہے

## خلف بن خليفة

خلف بن خليفة بن الصاعد: تقریب التہذیب میں جلد اول ص ۱۵۷ ہے صدوق اختلف في الآخر و ادعى رأى عمرو بن حريث الصحابي فانكر عليه ذلك ابن عيينه وأحمد۔ یعنی پہلے یہ سچ کہتا تھا بعد میں بگڑ گیا۔ یہ دعویٰ کیا تھا کہ اس نے عمرو بن حريث صحابی کو دیکھا ہے مگر ابن عیینہ اور امام احمد نے اس دعوے کو غلط قرار دیا۔ تہذیب التہذیب جلد دوم ص ۵۷۱ سلسلہ ۹۱ میں بھی ایسا ہی مذکور ہے۔ مزید یہ وکان أبو داود لا يحدث عن خلفا بن داؤد نے کہا خلف سے حدیث نہ لی جائے۔ میزان

الاعتدال جلد اول ص ۲۶۰ میں ہے کہ قال ابن سعد: تغیر قبل موتہ واختلط۔ بعد میں یہ بدل گیا تھا اور روایتوں میں اختلاط کرتا تھا۔ یہ اسے اس میں فوت ہوا۔

## داؤد بن حصین

داؤد بن حصین الاموی: تقریب التہذیب جلد اول ص

۱۶۲ سلسلہ ۱۸۴۲ ثقۃ إلافی عکرمۃ وزعی برأی الخوارج  
یعنی ثقہ ہے اس کے کہ جو روایت عکرمہ سے روایت کرتا ہے اور یہ خوارج  
مذہب رکھتا تھا۔ اور تہذیب التہذیب جلد سوم ص ۴ سلسلہ ۱۸۴۲ میں ابن حجر  
سے ہے کہ یہ اپنے باپ سے روایت کرتا تھا، عکرمہ سے ابی سفیان غلام ابن ابی  
احمد سے، ام سعد بنت سعد بن الربیع سے اور اس سے روایت لینے والے ہیں، امام  
مالک، ابن ابی اسحاق، محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع و ابراہیم بن ابی حسیۃ، و ابراہیم  
بن ابی یحییٰ وزید بن جبیرہ وغیرہ۔

ابن علی المدینی نے کہا کہ اس کی روایتیں جو عکرمہ سے ہیں وہ انکار کے قابل  
ہیں۔ ابوحاتم نے اسے قوی نہیں مانا، اور اس کے احادیث کو ترک کر دیا۔ یہ  
۳۵ھ میں فوت ہوا۔ میزان الاعتدال جلد دوم ص ۵ سلسلہ ۲۶۰۰ میں بھی  
بھی لکھا ہے اور یہ کہ عباس الدوری نے اس کے حدیثوں کو ضعیف قرار دیا۔  
کشف الاحوال فی نقد الرجال جلد اول ص ۱۲۹ داؤد بن حصین  
قال البیہقی ضعیف۔ یعنی بیہقی نے بھی اس ضعیف لکھا ہے۔

## راشد بن سعد

راشد بن سعد المقرئی: تہذیب التہذیب جلد سوم ص ۵۱  
سلسلہ ۱۹۱۶ میں ہے کہ و ذکر الحاکم أن الدارقطنی ضعفه، و کذا

ضعفه ابن حزم وقد ذكر البخاری انه شهد صفین مع معاویة: یعنی حاکم نے ذکر کیا ہے کہ دارقطنی نے انہیں ضعیف قرار دیا اور اسی طرح ابن حزم نے بھی ضعیف قرار دیا اور بخاری نے کہا کہ یہ معاویہ کے ہمراہ صفین میں لڑا تھا۔ ظاہر ہے جو معاویہ کے ساتھ صفین میں ہو گا وہ یقیناً باغی گروہ سے اُس کا تعلق ہو گا جیسا کہ حدیث رسول اکرم ہے کہ تقتل عمارا الفعثة الباغیة یعنی حضرت عمارؓ کو باغی لوگ قتل کریں گے۔ میزان الاعتدال جلد دوم ص ۳۵ سلسلہ ۲۰۶ میں بھی یہی لکھا ہے۔

### زبیر بن عوام

زبیر بن عوام: داماد خلیفہ اول انھوں نے اسماء بنت ابی بکر سے متعہ کیا جن سے عبد اللہ ابن زبیر اور عروۃ ابن زبیر پیدا ہوئے۔ عبد اللہ ابن عباس نے عبد اللہ ابن زبیر کو متعہ کے بارے میں کہا کہ ”متعہ کی انگلی تیرے باپ اور ماں نے گرم کی تھی“۔ یہ سن کر عبد اللہ ابن زبیر اپنی ماں کے پاس گئے اور اُن باتوں کی اطلاع دی تو اُس نے کہا: یہ درست ہے۔ تاریخ مروج الذہب مسعودی جلد سوم ص ۱۱۲۔

ابن عباس نے کہا کہ ”یہ ابن زبیر کی ماں موجود ہے کہ جو روایت کرتی ہے کہ رسولؐ نے اجازت دی ہے تو تم انکے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو متعہ کے بارے میں“۔ تو پھر ہم انکے پاس گئے وہ ایک فریہ ناپینا عورت تھیں سو انہوں نے کہا ”بے شک اجازت دی ہے متعہ کی رسولؐ نے“۔ یہ اسماء بنت ابی بکر تھیں۔ مروج الذہب مسعودی جلد سوم ص ۲۹۰۔

قتله سیف سلتہ عائشة و شہدۃ طلحہ و سمہ علی قلت فما حال الزبیر قال اشار ببیدہ و صمت بلسانہ۔ سعد ابن ابی وقاص نے کہا کہ حضرت عثمان کو اُس تلوار نے قتل کیا جس کو عائشہ نے

کھینچا تھا، طلحہ نے اُس تلوار کو تیز کیا اور علیؑ نے اُس کو زہر میں بچھایا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے زہیر کا حال پوچھا تو انہوں اشارۃً کہا ہاں یہ بھی مگر منہ سے نہیں کہا۔ (سعد ابن ابی وقاص کو حضرت علیؑ سے اتنی عداوت تھی کہ کبھی بھی انہوں نے حضرت علیؑ کی بیعت نہیں کی اور اسی عداوت کا اظہار سعد ابن ابی وقاص کے بیٹے عمر ابن سعد نے کر بلا میں کھلم کھلا کیا)۔ الامامة والسياسة قتيبة دینوری متوفی ۲۷۶ھ جلد اول ص ۶۷۔ تاریخ المدینة المنورة عمیر بن شبة النمیری متوفی ۲۶۲ھ جلد ۲ ص ۱۷۳ طبع دار الفکر بیروت۔

قد قتلتما قتيلة عثمان من اهل البصرة وانتم قبل قتلتهما اقرب الى الاستفاة منكم۔ تاریخ طبری جلد ۵ ص ۵۰۳۔

مزید یہ اسی کتاب ص ۵۲۰ میں ہے کہ علیؑ: قال للزبير أتطلب مني دم عثمان وأنت قتلته۔ حضرت علیؑ نے زہیر سے فرمایا کہ تم مجھ سے خون عثمان کا مطالبہ کرتے ہو حالانکہ عثمان کو تم نے قتل کیا۔

ان سے ثابت ہے کہ حضرت عثمان کے قتل کی سازش میں زہیر اور طلحہ ضرور تھے۔

دوران جنگ جمل حضرت علیؑ نے اس طرح زہیر سے ہم کلام ہوئے۔ ہل یتذکر

یوماً مرت ان وانت برسول الله ﷺ ویدی فی یدیک فقال لك

رسول الله اتحبه قلت نعم فقال لك اما انك تقاتله وانت له

ظالم فقال الزبير نعم انا ذا کر له۔ حضرت علیؑ نے زہیر سے کہا تم کو یاد

ہے کہ میں بھی تھا اور تم بھی تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے میرا ہاتھ

تمہارے ہاتھ میں تھا اُس وقت آنحضرتؐ نے پوچھا کیا تم علیؑ کو دوست رکھتے ہو؟ تو

تم نے کہا ہاں، اُس وقت آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ایک وقت تم علیؑ سے جنگ

کرو گے اور تم ظالم ہوں گے۔ زہیر نے یسُن کرا قرار کیا کہ ہاں یہ واقعہ ہوا تھا۔

مستدرک الصحيحین ذکر مقتل الزبير ج ۳ ص ۴۱۲ تا ۴۱۳ طبع

دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان اس حدیث کو مختلف روایات کے ذریعہ لکھا اور ذہبی

نے اس حدیث کے صحیح ہونے کی تصدیق کی اس کے علاوہ صواعق محرقہ ص ۴۰۸

، تاریخ ابن خلدون اردو ترجمہ حصہ اول ص ۴۹۷۔ اور بھی کئی کتابوں میں اس کا

تذکرہ ہے۔ یاد رہے آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ”تم ظالم ہوں گے۔“  
 خلیفہ ثانی نے جب مجلس شوریٰ طلب کی اور ان لوگوں کو بلایا تو طلحہ، زبیر، عثمان،  
 عبدالرحمن بن عوف اور سعد ابن ابی وقاص سے مخاطب ہو کر کہا۔ ہذا الرجل  
 یکفی امورکم لولا دعاہ لہا ای الخلافۃ۔ حضرت عمرؓ نے کہا کیوں تم  
 میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ خلافت تم کو ملے۔ جس پر زبیر نے جواب دیا اس  
 منصب سے ہمیں کون ہٹا سکتا ہے جب کہ تم جیسے اس خلافت کے مالک بن بیٹھے  
 درآخلاق نہ ہم تم سے کسی مرتبہ میں کم نہیں اور کسی حیثیت سے کم نہیں نہ سبقت اسلام  
 سے اور نہ قرابت کے اعتبار (ابو عثمان جاحظ نے لکھا کہ چونکہ زبیر کو یقین تھا کہ  
 حضرت عمرؓ مر جائیں گے اس لئے انھیں اتنا کہنے کی جرأت ہوئی ورنہ ہیبت عمرؓ کا خیال  
 کچھ بھی نہ کہنے دیتا) اتنا سننے کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا اچھا سنو اب میں تم  
 لوگوں کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہوں۔

اچھا سنو زبیر تم تو مومن الرضا اور کافر الغضب ہو راضی ہوئے تو یوں کہ کوئی انتہا نہیں  
 اور غصہ کیا تو ایسا جس کی کوئی حد نہیں۔ ایک دن تم انسان رہتے ہو اور دوسرے  
 دن شیطان ہو جاتے ہو کافر الغضب، یوماً انسان و یوماً شیطان، اگر  
 تمہیں خلافت سپرد کی جائے تو تمہاری رعایا اور قوم میں تلاطم خیز طوفان برپا ہو جائے  
 گا۔ اور تھوڑے سے جو پر تم جھگڑتے ہوئے دھائی دیں گے۔ تو یہ بتاؤ کہ جس دن تم  
 شیطان ہو گے اس دن خلافت کون کرے گا اور تمہارے غصہ کے دن کون امام ہوگا،  
 اللہ تمہیں خلافت نہ دے۔

پھر حضرت عمرؓ مخاطب ہوئے طلحہ کی طرف اور چونکہ طلحہ نے بوقت وصیت ابو بکر عمرؓ  
 کی خلافت پر شدید نکتہ چینی کی تھی اس وجہ سے حضرت عمرؓ طلحہ سے بیزار تھے۔ چنانچہ  
 حضرت عمرؓ نے طلحہ سے پوچھا: کچھ کہوں یا چپ رہوں؟ عمرؓ نے کہا اچھا سنو میں  
 تمہیں اُس دن سے جانتا ہوں جس دن تمہاری انگلی اُحد میں کام آئی اور تمہارا ہاتھ شل  
 ہو گیا۔ اور تمہاری ہوس پرستی اور قوت بہیمی سے بھی واقف ہوں اور رسول اللہ ﷺ  
 کی وفات ہوئی اور وہ تم سے ناراض گئے۔ (ابو عثمان جاحظ نے لکھا کہ جب آیت  
 حجاب نازل ہوئی تو طلحہ نے کہا تھا اس آیت کے اُترنے سے کیا فائدہ جب رسول

اللہ ﷻ فوت ہو جائیں گے تو ہم عائشہ سے شادی کریں گے۔  
پھر حضرت عمر سعد بن ابی وقاص کو مخاطب کیا تم لوٹ مار کے عادی ہو تم کو خلافت  
سے کیا گاؤ۔ إنما أنت صاحب مقنب من هذه البقائب تقاتل به  
والخلافة امور المسلمين۔

پھر حضرت عمرؓ مخاطب ہوئے حضرت علیؓ کی طرف اور کہا کتنا اچھا ہوتا اگر تم خلیفہ ہوتے تو تم لوگوں کو حق واضح اور دلیل روشن کے طرف لے جاتے ایما والہ لئن ولیتہم لتحملہم علی الحق الواضح والمحبۃ البیضاء۔ مگر یہ کہ طبیعت میں تمہاری ظرافت ہے۔

اس کے بعد حضرت عمرؓ مخاطب ہوئے حضرت عثمانؓ کی طرف اور کہا : تم عثمان! میں دیکھ رہا ہوں کہ گویا قریش نے خلافت تم کو سپرد کر دی کیونکہ اس کے لئے تم مرٹے جا رہے ہو اور تم بنی امیہ اور بن ابی معیط کو سر پر چڑھا رکھا ہے اور لوگوں کے سروں پر سوار کر دیا، اور میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ تم ان لوگوں کو بہت کچھ دے دیا اور عرب کے بھیڑیوں کا ایک گروہ تمہاری طرف بڑھ رہا ہے جس نے تمہیں تمہارے بستر پر ذبح کر دیا۔ واللہ اگر یہ شوریٰ نے اس خلافت کو تمہیں دیدیا تو تم ایسا ہی کرو گے اور جب تم ایسا کرو گے تو تمہیں ذبح کر ڈالیں گے، پھر حضرت عثمانؓ کے بال کو پکڑا اور کہا دیکھو عثمان جب ایسا وقت آئے تو میری یہ پیشنگوئی کو ضرور یاد کرنا۔ یہ تمام واقعات فراست عمریہ:

ابو عثمان جاحظ نے اپنی ”کتاب السفیانیة“ میں درج کئے ہیں بس کو ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح نہج البلاغۃ جلد اول ص ۱۸۵ میں مذکور کیا ہے۔ واضح رہے کہ اس سے پہلے ہم ابن ابی الحدید کے مذہب اور ان کے اعتقاد پر روشنی ڈال چکے ہیں۔

حضرت ابوبکر نے اپنے داماد زبیر بن العوام کو جاگیریں عطا فرمائی ہیں ابن زبیر سے منقول کہ ہم معاویہ کے پاس گئے تو ہم سے معاویہ نے پوچھا مسلول زمین کا کیا ہوا؟ میں نے جواب دیا وہ میرے پاس ہے۔ اس پر معاویہ نے کہا کہ واللہ! میں نے

اس ہبہ نامہ کو خود لکھا تھا جب حضرت ابوبکر نے زبیر بن العوم کے لئے دینا چاہا تو مجھ سے کہا کہ لکھ دو جب میں لکھنے بیٹھا تو اچانک حضرت عمر آ گئے۔ جیسے ہی انھوں نے ہم دونوں کو دیکھا تو حضرت عمر نے کہا معلوم ہوتا ہے کچھ راز کی بات ہو رہی ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا ہاں۔ جب حضرت عمر چلے گئے تو ہم نے جو کاغذ کو چھپا لیا تھا اس کو نکالا اور ہم نے جو لکھنا تھا وہ لکھ دیا۔ السنن الکبریٰ البیہقی ج ۶ ص ۱۴۵؛ کنز العمال جلد ۳ ص ۹۱۳ سلسلہ ۹۱۵۰۔

اسی حدیث میں مزید یہ کہ حضرت ابوبکر نے اپنے داماد زبیر ابن العوام کو الجرف کی پوری وادی عطا کر دی تھی۔ فتوح البلدان، البلاذری (اردو) جلد اول ص ۱۸؛ معجم البلدان، یاقوت حموی ج ۴ ص ۴۰۱۔  
ابن جوزی اپنی کتاب تلخیص التلخیص طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور ص ۲۸۲ میں لکھتے ہیں کہ زبیر کا مال پانچ کروڑ دو لاکھ تھا۔

### زرعة بن عبد الرحمن

زرعة بن عبد الرحمن کے بارے میں لکھا ہے کہا کہ اس کی دروغ گوئی کی وجہ سے لوگ اس کی حدیثیں نہیں لیتے تھے۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۷۰ سلسلہ نمبر ۲۸۶۱۔ تہذیب التہذیب جلد سوم ص ۱۵۱ سلسلہ ۲۰۸۲ میں ہے کہ دروی لہ ابوداؤد حدیثاً وضع الایدی وصف القدمین من السنة: یعنی اس سے ابوداؤد نے روایت لی ہے کہ نمازیں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سنت رسول ہے۔ یہ روایت قابل غور ہے و اخرج ابن ابی الدنيا عن العباس بن ہاشم ابن محمد الکوفی عن ابیہ قال کان رجل یقال زرعة شہد قتل الحسین فرحمی الحسین بسهم فاصاب حنکہ۔ یعنی ابن ابی الدنيا نے عباس بن ہاشم بن محمد کوئی وہ اپنے باپ وہ اُس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد جس کا نام زرعة تھا وہ کربلا میں موجود تھا اُس نے امام حسینؑ کے طرف ایک



ایسا تیر چلایا جو امام حسینؑ کی تالو میں آ کے گڑ گیا۔ ذخائر العقبیٰ احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ طبع مکتبۃ القدسیں ۱۲۴؛ سبل الہدیٰ فی سیرۃ خیر العباد مصنف محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ جلد ۱ ص ۹ طبع دار لکتب بیروت، تاریخ ابن عساکر متوفی ۱۱۷۵ھ طبع دار الفکر بیروت جلد ۱۴ ص ۲۲۳۔

### زہری (محمد بن مسلم ابن شہاب)

زہری: مکمل نام محمد بن مسلم ابن شہاب الزہری ہے۔ تاریخ ابن عساکر جلد ۴ ص ۸؛ اور ابن حجر تہذیب التہذیب ج ۱۲ ص ۲۶۷ میں ان کا نام اس طرح بتلایا ہے محمد بن مسلم بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن مہاجر بن الحارث بن زہرۃ المعروف الزہری مگر اکثر کتابوں میں الزہری یا ابن شہاب سے ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی اکثر روایات عروہ ابن زبیر سے اور عروہ ابن زبیر حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن مسلم ابن شہاب الزہری کے بارے میں الذہبی نے اپنی کتاب الرجال المیزان الاعتدال جلد ۴ ص ۴۰ سلسلہ نمبر ۸۱۷ طبع دار المعرفۃ بیروت لبنان میں لکھا ہے کہ: کان یدلس فی النادر۔ یہ جھوٹی باتیں گھڑتا تھا۔ طبقات المدلسین کے صفحہ ۷۵ سلسلہ ۱۰۲ میں ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں وصفہ الشافعی والدارقطنی وغیرہ بالتدلیس یعنی امام شافعی اور دارقطنی اور ان کے علاوہ دیگر محدثین نے ان میں تدلیس کا عیب بتلایا ہے۔

امام الجرح والتعديل امام یحییٰ بن معین کا کہنا ہے کہ ابن شہاب (زہری) کے مرسل احادیث دوسرے راویوں کے مرسل احادیث کے مقابل زیادہ کمزور ہوتی ہیں۔ ابن شہاب جب کسی راوی کو پسند نہیں کرتے تو روایت تو بیان کرتے تھے مگر راوی کا نام نہیں لیتے تھے۔ تذکرۃ الحفاظ امام ذہبی ج ۱ ص ۱۰۵ (اردو، طبع اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور)۔ علامہ سخاوی لکھتے ہیں و کذا کان الزہری یفسر الحدیث کثیرا و ربما اسقط رواۃ التفسیر: یعنی اس

طرح زہری اکثر حدیث کی تفسیر کرتے تھے اور جس سے یہ تفسیر ظاہر ہونا ان راویوں کا نام نہیں بتلاتے تھے۔ سیرۃ النعمان علامہ شبلی طبع مدینہ پبلشنگ کراچی ص ۱۷۴۔ اسی کتاب کے صفحہ ۶۱ پر علامہ شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں ”امام زہری کی عادت تھی کہ روایت کے ساتھ الفاظ اور مطالب بھی (اپنی جانب سے) بیان کرتے تھے۔ چنانچہ انہیں ٹوکا گیا کہ حدیث نبوی میں آپ اپنے الفاظ نہ ملائیں۔“ زہری کے ناصبی ہونے کا اعلیٰ ثبوت یہ ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ عم رسولؐ جن کی عظمت اور بزرگی سے کوئی مسلمان انکار کر ہی نہیں کر سکتا، عروہ بن زبیر کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہؐ إذا قبل العباس وعلی، فقال: یا عائشة، ہذین یموتان علی غیر ملتی۔ أو قال دینی۔

وروی عبد الرزاق عن معمر، قال کان عند الزہری حدیثان عن عروۃ عن عائشۃ فی علی علیہ السلام، فسألتہ عنہما یوما فقال: ما تصنع بہما وبعثتہما! اللہ أعلم بہما، إنی لا تمہما فی بنی ہاشم۔ قال: فأما الحدیث الاول، فقد ذکرناہ، وأما الحدیث الثانی فهو أن عروۃ زعم أن عائشۃ حدثتہ، قالت: کنت عند النبی ﷺ إذا قبل العباس وعلی، فقال (یا عائشۃ، إن سرک أتنظرنی إلی رجلین من اهل النار فانظری إلی ہذین قد طلعا)، فنظرت، فإذا العباس وعلی ابن ابی طالب: یعنی عبد الرزاق نے عمر سے نقل کیا ہے کہ (معاذ اللہ) جب عباس اور علیؓ داخل ہوئے تو، تو رسول اکرمؐ نے فرمایا اے عائشہ! یہ دو جب مر میں گئے تو ملتی غیر پر مر میں گئے اور دین سے ہٹ جائیں گے۔ پھر مزید فرمایا کہ دو مرد جہنم کو دیکھنا چاہتے ہو دیکھو وہ آتے ہی ہوں گے چنانچہ عباس اور علیؓ داخل ہوئے۔ شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید معترضی جلد ۴ ص ۶۴ دار الحیاء للکتب العربیۃ۔ زہری کا ایک اور واقعہ بھی ملتا ہے اور وہ یہ کہ ایک شخص مدینہ کی مسجد میں آیا، کیا دیکھا کہ زہری اور عروہ بن زبیر، حضرت علیؓ کا تذکرہ کر رہے ہیں اور حضرت علیؓ کی مذمت کر رہے ہیں، اُس شخص نے اس بات کی اطلاع امام زین العابدینؓ کو دی۔ امام علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اے عروہ! تو وہی

ہے جس کے باپ نے میرے والد سے مقابلہ کیا اور آخر کار ہار گیا (یعنی جمل) اور اے زہری ! اگر تو مکہ میں ہوتا تو میں تجھے تیرے باپ کا گھر بھی دکھا دیتا۔ (نہیں معلوم اُس گھر کی کیا خصوصیت تھی اور وہ کس کام کے لئے تھا) شرح نہج البلاغۃ ج ۴ ص ۱۰۲ ابن ابی الحدید معتزلی دار الحیاء الکتب العربیۃ۔

زہری کہتے ہیں کہ میں جس وقت شہر شام گیا عبد الملک کے سلام کو گیا، بہت سی باتیں ہوئیں اثنائے گفتگو میں ذکر شہادت حضرت علیؑ آیا کہ جس دن حضرت علیؑ شہید ہوئے اُس دن جو پتھر اٹھایا جاتا اُس کے نیچے سے خون اُبلتا تھا۔ عبد الملک نے کہا اس معجزے کی خبر سوائے میرے اور تمہارے کسی کو نہیں ہے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے اس کا ذکر کسی سے نہیں کیا۔ ملاحظہ ہو صواعق مخرقہ (اردو ترجمہ برق سوزاں) ص ۶۳ طبع SAS Press Lahore.

تاریخ دول الاسلام ذہبی جلد اول ص ۲۴۱ وکان وافر الحشمة وصله هشام مرة بسبعة الاف دينار وکان بزی الجند: یعنی زہری بہت دولت مند تھے ایک مرتبہ ہشام نے انہیں سات ہزار دینار انعام دیا تھا۔ شرح مسلم نووی دار الکتب العربی بیروت کتاب المساجد والمواضع جلد ۵ ص ۷۲ میں ہے:

وذكر ان مسلم بن الحجاج غلط الزهري في حديثه۔ یعنی مسلم بن حجاج نے زہری کی حدیث کو غلط ٹھہرایا ہے: قال ابو عمر ولا اعلم احدا من اهل العلم بالحديث البصنفين فيه عول الحديث الزهري في قصته ذي الیدین وکلهم ترکوه: یعنی کہ جو لوگ علم حدیث سے واقف ہیں اور وہ لوگ جو حدیث میں صاحب تصنیف ہیں انھوں نے زہری کی روایتوں کو ترک کر دیا ہے۔ مزید آگے مذکور ہے فقول الزهري انه قتل يوم بدر متروك لحقو غلط فيه: زہری کا یہ کہنا کہ ذی الیدین جنگ بدر مارا گیا متروک ہے اس لئے کہ اس کا (زہری کا) غلط ہونا ثابت ہے۔ چند احادیث زہری سے مروی ہیں ملاحظہ ہو۔

اول من یصافحه الحق عمر۔ یعنی سب سے پہلے روز قیامت اللہ تعالیٰ جس سے مصافحہ کرے گا وہ عمر ابن خطاب ہیں۔

اول من یاخذ بیدہ فیدخلہ الجنة عمر۔ یعنی سب سے پہلے اللہ ہاتھ پکڑ کر جسے جنت میں داخل کرے گا وہ عمر ابن خطاب ہوں گے۔ میزان الاعتدال الذہبی جلد ۳ ص ۱۳۔ الذہبی نے اس حدیث سے انکار کیا۔

ایک روایت ہے کہ اللہ کی کرسی جو عرش پر ہوگی وہ یا قوت کی ہوگی۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۴۴۵۔

ابن وہب نے مالک سے بحوالہ زہری بیان کیا ہے کہ میں نے سعید بن المسیب سے رسول اللہ کے اصحاب کے متعلق پوچھا تو سعید بن المسیب نے کہا زہری سنو جو شخص حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی کا محب ہونے کی حالت میں مرے گا اور عشرہ مبشرہ کے جنتی ہونے کی شہادت دے گا اور حضرت معاویہ کو رحمہ اللہ کہے گا اللہ اس پر حساب میں روز قیامت سختی نہیں کرے گا۔ تاریخ ابن کثیر الہدایہ والنہایہ جلد ہشتم ص ۹۹۰ طبع نفیس اکیڈمی کراچی۔

## زیاد بن زید

زیاد بن زید الاعمس: یہ مجھول تھے اور ضعیف روایتوں کے راوی ہیں۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۸۹ سلسلہ نمبر ۲۹۳۹۔ ابن حجر تہذیب التہذیب میں میں یہ لکھا ہے کہ بو حاتم نے ان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ ضعیف ہے اور یہ مجھول ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ۳ ص ۱۸، تقریب التہذیب ج ۱ ص ۳۲۰۔

## زید بن عیاش

زید بن عیاش، أبو عیاش الزرقی: تہذیب التہذیب جلد سوم ص ۲۳۶ سلسلہ ۲۲۲۶۔ انہوں نے سعد ابن ابی وقاص سے روایتیں کی ہیں

۱۔ ابن عبد البر نے کہا کہ یہ مجھول ہیں۔ کسی نے انہیں صحابی بتلایا اور کسی نے انہیں تابعین میں سے بتلایا اور شیخین (یعنی مسلم اور بخاری) نے انکی جہالت کی وجہ سے ان سے کوئی حدیث نہیں لی۔ ابوحنیفہ نے انہیں مجھول کہا ہے اور ابن حزم نے بھی انہیں مجھول بتلایا ہے۔ میزان الاعتدال جلد دوم ص ۱۰۵ سلسلہ ۳۰۲ میں یہی لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ان سے کوئی روایت نہیں کی۔ اور ابن حزم نے انہیں مجھول بتلایا، ان کے بارے میں امام ابوحنیفہ نے فرمایا وروی ان ابا حنیفة لما دخل بغداد قال فی مناظرة وقعت بینہ و بین اهل بغداد ان زید بن عیاش من لا یقبل حدیثہ واستحسن هذا الطعن منه اهل الحدیث۔ یعنی روایت کی گئی ہے کہ امام ابوحنیفہ جب شہر بغداد میں وارد ہوئے تو ان سے اور اہل بغداد سے مناظرہ ہوا اور اثنا گفتگو میں امام ابوحنیفہ نے کہا کہ زید بن عیاش ان لوگوں میں سے ہے جس کی حدیث ناقابل قبول ہے تمام اہل حدیث نے ان کے اس طعن کو پسند کیا۔ المبسوط شمس الدین السرخسی حنفی متوفی ۴۸۳ھ جلد ۱۲ ص ۱۸۵ طبع دارالمعرف بیروت۔

### سری بن اسماعیل الکوفی

السری: مورخ طبری نے اپنی تاریخ جلد ۳ ص ۲۹۳ پر سری کے باپ کا نام یحییٰ بیان کیا ہے سری نام کے بہت لوگ گزرے ہیں جن کے باپ کا نام بھی یحییٰ تھا اس لئے قطعیت کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کون سری ہے جس نے عبد اللہ بن سبا کے روایت کو بیان کیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم صرف دوسری کے مختصر حالات پیش کریں گے:

سری بن یحییٰ بن ایاس: ان کی وفات ۱۶۷ھ میں طبری کی پیدائش سے ۷۷ سال قبل ہوئی اس لئے طبری نے ان سے براہ راست کوئی روایت نہیں لی۔ اگر ان کے اور طبری کے درمیان کوئی اور راوی ہوا ہوگا تو طبری نے اس کا ذکر نہیں

کیا۔ لہذا یہ سہی جس کا طبری نے ذکر کیا ہے کوئی اور ہے، اور اگر یہی ہیں تو میزان الاعتدال میں جلد ۲ ص ۱۱۸ سلسلہ ۳۰۹۳۔ ابو الفتح الأذدی نے حدیثہ منکر یعنی ان کی حدیثوں کا انکار کیا ہے۔۔ ایک دوسرا سہی ہے۔  
السری بن اسماعیل الکوفی

السری بن اسماعیل الکوفی: علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۱۱۷ سلسلہ ۳۰۸۷ میں، اور ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ۳ ص ۲۷۱ سلسلہ ۲۲۹۵، نے لکھا کہ امام احمد نے کہا کہ لوگ ان کی حدیثوں کو ترک کریں، امام نسائی نے متروک کہا، عباس نے یحییٰ کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہے، ابن معین نے بھی یہی کہا ہے، اور کہا کہ اس کی حدیث ضعیف ہیں، آبی داود نے بھی انہیں ضعیف اور متروک کہا ہے۔ ابن حبان نے کہا کہ یہ اسناد حدیث میں الٹ پلٹ کرتا تھا۔

### سعید بن المسیب

مسیب بن حزن اپنے باپ حزن کے ساتھ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے۔ جب حزن مسلمان ہوئے تو رسول اکرم نے ان سے اپنا نام بدلنے کے لئے کہا تو انہوں نے انکار کیا۔ اور اس وقت مسیب بہت کم سن تھے۔ سعید بن المسیب حضرت عمر کے فوت ہونے کے ۲ سال بعد پیدا ہوئے۔ یعنی ۲۲ یا ۲۵ ہجری میں اس طرح سے یہ نام ممکن ہے کہ انہوں نے یا ان کے باپ نے حضرت ابوطالب کو دیکھا بھی ہوگا۔ جب ان کو کسی وجہ سے سزا دی جا رہی تھی تو مروان ابن حکم نے اپنی سفارش سے ان کو چھڑالیا تھا اور انھوں نے زندگی بھر کبھی بنی امیہ کی برائی میں کچھ نہیں کہا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۱۵۳، تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص ۶۲)۔

سعید بن المسیب کے تعارف میں ایک بات قابل تحریر ہے کہ یہ ابوہریرہ مشہور حدیث ساز ہستی کے واحد داماد تھے۔ حضرت علی اور خاندان حضرت علی سے ان کی دشمنی اور معاویہ کی اور بنی امیہ کی دوستی اور سرپرستی اظہر من الشمس ہے۔ سعید ابن مسیب کے اعتقاد اور معاویہ پروری کا ثبوت ملاحظہ ہو۔

ابن وہب نے مالک سے بحوالہ زہری بیان کیا ہے کہ میں نے سعید بن المسیب سے رسول اللہ کے اصحاب کے متعلق پوچھا تو سعید بن المسیب نے کہا زہری سنو جو شخص حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی کا محب ہونے کی حالت میں مرے گا اور عشرہ مبشرہ کے جنتی ہونے کی شہادت دے گا اور حضرت معاویہ کو رحمہ اللہ کہے گا اللہ اس پر حساب میں روز قیامت سختی نہیں کرے گا۔ تاریخ ابن کثیر البدایہ والنہایہ جلد ہشتم ص ۹۹۰ طبع نفیس اکیڈمی کراچی۔

عن حبیب بن ہند الاسلمی قال قال لی سعید بن المسیب : انما الخلفاء ثلاثہ، قلت : من ؟ قال ابوبکر، عمر و عمر (ابن عبدالعزیز)۔ حبیب بن ہند کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے کہا خلفاء صرف تین ہی ہیں۔ میں نے پوچھا کون؟ تو کہا ابوبکر، عمر اور عمر (یعنی عمر ابن عبدالعزیز) کنز العمال جلد ۱۳ ص ۲۷۸۹ سلسلہ ۳ اور ۳۷۸۵، تاریخ ابن عساکر ج ۴ ص ۱۸۸۔ سعید بن المسیب کہتے ہیں ”معاویہ کے تمام کام فی اللہ تھے اس لئے مجھے اُمید ہے کہ اللہ اس پر عذاب نہیں کرے گا“ اعیان الشیعہ جلد ۳ ص ۸۰۔ اس سلسلے میں ایک واقعہ جس کو ابن ابی الحدید معتزلی نے اپنی کتاب شرح النهج البلاغہ جلد ۴ ص ۱۰۲ میں تحریر کیا ہے کہ:

عبدالرحمن بن الاسود نے ابوداؤد ہمدانی سے نقل کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ میں سعید ابن مسیب کے پاس بیٹھا تھا کہ عمر ابن علی ابن ابی طالب آگئے، سعید نے اُن سے کہا کہ: آپ اپنے بھائیوں کی طرح مسجد میں کیوں نہیں آتے آپ کے بھائیوں کی آمد و رفت مسجد میں زیادہ رہتی ہے، حضرت عمر ابن علی نے فرمایا ”کیا یہ بھی ضروری ہے کہ“ میں جب مسجد میں آؤں تو تم کو اس کا گواہ بناؤں؟“۔ سعید نے کہا ”ناراض نہ ہوں اس لئے کہ میں نے آپ کے والد سے سنا کہ میرے لئے (حضرت علیؑ) اور اولاد عبدالمطلب کے لئے ایک ایسا مرتبہ ہے جو پوری کائنات میں سب سے افضل ہے۔“ حضرت عمر ابن علی نے فرمایا ”میرے باپ نے یہ بھی کہا تھا“ اگر کوئی کلمہ حق کسی منافق کے دل تک پہنچ گیا ہے تو وہ مرنے سے پہلے ہی اُس کو ظاہر کر دے گا سعید بن المسیب نے یہ سُن کر کہا کہ ”آپ نے مجھ کو منافق بنا دیا

”حضرت عمر ابن علی نے فرمایا ”جو کچھ مجھ کو کہنا تھا وہ کہہ دیا“۔ یہ کہہ کر آپ وہاں سے چلے گئے۔

سعید بن مسیب سے ایک روایت ہے اللیث، عن یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب: وقعت الفتنة الأولى یعنی مقتل عثمان فلم تبقي من اصحاب بدر أحد، پہلا فساد جو اسلام میں ہوا وہ قتل عثمان ہے جس کے بعد اہل بدر میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔ صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ بدر حدیث ۳۵۸۔ علامہ وحید الزمان مترجم صحاح ستہ اس حدیث کے ذیل لکھتے ہیں یہ سعید بن المسیب کی صریح غلطی ہے اس لئے کہ اولاً عثمان غزوہ بدر میں شریک ہی نہیں تھے اس لئے اہل بدر میں یہ شمار بھی نہیں ہو سکتے دوسرے یہ کہ بعد قتل عثمان اُس وقت بدر کے نامور غازی حضرت علیؓ زندہ تھے اور اُن کے علاوہ زبیر، طلحہ، سعد ابن ابی وقاص بھی زندہ تھے۔ اس غلط بیانی کا مقصد صرف یہ تھا کہ کس طرح بنی اُمیہ کی وفاداری کا اظہار ہو جائے۔

### سفیان بن عیینہ

ابن أعین: اصلی نام سفیان بن عیینہ ہے۔ ان کے بارے یہ مذکور ہے کہ یہ احادیث میں تدلیس بھی کرتے تھے اور غلطیاں بھی کرتے تھے۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۱۷۰۔ سلسلہ نمبر ۳۳۲۔

### سفیان ثوری

سفیان ثوری کا مکمل نام ابو بکر بن محمد بن مسلم سفیان بن سعید الکوفی ابو عبد اللہ بن مسروق متوفی ۱۶۲ھ۔ میزان الاعتدال میں ذہبی نے جب ان کے بارے میں لکھا تو سفیان بن سعید بن مسروق لکھا اور اس طرح ان کا تعارف کرایا ہے کان یدلس عن الضعفاء،



اور پھر لکھتا ہے کہ یدلس و یکتب عن الکاذبین۔ یہ جعل ساز تھا اور الضعفاء میں شمار ہوتا تھا، اور جھوٹ لکھنے والوں میں تھا۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۱۶۹ سلسلہ نمبر ۳۳۲ طبع دار الفکر بیروت -

قال ابن المبارک حدث سفیان بحديث جئته وهو یدلسه فلما رأی استحي وقال نرويه عنك۔  
ابن مبارک کہتے ہیں کہ ایک دن سفیان ایک روایت میں خرد برد کر رہا تھا دفعتاً مجھے دیکھا تو شرما گیا کہنے لگا میں اس حدیث کو آپ کی طرف منسوب کرتا ہوں۔  
فریانی راوی ہیں کہ سفیان ثوری یہ کہتے تھے کہ: ہم نے جس طرح حدیث کو سنا اور اسی طرح بیان کریں یا کرنا چاہیں تو ایک حدیث بھی بیان نہیں کر سکتے۔ تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۱۷۴ (اردو) طبع اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور  
ابن معین کا قول کہ سفیان کی روایتیں مثل ہوا کے ہیں۔ تھذیب التھذیب ج ۳ ص ۱۴۰۰ ابن حجر عسقلانی طبع دار الفکر بیروت لبنان۔

### سلیمان بن موسیٰ

سلیمان بن موسیٰ الاسدی: ان کے بارے میں ہے کہ ان کے بیان کردہ احادیث میں اضطراب ہے اور نسائی نے انہیں ضعیف الاحادیث بتلایا ہے۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۲۵۔

### سیف بن عمر الضبی

سیف بن عمر: ان کو ضبی اسدی بھی کہتے ہیں اور تمیمی برجمی سعدی کوفی بھی کہتے ہیں۔ علمائے حدیث اور علم رجال ہر ایک نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا، کاذب اور زندقہ تھا۔ یہ سیدھا میں فوت ہوا۔ ان کا ذکر عبد اللہ بن سبا کے سلسلہ روایت میں راوی سری کے ساتھ ساتھ مذکور ہے۔

تفصیل کے لئے علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۵۵: ابن حجر تہذیب  
التہذیب جلد ۳ ص ۵۸۳ ملاحظہ ہو۔

### طلحة بن عبيد الله بن عثمان التيمي القرشي

طلحہ یہ بھی حضرت ابوبکر کے داماد تھے۔ ان کی زوجہ کا نام ام کلثوم بنت ابوبکر۔  
طبقات ابن سعد حالات طلحة بن عبيد الله جلد ۵ ص ۱۹۴ نفیس اکیڈمی  
پاکستان۔ کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۱۲ سلسلہ ۳۵۶۶۰، الکامل عبد اللہ بن عدی  
ج ۳۰ ص ۲۱ وغیرہ۔ ان کی ایک دختر کا نام بھی عائشہ تھا۔ ابن عساکر ج ۶۹  
ص ۲۴۸، تہذیب التہذیب ج ۱۲ ص ۳۸۷۔ یہ حضرت عمر کی خلافت پر راضی  
نہیں تھے چنانچہ جب انہیں معلوم ہوا کہ ابوبکر نے حضرت عمر کے لئے وصیت کی  
ہے تو یہ حضرت ابوبکر کے پاس گئے۔ ابوبکر سے کہا کہ آپ نے عمر کو خلیفہ مقرر کیا  
ہے حالانکہ آپ کی موجودگی میں لوگوں کو ان سے کیا کیا تکلیفیں پہنچتی رہی ہیں جب  
سب کچھ ان کے ہاتھ میں ہوگا تو نہ جانے کیا کیفیت ہوگی۔ آپ خدا کے سامنے  
جار ہے ہیں وہ آپ سے آپ کی رعایا کے حقوق کے متعلق باز پرس کرے گا۔ طبری  
جلد دوم ص ۲۵۷ نفیس اکیڈمی پاکستان۔ طبری عربی جلد ۲ ص ۶۲۱۔ جب حضرت  
عمر ابن خطاب وقت آخر اپنی جانشینی کے لئے شوری کا انتظام کر رہے تھے تو حضرت  
عمر نے طلحہ سے پوچھا: کچھ کہوں یا چپ رہوں؟ عمر نے کہا اچھا سنو میں تمہیں  
اُس دن سے جانتا ہوں جس دن تمہاری انگلی اُحد میں کام آئی اور تمہارا ہاتھ شل ہو گیا۔  
اور تمہاری ہوس پرستی اور قوت بے بسی سے بھی واقف ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی  
وفات ہوئی اور وہ تم سے ناراض گئے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ جب آیت حجاب  
نازل ہوئی تو طلحہ نے کہا تھا اس آیت کے اُترنے سے کیا فائدہ جب رسول اللہ  
ﷺ فوت ہو جائیں گے تو ہم عائشہ سے شادی کریں گے۔ ملاحظہ ہو تفسیر جلالین  
سیوطی ص ۶۸۸: درمنثور جلد ۵ ص ۲۱۴: طبقات ابن سعد اردو جلد ۸ ص ۲۸۰  
عربی جلد ۸ ص ۲۰۱)۔

حضرت عثمان نے اپنے قتل سے پہلے یہ کہا تھا کہ : اے اللہ مجھ کو طلحہ کے شر سے بچالے میرے قتل پر اس نے لوگوں کو آمادہ کیا ہے اور ابھارا ہے۔ طبری اردو جلد سوم ص ۴۵۹؛ تاریخ کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۱۰۸ طبع مصر۔

جب حضرت عائشہ جنگ جمل کے لئے روانہ ہوئیں تو راستے میں کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنیں تو انہوں نے پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے تو انہیں نے بتایا حوآب ہے۔ انہیں فوراً آنحضرت ﷺ کی حدیث یاد آئی اور کہا کہ اونٹ کو یہیں بٹھاؤ میں آگے جانے والی نہیں۔

اس وقت زبیر اور طلحہ پچاس آدمیوں کو لے کر عائشہ کے پاس آئے اور ان لوگوں نے ان کے سامنے شہادت دی کہ یہ حوآب نہیں ہے۔ اور یہ کہ جس نے آپ کو یہ اطلاع دی وہ جھوٹا ہے۔ علامہ شعبی کہتے ہیں اسلام میں یہ پہلی جھوٹی شہادت (گواہی) ہے۔ (شرح نہج البلاغۃ ج ۹ ص ۳۱۱؛ الامامة والسياسة ابن القتيبة دینوری متوفی ۲۶۷ھ ج ۱ ص ۸۳؛ البدایة والنهاية ابن کثیر ج ۷ ص ۲۵۹؛ مروج الذهب مسعودی ج ۲ ص ۲۹۵)؛ سیرۃ حلبیہ (اردو جلد ۳ ص ۳۴۵۔

ورعی مروان بن الحکم طلحہ بسہم فقتله وکلاهما کانامع عائشة قيل انه طلب بذالك اخذ ثار عظماء لانه نسبته الى انه اعان على قتل عثمان: مروان نے طلحہ کو ایسا تیر مارا کہ طلحہ مر گئے حالانکہ طلحہ اور مروان دونوں لشکر عائشہ میں ساتھ تھے کہا گیا ہے کہ سب مروان کے قتل کرنے کا یہ تھا اُس نے خون عثمان کا طلحہ سے انتقام لیا تھا اس لئے طلحہ کی طرف یہ نسبت دی گئی کہ طلحہ نے اعانت کی قتل عثمان میں۔ تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۱۱۲، تاریخ ابو الفدا ج ۱ ص ۱۷۴ طبع مصر۔

لم یکن احد من اصحاب النبی اشد علی عثمان من طلحه: ابن عوف ابن سمرین سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب رسول میں عثمان پر سختی کرنے والوں

میں طلحہ سے زیادہ کوئی نہ تھا۔ عقد فرید ج ۳ ص ۸۶  
 تہذیب المتہذیب حالات طلحہ ج ۵ ص ۲۲ میں نے عبد الملک بن مروان سے سنا وہ  
 کہتے تھے کہ اگر مروان مجھ سے یہ نہ کہتے کہ میں نے طلحہ کو قتل کیا تو میں اولاد طلحہ میں  
 سے کسی ایک کو بھی بعوض قتل عثمان زندہ نہیں رکھتا۔ اسی صفحہ پر آگے مذکور ہے کہ  
 موسیٰ طلحہ کا بیٹا ولید کے پاس آیا تو ولید نے کہا کہ تمہارے باپ قاتل ہیں عثمان کے  
 میں نے تمہارے قتل کا قصد کیا تھا اگر میرے باپ یہ خبر نہ دیتے ہوتے کہ  
 مروان نے طلحہ کو قتل کیا تھا تو ضرور تم کو قتل کرتا۔

جب عثمان مارے گئے اور طلحہ زبیر اور عائشہ خون عثمان کا کا انتقام لینے بصرہ گئے تو  
 مروان بھی اُن کے ساتھ ہو گیا، جب سب لوگ بھاگ رہے تھے تو مروان نے کو  
 طلحہ دیکھا اور کہا: واللہ عثمان کے خون کا ذمہ دار یہی ہے یہی اُن پر سخت تھا میں  
 آنکھ سے دیکھنے کے بعد اور کوئی شہادت کا طالب نہیں ہوں۔ ایک تیر نکالا اور مارا  
 اور وہ قتل ہو گئے۔ طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۵۵

ایک جوان نے محمد بن طلحہ (طلحہ کے بیٹے) سے سوال کیا کہ عثمان کے قتل کے ذمہ  
 دار کون ہیں۔ اس پر محمد بن طلحہ نے کہا ایک تنہائی اُس پر ہے جو ہو وچ پر بیٹھی ہے  
 (عائشہ) اور ایک تنہائی اس پر جو سرخ اونٹ پر بیٹھا ہے یعنی میرا باپ طلحہ۔ طبری  
 جلد سوم ص ۸۹

ان تمام روایتوں سے یہ بالکل واضح ہے کہ قتل عثمان میں طلحہ ضرور شریک تھے۔ اب  
 ایک طرف عثمان اور دوسری جانب قاتل عثمان طلحہ کیا دونوں رضی اللہ عنہ؟ کیا دونوں  
 جنتی ہیں؟ فیصلہ آپ کریں۔

## عائشہ بنت ابی بکر

حضرت عائشہ بنت ابوبکر: جنہیں اہلبیت رسولؐ سے اور  
 خصوصاً حضرت علیؑ سے عداوت تھی جس کا اظہار انہوں نے حکم خدا کے خلاف جمل  
 میں کھلے میدان میں حضرت علیؑ کے مد مقابل ہو کر کیا۔

حدثنا موسى بن اسماعيل: حدثنا جويرة: عن نافع عن عبد الله بن عمر قال: قام النبي ﷺ خطيباً فأشار نحو مسكن عائشة فقال: ها هنا الفتنة، ثلاثاً، من حيث يطلع قرن الشيطان: صحيح بخاری عربی جلد ۴ صفحہ ۴۶ طبع دار الفکر بیروت لبنان۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویرہ نے انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبد اللہ ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور عائشہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا اور تین بار فرمایا: ادھر سے فتنے (دین کے فساد) نکلیں گے۔ یہیں سے شیطان کے سر نمودار ہوئے۔ (مترجم علامہ وحید الزمان) تیسرے الباری ترجمہ و شرح صحیح بخاری اعتقاد پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی۔ جلد چہارم، صفحہ ۲۵۲۔ کتاب الجہاد والسیر باب ما جاء فی بیوت ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب المنجد لغت عربی اردو طبع دار الاشاعت لاہور جس کی ترجمہ دیوبند اور مصر کے ۱۱ علماء نے کی ہے صفحہ ۷۹۸، قرن الشیطان کے معنی ”شیطان کے تابع لوگ“ لکھا ہے۔ یہ ذہن نشین رہے کہ رسول اکرم نے یہ خطبہ میں فرمایا ہے اور خطبہ سرکاری کام ہے اس کا ذاتیات سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ کار رسالت ہے اور یہ وہ نبی ہے کہ جس کے بارے میں قرآن گواہی دے رہا ہے کہ بغیر وحی کے یہ بات ہی نہیں کرتا۔ اس وقت آپؐ نے جو کچھ فرمایا وہ حکم خدا سے تھا۔

Volume 4, Book 53, Number 336:

Narrated 'Abdullah:

The Prophet stood up and delivered a sermon, and pointing to 'Aisha's house (i.e. eastwards), he said thrice, "Affliction (will appear from) here," and, "from where the side of the Satan's head comes out (i.e. from the East)."

عائشہ کا عقد رسول اللہ سے پہلے جبیر بن مطعم کے ساتھ ہو چکا تھا (ترجمہ جواد دوین کیا گیا وہ یہ کہ ”منسوب تھیں“۔ عربی کتاب میں یہ تحریر ہے عن عبد اللہ بن نمیر عن الاجلح عن عبد اللہ بن ابی ملیکہ قال خطب رسول اللہ ﷺ عائشہ بنت ابی بکر فقال انی کنت اعطيتها مطعها لابنه

قد عنی حتی اسلها منهم فاستسلها منهم فطلقها فتزوجها رسول اللہ ﷺ طبقات ابن سعد عربی ج ۸ ص ۵۹ مطبع دار صدر بیروت۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر سے عائشہ کے بارے میں (بات کی) تو ابوبکر نے کہا اس کو تو میں ابن مطعم جبیر کے حوالے کر چکا پھر جبیر نے طلاق دی اور وہ رسول اللہ کے ساتھ بیاہی گئیں۔ طبقات ابن سعد اردو طبع نفیس اکیڈمی کراچی حصہ ہشتم ص ۸۳

مورخ یعقوبی اپنی تاریخ جلد ۲ ص ۱۷۵ طبع دار صدر بیروت میں لکھتے ہیں: وکان بین عثمان وعائشۃ منافرة وذلك انه نقصها مما كان يعطيها عمر ابن الخطاب وصيرها اسوة غيرها من نساء رسول الله: یعنی عثمان اور عائشہ کے درمیان نفرت تھی اس لئے عمر ابن خطاب جو وظیفہ دیا کرتے تھے وہ عثمان نے کم کر دیا اور جتنا دوسری ازواج رسول اللہ کو ملتا تھا اتنا ہی انھیں دینے لگے۔ چنانچہ جب یہ قتل عثمان کا بدلہ لینے کے لئے نکلیں، تو عبید اللہ ابن ابی سلمہ نے تعجب سے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ آپ تو عثمان کے بارے میں علانیہ بار بار کہا کرتی تھیں اس نعتل (ایک یہودی) کو قتل کر ڈالو یہ کافر ہو گیا اقتلو ان عثلاً فقد

کفر۔ طبری واقعات ۳۶ ہجری ج ۳ ص ۴۷۷؛ الامامة والسياسة ابن قتيبيه دينوري ج ۱ ص ۵۱، ۵۲؛ ابن عساكر ترجمه الامام الحسن ص ۱۹۷؛ النهاية في غريب الحديث ج ۵ ص ۸۰؛ لسان العرب ۱۳ الامام العلامة ابن منظور متوفى ۶۳۰ ص ۶۷۰؛ تاج العروس ج ۸ ص ۱۳۱؛ أسد الغابة في معرفة الصحابة ابن الاثير جلد ۳ حالات صخر بن قيس طبع الشغب؛ المحصول في علم اصول

الفقه فخر الدین رازی جلد ۴ ص ۳۳۳ طبع موسستہ الرسالہ بیروت؛ الفتنة وقعة الجبل ص ۱۱۵ سیف بن عمر الضبی متوفی ۲۰۰ھ طبع دار النفائس بیروت؛ انسان العیون فی سیرة الامین المأمون تألیف علی بن برهان الدین الحلبي الشافعی متوفی ۹۷۵ھ جلد الثالث طبع مصطفى البابي الحلبي بمصر ص ۳۵۶؛ اعلام النساء فی عالمی العرب والاسلام ص ۳۲ الجز الثالث تألیف عمر رضا كحاله طبع الهاشمية دمشق؛ الكامل فی التاريخ ابن الاثير الجزری متوفی ۶۳۰ھ ص ۱۰۰ جلد ثالث طبع دار لکتاب العلمیہ بیروت لبنان؛ روضته الاحباب جلد سوم ص ۱۶؛ التمهيد والبيان فی مقتل الشهيد عثمان تألیف محمد بن یحیی بن ابی بکر الاشعري متوفی ۶۷۲ھ طبع دار الثقافة بیروت لبنان ص ۲۲۸۔

عائشہ سے مروی ہے کہ جس وقت عثمان قتل ہوئے تو انہوں نے کہا کہ تم لوگوں نے انہیں میل کچیل سے پاک صاف کپڑے کی طرح کر دیا (یعنی پہلے گندے تھے اور اب پاک صاف ہو گئے تھے) ان کو مینڈھے کی طرح ذبح کر دیا۔ مسروق نے کہا کہ یہ آپ ہی کا عمل ہے آپ نے لوگوں کو لکھ کر ان پر خروج کرنے کا حکم دیا۔ طبقات ابن سعد (اردو) جلد دوم ص ۱۷۷۔ انساب الاشراف بلاذری جلد ۶ ص ۲۲۷

جب عثمان کے قتل کی اطلاع عائشہ کو ملی تو انہوں نے روتے ہوئے کہا عثمان پر اللہ رحم کرے وہ قتل ہو گئے۔ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے کہا تم ہی لوگوں کو ان کے (عثمان) کے خلاف درغلاتی تھیں اور آج رورہی ہو۔ فقال لها عمار یاسر: أنت بالأسس تعرضین علیہ ثم أنت الیوم تبکینہ۔ الامامة والسياسة دینوری جلد اول ص ۱۷۷ اور ص ۶۶؛ انساب الاشراف البلاذری ج ۵ ص ۷۰، ۷۵، ۹۱؛

طبقات ابن سعد طبع لیدن ج ۵ ص ۲۵؛ طبری ص ۵: ۱۴۰، ۱۶۶، ۱۷۲، ۱۷۶۔ اور  
ایک روایت ہے کہ یہ حضرت ام المومنین ام سلمہ نے حضرت عائشہ سے فرمایا تھا  
۔ شرح نہج البلاغہ جلد ۵ ص ۲۱۷۔

جب عثمان محصور ہو گئے تو عائشہ نے حج کا ارادہ کیا مروان، زید بن ثابت اور دیگر  
لوگ عائشہ کے پاس آئے اور کہا آپ (عائشہ) حج کا ارادہ ملتوی کر دیتیں تو بہتر  
ہوتا اس لئے کہ آپ دیکھ رہی ہیں امیر المومنین (عثمان) محصور ہیں اور آپ کی  
موجودگی میں ان سے محاصرہ دور ہو جائے گا۔ اس پر عائشہ نے کہا میں اپنی سواری  
میں بیٹھ چکی ہوں اب میں اُسے رکنے والی نہیں۔ ان لوگوں نے پھر درخواست کی  
، عائشہ نے وہی جواب دیا اس پر مروان نے کہا: و حرق قیس علی البلاد ::  
حتی اذا ما استعرت اجذنا یعنی قیس نے شہروں کو آگ لگا دی یہاں تک کہ  
جب آگ بھڑک جائیگی تو اسے بجھا دے گا۔ (یعنی خود ہی آگ لگایا اور خود ہی  
بجھائے گا)۔ اس پر عائشہ نے کہا اس شعر کو مجھ پر صادق کرنے والے اگر تمہارے  
اور تمہارے ان ساتھی (عثمان) کے جن کے معاملے نے تمہیں مشقت میں ڈالا ہے  
دونوں کے پاؤں میں اگر چکی بندھی ہو اور تم دونوں کو میں سمندر میں ڈوبتا ہوا دیکھوں  
تب بھی مجھے مکہ جانا پسند ہے۔ طبقات ابن سعد (ج ۵ ص ۵۴ اردو)؛ عربی  
ج ۵ ص ۳۷؛ تاریخ مدینہ عمر بن شبہ النمیری متوفی ۲۱۲ھ ص

۱۱۷۲؛

انك سدة بين رسول الله و امتة: جب عائشہ بصرہ جانے لگیں تو حضرت  
ام سلمہؓ نے فرمایا کہ تم رکاوٹ ہو رسول اللہ میں اور انکی امت میں۔ غریب  
الحديث ابن قتيبة ج ۲ ص ۱۸۲، الاحتجاج طبرسی ج ۱ ص ۲۴۴،  
بلاغات النساء ابن طيفور متوفی ۳۸۰ھ ص ۷، تاج العروس ج ۲  
ص ۳۷۴؛ لغات الحديث علامہ وحید الزمان باب "س" ص ۶۹۔  
سكن الله عقيرك فلا تصحيرها: اللہ نے تمہارے نفس کو پردہ میں رکھنے



کا حکم دیا اب اس کو جنگل جنگل میں مت نکالو۔  
 یہ حضرت ام سلمہؓ نے عائشہؓ سے کہا جب وہ بصرہ جانے کی تیاری کر رہی تھیں۔  
 النهاية فی غریب الحدیث ج ۳ ص ۱۲؛ غریب الحدیث ابن قتیبہ  
 ص ۱۸۲۔ لغات الحدیث علامہ وحید الزمان باب ”س“ ص ۱۵۴  
 قالت لعائشة ان رسول الله ﷺ نهاك عن الفرطة في الدين: حضرت  
 ام سلمہؓ نے عائشہؓ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں دین کے کاموں میں حد سے زیادہ  
 بڑھ جانے سے منع کیا (یعنی غلو اور افراط سے) النهاية فی غریب الحدیث ابن الاثیر  
 ج ۳ ص ۴۳۴؛ لسان العرب ج ۷، ص ۶۸۳۔ لغات الحدیث علامہ وحید الزمان  
 ص ۵۳۔

حضرت عائشہؓ کا یہ اقرار کہ: مجھ میں اور علیؓ میں ہمیشہ سے عداوت رہی ہے۔ ما کان  
 ببینی وبين علي الا كما يكون بين الاحماء فقال ابو جعفر (طبری)  
 افلا تذکر ما کان فی حدیث الافک۔ تاریخ مدینہ و دمشق ابن عساکر ج ۲؛  
 تاریخ طبری جلد ۳ ص ۵۴۷ (عربی)، اردو جلد سوم ص ۲۰۶ طبع نفیس اکیڈمی  
 کراچی؛ فتح الباری ابن حجر ج ۹ ص ۲۷۷؛ الفتنة ووقعة الجمل سيف بن عمر  
 الحنبلي ص ۱۸۳؛ الهداية والنهاية ابن کثیر عربی ج ۷ ص ۷۷۷ (اردو ترجمہ سے  
 یہ حدیث نکال دی گئی) الانوار العلوية الشيخ جعفر النقدي ص ۱۶۷۔  
 ایک اور واقعہ جس میں عائشہؓ نے بغض علیؓ کا اظہار کیا وہ یہ کہ حضرت عائشہؓ نے  
 روایت بیان کی کہ رسول اکرمؐ مریض تھے نماز پڑھانے ابو بکرؓ نکلے۔ آنحضرتؐ نے  
 اپنا مزاج ہلکا پایا تو دو آدمیوں پر سہارا دیتے ہوئے باہر برآمد ہوئے۔ آپؐ کے پیر  
 زمین پر لکیر دیتے جارہے تھے اور آپؐ، عباسؓ اور ایک آدمی کے درمیان تھے۔  
 راوی نے کہا یہ روایت عائشہؓ کی میں نے عبد اللہ ابن عباسؓ سے بیان کی تو انہوں  
 نے پوچھا تم جانتے دوسرا آدمی جس کا نام عائشہؓ نے نہیں لیا کون تھا؟ راوی کہا  
 نہیں تو عبد اللہ ابن عباسؓ نے کہا وہ دوسرے آدمی علیؓ تھے جس کا نام عائشہؓ نے  
 لینا تک گوارا نہیں کیا۔ صحیح بخاری کتاب الاذان باب حد المریض  
 ان یشہد الجماعة باب ۴۲۹ حدیث ۶۳۱ صحیح بخاری باب انما جعل

الامر ليو ترجمہ باب ۴۴۱ حدیث ۶۵۲۔

چنانچہ طبقات ابن سعد جلد دوم ص ۲۸۰ نفیس اکیڈمی میں ہے کہ اس کے بعد عبد اللہ ابن عباس نے کہا کہ۔ ہو علی، ان عائشہ لا تطیب لہ لنفسا بخیر۔ علی ابن ابی طالب کے کسی عمل خیر سے عائشہ کا دل خوش نہیں ہوتا تھا۔ مسند احمد ابن حنبل جلد ۶ ص ۲۲۸؛ المصنف عبد الرزاق الصنائع متوفی ۲۱۱ھ جلد ۵ ص ۴۳۰۔

آنحضرتؐ نے دیکھا کہ عائشہ، حضرت فاطمہؑ سے جھگڑ رہی ہیں تو ارشاد فرمایا ”حمیرا! تو میری بیٹی فاطمہؑ کا پیچھا نہیں چھوڑتی؟“۔ تیسیر الباری تفسیر صحیح بخاری جلد ۷ باب کتاب النکاح حدیث حسن معشرہ ص ۱۰۷۔ مترجم کا نوٹ قابل ملاحظہ ہے۔ حضرت عائشہؓ کا خود اقرار کہ وہ کسی عورت پر اتنا حسد نہیں کرتی تھیں جتنا حضرت خدیجہ سے۔ چنانچہ یہ کہتی تھیں ”وہ بڑھی جس کے منہ دانت نہیں، سرخ مسوڑے والی۔“ صحیح بخاری جلد ۲ باب ۴۳۳ حدیث ۱۰۰۵، ۱۰۰۷۔

جب حضرت علیؑ کی شہادت کی خبر سنی تو عائشہؓ نے یہ شعر پڑھا: فالقت عصاها واستقرت بها النوى :: کہا عینا بالایاب المسافر (اُس نے اپنی لاٹھی ٹیک دی اور جدائی کو قرار مل گیا جس طرح مسافر کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اس پر زینب بنت ابی سلمہ نے کہا آپ علیؑ کے بارے میں ایسا کہہ رہی ہیں اس پر عائشہؓ نے جواب دیا میں جب بھول جایا کروں تو تم یاد دلایا کرو۔ تاریخ طبری اردو جلد ۳ ص ۴۴۵۔ طبقات ابن سعد جلد سوم ص ۱۱۵۹ اردو نفیس اکیڈمی کراچی۔

مسرورق کی روایت ہے کہ پھر ایک غلام داخل ہوا جس کا نام عبد الرحمن تھا۔ میں نے پوچھا آپ نے اس کا یہ نام کیوں رکھا؟ تو عائشہؓ نے جواب دیا علیؑ کے قاتل عبد الرحمن ابن ابی بکرؓ کی محبت میں۔ الجمل ضامر بن الشد قم مدنی ص ۲۷؛ الجمل شیخ مفیدؒ ص ۸۴۔ جب حضرت امام حسن مجتبیٰؑ کو روضہ رسولؐ اکرم میں دفن کرنا چاہا تو عائشہؓ نے کہا یہ میرا گھر ہے اور یہاں دفن نہیں کر سکتے۔

کتاب المختصر فی اخبار البشر تالیف ابی الفداء جزو ثانی ص ۹۰ طبع دار لفکر بیروت چنانچہ جب یہ نچر پر بیٹھ کر باہر آئیں تو عبد اللہ ابن عباسؓ

نے یہ شعر پڑھے۔

تَجَلَّيْتُ، تَبَغَّلْتُ وَلَوْ عَشْرَةَ تَفِيلَتٍ  
لَكَ التَّسْعُ مِنَ الثَّمَنِ، وَبِالْكُلِّ تَصْرَفْتُ  
ایک وقت اونٹ پر نکل آئیں (جمل میں) آج نچر پر اور اب آئندہ ہاتھی پر نکلنا باقی  
ہے۔ وضو النبی شہرستانی جلد ۱ ص ۲۳۶۔ الايضاح فضل بن  
شاذان رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۶۲ متوفی ۲۶۰ھ۔

حضرت عائشہ کو پسند نہیں تھا کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ سامنے آئیں چنانچہ وہ ان  
سردارانِ جنت سے پردہ کرتی تھیں۔ عبداللہ ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ پردہ صحیح  
نہیں ہے۔ طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۹۹ نفیس اکیڈمی کراچی۔  
یہ وہی زوہر رسول اکرمؐ ہے جن کے بارے سورہ تحریم میں کھلم کھلایا اعلان ہے کہ  
تمہارے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں جس کا ذکر تمام تفسیر اور سیر کی کتابوں میں موجود  
ہے مثلاً صحیح بخاری باب ۸۷۹ حدیث ۲۰۱۵۔ بھلا جس انسان کا دل باوجود قربت  
رسولؐ کے ٹیڑھا ہو سکتا ہے تو بعد رسول اکرمؐ اُس نے جو بھی کیا اُس پر تعجب نہیں ہونا  
چاہئے۔ چند مثالیں حسب ذیل ہیں فیصلہ آپ کے ذمہ ہے۔

ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ یہ حضرت عائشہ کے پاس آئے اور اُن سے پوچھا کہ  
: ہماری اماں غسل کس سے واجب ہوتا ہے۔ تو حضرت عائشہ نے بجائے اُس کو کسی  
مرد صحابی کے پاس رجوع کروائیں، فرمایا اچھا کیا تو نے اچھے واقف کار سے پوچھا  
۔ اور جو جواب دیا ہم اُس کو تحریر کرنا بھی مناسب نہیں سمجھتے۔ ملاحظہ صحیح مسلم  
شرح نووی جلد اول باب بیان ان الجماع کان فی اول الاسلام ص  
۴۳۸۔

فاغتسلت و بیننا و بینہا ستر : ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ  
میں اور میرا بھائی حضرت عائشہ کے پاس گئے اور غسل جنابت کے بارے میں  
پوچھا کہ رسول اللہؐ کس طرح غسل کرتے تھے؟ انہوں نے ایک برتن منگوا یا جس  
میں ایک صاع بھر پانی تھا اور نہا کر بتلایا اور ہمارے اور اُن کے درمیان پردہ تھا۔  
صحیح مسلم شرح نووی جلد اول باب القدر المستحب من

الماء في غسل الجنابة ص ۲۳۸، تیسیر الباری شرح صحیح بخاری جلد اول ص ۱۸۴۔ مسند امام احمد ابن حنبل جلد ۶ ص ۷۲۔ کیا یہ پردہ برائے نمود تھا Seel (Through)، اور دکھا یا کیا جا رہا تھا؟۔

کیا ایک شریف گھرانے کی خاتون سے ایسے سوال کرنا اور نامحرم کو غسل کر کے بتلانا درست ہے جبکہ اُس دور میں ہزاروں مرد صحابہ کرام موجود ہوں۔ کیا کوئی یہ گوارا کر سکتا ہے کسی کی زوجہ، ماں، بہن، یا بیٹی سے اس قسم کے سوالات کرے یا کسی کو وہ غسل کر کے بتلائے؟۔

حضرت عائشہ کا عمل تھا کہ وہ جب کسی مرد سے پردہ نہیں کرنا چاہتی تھیں تو وہ اُس مرد کو اپنی بھتیجیوں اور بھانجیوں کے پاس روانہ کرتیں اور اُن سے کہتیں کہ اُس مرد کو پانچ بار دودھ چوسادیں۔ حالانکہ وہ مرد بڑی عمر کا ہوتا تھا۔ پھر وہ شخص حضرت عائشہ کے پاس آتا جاتا رہتا۔ آنحضرتؐ کی دوسری ازواج خصوصاً حضرت ام سلمہؓ نے اس پر عمل نہیں کیا اس لئے کہ رضاعت کا تعلق بچپن سے ہے۔ تیسیر الباری شرح بخاری جلد ۵ ص ۲۷۶ باب بدر حدیث ۳۳۵۔ تعجب اُن بھتیجیوں اور بھانجیوں پر ہے جو ایک غیر مرد کو جو کم از کم اس وقت تو اُن کے لئے تو محرم نہیں ہے کیسے اپنا دودھ اُس کے منہ میں دیدیا۔ پھر اُن مردوں کے آمنے سامنے ہوتے رہنے کی خواہش حضرت عائشہ کو کیوں رہتی تھی؟۔

حضرت عائشہؓ نے خود ایک نوجوان کو اپنے پستان کو منہ میں دیا۔ ملاحظہ ہو کتاب فتح المنعم شرح صحیح مسلم الجز الخا مس طبع دار الشروق صفحہ ۶۲۲ و كانت عائشة رضي الله عنها تری أن ارضاع الكبير يحرمه وأرضعت غلاما فعلا کتاب بدیع الفوائد جلد ۴ ص ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲

ان عائشة شرفت جاریة وقالت لعلنا نصید بها بعض فتیان قریش: عائشہ نے ایک لڑکی پالی تھی اس کو آراستہ کیا اور کہا کہ قریش کے نوجوانوں کو اس لڑکی کے ذریعہ شکار کروں گی۔ النہایة فی غریب الحدیث ابن اثیر ج ۲ ص ۵۰۹۔

مے میں حضرت ماریہ کو مقوقس بادشاہ نے رسول اللہ کی خدمت میں روانہ کیا جو

انتہائی حسین تھیں۔ عائشہ سے روایت ہے کہ ٹی ٹی حضرت ماریہ کی خوبصورتی سے جتنا حسد ہوتا تھا تھا کسی اور پر نہیں ہوتا تھا رسول اللہ عموماً اپنا وقت وہیں گزارتے تھے۔ چنانچہ ہم ماریہ کو تنگ اور پریشان کرنے لگے جس کی وجہ سے رسول اللہ نے ماریہ کو دوسری جگہ منتقل کر دیا اور اکثر اپنا وقت وہیں گزارتے تھے جو ہم کو اور شاق گذرا پھر اللہ نے ماریہ سے رسول اللہ کو بیٹا دیا اور ہم اس عطا سے محروم رہے۔

طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۲۹۵۔ جب حضرت ابراہیم (فرزند رسول اکرم) کی ولادت ہوئی تو عائشہ نے یہ الزام لگایا کہ یہ تو اس قبطی کی اولاد تھی جو ان (ماریہ) کے پاس آتا جاتا ہے رسول اللہ نے حضرت علیؑ کو تحقیق کے لئے بھیجا اور وہ شخص ایک درخت پر ڈر کر چڑھ گیا جب اُس نے حضرت علیؑ کے غصہ کی حالت دیکھی گھبرا کر درخت سے گر ا اور اُس کا ستر کھل گیا جس سے پتہ چلا کہ وہ شخص مرد ہی نہیں تھا۔ اسی پر آیت افک اتری تھی جو سورہ نور کی آیت ۱۲ ہے جہاں آیتوں کو لوگ نے اپنے سے منسوب کر لیا اس آیت کو بھی عائشہ سے منسوب کر دیا۔ واقعہ افک جو ۶ ہجری کا بتلایا جاتا ہے۔ اس میں جو نام صفائی میں پیش کئے گئے ہیں اس میں سعد بن معاذ اور عائشہ کی کنیز بریرہ ہیں۔ یہ حدیث جس نے بنائی اُس کو اتنا بھی علم نہیں تھا کہ سعد بن معاذ ۴ ہجری میں فوت ہو گئے تھے اور بریرہ کنیز کو عائشہ نے فتح مکہ کے بعد ۸ ہجری میں خریدا تھا چنانچہ انما اشتريت بريرة بعد الفتحة الباری ج ۸ ص ۳۵۸ میں ہے۔ اس طرح سیرۃ حلبیہ (اردو) ج ۴ ص ۳۳۱۔ کانت تخدم عائشة إما قبل شراؤها لها أو بعده وقبل عتقها لها كان بعد الفتحة۔ تفصیل کے لئے دیکھئے تیسیر الباری شرح صحیح البخاری جلد ۶ باب افک حدیث ۲۷۳ ص ۲۵۸ تا ۲۷۰ حاشیہ غور طلب ہے۔ حضرت ماریہؓ کے واقعہ کی تفصیل دیکھنا ہو تو علامہ مجلسیؒ کی ”حیات القلوب، جلد دوم صفحہ ۸۷، ۸۸، اس واقعہ کے بعد سورہ حجرات کی آیت ۶ نازل ہوئی۔ طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۲۹۷۔

مستعدہ جن کا اصلی نام اسماء تھا اور ایک بادشاہ کی بیٹی تھی اور بہت خوبصورت تھیں

جب حضورؐ نے ان سے عقد کیا اور تمام لوگ ان کی خوبصورتی کو دیکھ کر رشک کرنے لگے چنانچہ خلوت میں آنے سے قبل عائشہ اور حفصہ مہندی لگانے کے بہانے ان کے حجرہ میں گئیں اور کہا کہ جب رسول اللہؐ تجھ سے خلوت فرمائیں تو تم کہنا ”اعوذ باللہ منک“ شوہر تجھے بہت چاہے گا۔ چنانچہ جب حضورؐ نے شرف قرب چاہا تو اس عورت نے وہی کہا جو عائشہ اور حفصہ نے سکھایا تھا۔ حضورؐ اکرم اس سے دور ہو گئے اور فرمایا تو نے بڑی پناہ مانگی ہے اُٹھ اور اپنے لوگوں میں چلی جا۔ جب حضورؐ کو پوری کیفیت معلوم تو آپؐ نے عائشہ اور حفصہ سے کہا کہ تم عورتیں یوسف والیاں ہیں اور بڑی مکر کرنے والیاں ہیں۔ طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۹۶ نفیس اکیدمی؛ المستدرک الصحيحین حاکم جلد ۲ ص ۳۷ طبع دار العرفۃ بیروت لبنان؛ مدارج النبوت شاہ عبدالحق محدث دہلوی جلد دوم ص ۵۷۲ طبع ضیاء القرآن لاہور۔

جب رسول اکرمؐ نے ملیکہ بنت کعب سے عقد فرمایا جو حسن و جمال میں بے مثال تھیں عائشہ کو یہ بات ناگوار گزری۔ ملیکہ کا باپ فح مکہ کے وقت خالد بن ولید کے ہاتھوں قتل ہو چکا تھا اور ملیکہ کو اپنے باپ کے قاتل علم نہیں تھا۔ چنانچہ عائشہ نے اس سے ملاقات کی اور کہا کہ تمہیں اپنے باپ کے قاتل سے نکاح کرتے ہوئے شرم نہیں آئی۔ ألا تستحین أن تنکحی قاتل أبیک؟ ملیکہ نے کہا اب کیا ہو سکتا میرا عقد تو ہو چکا۔ عائشہ نے کہا کہ ایک صورت ہو سکتی ہے کہ جب آنحضرتؐ تمہارے ساتھ خلوت نشین ہوں تو ان سے کہنا کہ میں آپؐ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور رسول اکرمؐ نے اسے طلاق دے دی۔ طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۱۳۸ حالات ملیکہ بنت کعب؛ تاریخ ابن کثیر البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۳۲۰؛ اصابہ ابن حجر جلد ۸ ص ۳۲۰؛ تاریخ ابن عساکر ج ۳ ص ۳۰۹؛ کیا یہ جھوٹ اور بہمنہ نہیں تھی؟۔ جب یہ ایک بار ہی صحیح جھوٹ کہہ سکتی ہیں تو ان کے قول کا کیا اعتبار۔ (اور اس جھوٹ کے

باوجود صدیقہ کہلاتی ہیں۔

استاذن ابوبکر علی رسول الکریم ﷺ فسمع صوت عائشة عاليا  
وهی تقول والله لقد عرفت ان علياً أحب اليك من أبي ومني۔ یعنی  
ایک روز ابوبکر حاضر ہوئے رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہونے سے قبل سنا کہ  
عائشہ بلند آواز سے یعنی چیخ چیخ کے (صوت عاليا) سے آنحضرتؐ کہہ رہی تھیں واللہ  
مجھ کو معلوم ہے کہ آپؐ علیؑ کو مجھ سے اور میرے باپ سے زیادہ چاہتے ہیں۔

مسند احمد بن حنبل جلد ۴ ص ۲۴۵؛ مجمع الزوائد الہیثمی جلد ۹  
ص ۱۲۴؛ فتح الباری جلد ۱ ص ۱۹؛ السنن الکبریٰ النسائی جلد ۵  
ص ۱۳۹۔ اب اس روایت کے بعد قرآن مجید کی یہ آیت کریمہ پڑھئے:

سورة الحجرات آیت ۲ - يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ  
صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اِنْ تَحْبَطْ  
اَعْمَالُكُمْ وَانْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔ اے مومنو! نبی کی آواز پر اپنی آوازیں اونچی نہ کرو  
اور نہ زور سے بولو جیسے تم ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہو، ایسا نہ ہو کہ کہیں تمہارے  
اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ رہے۔

حضرت عائشہ سے اُس زمانے کی حدیثیں مروی ہیں جبکہ کہ وہ آنحضرتؐ کی زوجہ بھی  
نہیں تھیں۔ معراج کے بارے میں فرماتی ہیں ما فقدت یا فقدت جسد محمد  
ﷺ ولكن الله اسرني بروحه: یہ عائشہ نے کہا کہ معراج رسولؐ اکرم جسمانی  
نہیں تھی بلکہ روح کی تھی۔ فتح الباری ابن حجر ج ۸ ص ۲۸؛ البدایہ والنہایہ ابن کثیر  
ج ۳ ص ۱۴۱؛ سیرت النبی ابن ہشام ج ۲ ص ۲۷۱؛ درمنثور جلال الدین سیوطی ج ۴  
ص ۱۵۷۔

حدیث شق صدر کی راوی بھی یہی ہیں اور ایسا بیان کیا کہ جیسے یہ واقعہ ان کے سامنے  
ہوا حالانکہ جب وحی کا سلسلہ شروع ہوا تو اُس وقت ان کا وجود بھی نہیں تھا۔ اگر یہ  
کہتیں کہ مجھ سے رسولؐ اکرم نے فرمایا کہ وحی کا سلسلہ یوں شروع ہوا تو ہم اس کو

مان لیتے۔

حضرت عائشہ سے رسول اکرم نے ہجرت کے دو سال بعد عقد کیا اور اس طرح وہ ۹ سال رسول کی زوجہ رہیں۔ رسول اکرم کی ۹ بیبیاں تھیں اور رسول اکرم ہر ایک کے پاس باری باری جاتے تھے چنانچہ حضرت عائشہ کے حصے میں ۹ برس میں صرف ایک سال آتا ہے پھر اس ۹ سال کے دوران کئی غزوات بھی ہیں کار رسالت بھی ہے۔ مگر جو تعداد احادیث ان سے منسوب ہیں وہ کل (۲۲۰۰) اور حضرت خدیجہ جو ۲۵ سال رسول کی بی بی رہیں ان سے صرف (۳) احادیث مروی ہیں۔ حضرت عائشہ کا انجام: مروان نے حضرت عائشہ سے تنگ آ کر انھیں قتل کر دیا۔ ۹۵ھ کے حالات تحت لکھا ہے کہ ”عائشہ کی مخالفت کی وجہ سے مروان نے دعوت کے بہانے انہیں اپنے گھر بلایا اور پہلے سے ایک گڑھا عمیق کھودا گیا جس میں تلواریں اور چھریاں وغیرہ رکھ دی گئیں انھیں اوپر سے ایک فرش بچھایا گیا تھا۔ ام المومنین جب تشریف لائیں تو ان کو وہیں بٹھلایا گیا بیٹھنا تھا کہ وہ نیچے گر پڑیں، معمر اور کمزور تھیں ایسی چوٹ آئی کہ پھر جانبر نہ ہوئیں۔ اردو ترجمہ تاریخ ابن خلدون حصہ دوم ص ۶۷ نفیس اکیڈمی کراچی۔ تاریخ حبیب السیر جلد اول ص ۱۸ اس میں مورخ نے مروان کے بجائے معاویہ کا نام لکھا ہے کہ اُس نے اپنے گھر بلایا اور کرسی ایک گڑھے پر رکھی تھی جس میں یہ گر کر ہلاک ہو گئیں۔

## عباس بن الحسین

عباس بن الحسین القنطری۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ یہ مجھول ہے تہذیب التہذیب ابن حجر جلد ۵ ص ۱۰۲ سلسلہ ۱۹۹ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۳۸۳ سلسلہ ۴۱۶۵ میں ہے کہ یزید بن ہارون نے کہ یہ لاعرفہ انھیں میں نہیں جانتا۔



## عبدالرحمن بن ابی اسحاق

عبدالرحمن بن ابی اسحاق :- انہیں ہر ایک نے غیر معتبر کہا ہے ، امام احمد ابن حنبل کہتے ہیں کہ یہ کچھ نہیں تھے ان کی حدیثیں بیہودہ ہوتی تھیں ، ان کے غیر معتبر ہونے پر سب نے اتفاق کیا ہے ۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۵۸۲ ۔

## عبدالرحمن بن عبد الملك ابو بكر بن شيبه

عبدالرحمن بن عبد الملك مشہور ابو بكر بن شيبه : علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۵۷۸ سلسلہ ۴۹۱۴ لکھتے ہیں کہ ابو حاتم کہتے ہیں کہ یہ اُن کے نزدیک قوی نہیں ہے ۔ ابی داؤد کا قول ہے کہ یہ ضعیف ہے ۔ ابن حبان ”الشفقات“ میں کہتے ہیں کہ یہ غلطیاں کرتا تھا ۔

## عبدالرحمن بن مل ابو عثمان

أبو عثمان النهدي اصل نام عبدالرحمن بن مل ہے ۔ انس صحابی نے ان کے بارے میں کہا کہ میں ان سے واقف نہیں ہوں اور ابن المدینی نے کہا کہ سلیمان التیمی کے علاوہ اور کسی نے ان سے حدیث نہیں لی ۔ ابن حجر تہذیب التہذیب لکھتے ہیں کہ ابن جریج نے انہیں مجھول بتلایا ہے تہذیب التہذیب جلد ۱۲ ص ۱۴۶ ۔

## عبد الملك بن عبد العزيز موسوم به ابن جريح

عبد الملك بن عبد العزيز موسوم به ابن جريح متوفی ۱۵۰ھ ۔ ذہبی تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۱۴۹ میں لکھتے ہیں کہ یہ نصرانی تھے اور حدیثیں گھڑتے تھے انہوں نے ۹۰ عورتوں سے متعہ کیا تھا (ایک بات کا علم تو ہوا کہ ۱۵۰ھ میں بھی متعہ کیا جاتا تھا) میزان الاعتدال جلد دوم ص ۶۵۹ سلسلہ ۵۲۲۷ ذہبی لکھتے

ہیں یہ تدلیس یعنی حدیثیں گھڑتے تھے عبداللہ بن احمد ابن حنبل نے کہا کہ ان سے مروی جو احادیث ہیں وہ گھڑی ہوئی ہیں اور یہ جب بھی کوئی حدیث روایت کرتے تھے تو کسی کا بھی نام لے کر کہہ دیتے تھے کہ فلاں نے فلاں نے مجھ سے کہا۔ اور تہذیب التہذیب جلد ۵ ص ۳۰۶ میں ابن حجر لکھتے ہیں یتجنب ابن جریج فانه قبيح التدليس۔ یعنی ابن جریج سے اجتناب کرو اس لئے کہ یہ فحش تر حدیثیں گھڑتا ہے۔ اور ایک خاص بات یہ کہ یہ ہر روز حق نہ لیتا تھا۔

### عبدالملک بن عمیر القبطی

عبدالملک بن عمیر مشہور القبطی ان کے متعلق علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال جلد ۲۰ تا ۲۱ میں لکھتے ہیں یہ شعبی کے بعد کوفہ کا قاضی مقرر ہوا، عمر طویل پائی اور اس کا حافظ خراب ہو گیا تھا، اس کے بارے میں ابو حاتم نے کہا کہ یہ حافظ حدیث نہیں تھا، اس کی یادداشت میں فرق آ گیا تھا۔ امام احمد نے کہا ہے یہ ضعیف ہے اور غلطیاں کیا کرتا تھا۔ ابن معین کا قول ہے یہ مخبوط الحواس تھا۔ ابن خراش کا قول ہے کہ وہ کان شعبۃ لایر ضہ اور شعبی ان سے راضی نہیں تھے۔ یہ ۱۳۶ھ میں ایک سو سال کی عمر میں فوت ہوا۔ ابن حجر اپنی کتاب طبقات المدلسین ص ۴۱ سلسلہ ۸۴ میں اس کو تدلیس کرنے والوں میں شامل کیا ہے۔

### عبداللہ بن دینار

عبداللہ بن دینار: یہ عبداللہ ابن عمر ابن خطاب کے غلام تھے۔ تہذیب التہذیب جلد ۴ ص ۲۸۶ میں ابن حجر لکھتے ہیں وقال العقيلي: في رواية المشائخ عنه اضطراب۔ یعنی ان کی روایتوں میں اضطراب تھا۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۴۱۷ میں ذہبی لکھتے ہیں: فذكر كذلك العقيلي في الضعفاء؛ وقال في رواية المشائخ عنه اضطراب، ثم ساق له حديثين مضطربين

## الاسناد۔

## عبد اللہ بن زید ابو قلابہ

أبو قلابة ہے جس کا نام عبد اللہ بن زید ہے۔ تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۱۹۸ طبع دار الفکر بیروت ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔ وکان یحمل علی علی ولہ یرو عنہ شئیاً۔ یہ دشمن علی تھا اور حضرت علی سے ایک بھی حدیث اس نے روایت نہیں کی۔

علامہ ذہبی اپنی کتاب رجال میزان الاعتدال طبع دار الفکر بیروت لبنان جلد ۲ ص ۲۲۵ سلسلہ نمبر ۴۳۴۔ انہ یدلس عن لحقہم وعن لم یلحقہم وکان لہ صحف یحدث منہا ویدلس۔ یہ تدلیس کرتا تھا جس سے کوئی سروکار ہو یا نہ ہو ہر چیز میں تدلیس کرتا تھا اس کے پاس چند کتابیں تھیں انہیں حدیثوں میں سے تدلیس کرتا اور وہ حدیثیں بیان کرتا تھا۔

اسی ابو قلابہ کے بارے میں مزید یہ ہے کہ وہ احمق بھی تھا ابو الحسن علی بن محمد قاسمی مالکی کہتے ہیں کہ ابو قلابہ فقہاء تابعین سے نہ تھا بلکہ وہ توان فقہاء کے نزدیک احمقوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ تہذیب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۱۹۸۔ میزان الاعتدال کے حاشیہ پر مذکور ہے کہ ابو قلابہ جذام میں مبتلا ہو کر فوت ہوا اس کے ہاتھ اور پیر آنکھیں سب غائب ہو چکی تھیں۔

## عبد اللہ بن محمد

عبد اللہ بن محمد بن سنان۔ یہ باطل احادیث کو روح بن القاسم کی نسبت سے بیان کرتا تھا۔ اور یہ حدیثیں چراتا تھا۔ جیسا کہ ابن عدی نے کہا ہے دار قطنی و عبد الغنی الازدی کہتے ہیں یہ متروک ہے، اور یہ جھوٹی احادیث وضع کیا کرتا تھا حافظ ابو نعیم کہتے ہیں کہ جھوٹی احادیث گھڑا کرتا تھا۔ ابن حبان کتاب المجروحین جلد ۲ ص ۱۴۵؛ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۴۸۹۔

## عبدالرزاق بن عمر الشافعی

عبدالرزاق۔ یہ عبدالرزاق بن عمر الشافعی ہے جو ضعیف، غیر معتبر، منکر الحدیث اور بقول دارقطنی اور مسہری کے جب زہری کی روایات کی کتاب گم ہو گئی تو اس نے اپنے پاس سے دوسری روایتیں بنانا شروع کر دیا۔ امام مسلم نے انہیں ضعیف لکھا، امام نسائی نے انہیں ثقہ نہیں ہے کہا، بخاری نے ان سے احادیث لینے سے انکار کیا۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۶۰۸ سلسلہ نمبر ۵۰۴۔

## عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ

عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ السامی۔ محمد بن سعد کہتے ہیں کہ یہ قوی نہیں تھا۔ امام احمد کہتے ہیں کہ یہ فرقہ قدریہ کے عقائد رکھتا تھا۔ بزار کہتے تھے کہ واللہ وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ کون سا پیر بڑا ہے۔ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۵۳۱ سلسلہ ۴۷۲۸۔

## عبدالقدوس بن حبیب الکلامی الشافعی الدمشقی

عبدالقدوس بن حبیب: ان کے بارے علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۶۴۳ میں مذکور ہے: ما رأیت ابن المبارک یفصح بقولہ کذاب إلا لعبد القدوس عبدالرزاق کہتے تھے کہ میں نے ابن مبارک کو کسی کے متعلق اتنا بظاہر کذاب کہتے نہیں سنا جتنا عبدالقدوس کو۔ فلاں کہتے ہیں علماء کا اتفاق ہے کہ اس کی حدیثوں کو ترک کیا جائے، امام نسائی کہتے ہیں کہ یہ ثقہ نہیں ہے، ابن عدی کا کہنا ہے کہ اس کی حدیثیں سند اور متن کے اعتبار سے قابل انکار ہیں۔ تہذیب التہذیب جلد ۶ ص ۳۰۵، حالات العللاء بن کثیر میں ابو حاتم کا یہ قول ہے کہ العللاء بن کثیر، منکر حدیث ہے اور ضعیف ہے جیسا کہ عبدالقدوس بن حبیب ہے۔

## عبدالواحد بن زیاد

عبدالواحد بن زیاد: یہ حدیثوں میں تدلیس کرتے تھے یعنی اپنی جانب اضافہ یا کمی کرتے تھے۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ یہ کچھ نہیں یعنی بے وقعت ہیں۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۶۷۱۔

## عبداللہ ابن عمر ابن خطاب

عبداللہ ابن عمر ابن خطاب بعثت کے چھ برس کے بعد پیدا ہوئے اور ہجرت کے وقت اُن کی عمر دس سال سے کم تھی۔ اس لئے کہ ۴۷ھ غزوہ خندق میں اُن کی عمر ۱۴ یا ۱۵ سال تھی اس لئے فوج میں شامل کر لیا گیا تھا۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۲۸۴)۔ اس طرح سے وقت وفات حضرت ابو طالب یہ ۶ برس کے ہو سکتے ہیں۔ وقت وفات حضرت ابوطالب جو واقعہ بیان کیا جاتا ہے جس کے یہ راوی ہیں کہ رسول اکرم نے حضرت ابوطالب کو کلمہ پڑھنے کے لئے کہا تھا اور حضرت ابوطالب نے انکار کیا تو اس وقت یہ ۵ یا ۶ برس کے ہوں گے۔

مالک ابن انس سے روایت ہے کہ اُن سے ابو جعفر نے پوچھا کہ تم لوگ ابن عمر سے کیوں روایت کرتے ہو تو مالک ابن انس نے کہا اس لئے کہ اُنہوں نے اپنے پیش روؤں کو دیکھا اور ان سے علم حاصل کیا تو ابو جعفر نے کہا ”پھر اُنہیں کا قول اختیار کرو اگرچہ وہ حضرت علیؑ اور عباسؑ کے مخالف ہوں۔“ اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ عبداللہ ابن عمر کا قول اور فعل حضرت علیؑ کے خلاف رہتا تھا۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۲۸۹ نفیس اکیڈمی کراچی) میمون کہتا ہے کہ لوگ اُن کو بخیل کہتے تھے۔ واللہ وہ اس چیز میں بخیل نہیں تھے جس میں عبداللہ ابن عمر کو نفع نہ ہو۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۲۸۴) سیف المازنی سے روایت ہے کہ ابن عمر کہا کرتے تھے کہ ”میں فتنے میں قتال نہیں کروں گا اور جو بھی غالب ہوگا اس کے پیچھے نماز پڑھوں گا“ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۲۹۰) نافع سے روایت

ہے کہ عبداللہ ابن عمر مکہ میں بعد قتل عبداللہ ابن زبیر اور تاراجی مکہ، حجاج جیسے ملعون کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ جب کبھی عبداللہ ابن عمر سفر کو جاتے تو ہم سفر سے یہ عہد لیتے تھے کہ دوران سفر اذان کے بارے میں جھگڑا نہ کرو گے اور نہ ہماری اجازت کے بغیر روزہ رکھو گے۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۲۹۰) اذان کے بارے میں جھگڑا کس بات پر ہو سکتا ہے؟ یا تو ذکر اذان میں یا وقت اذان میں۔ عبداللہ ابن عمر کی غذا مرغیاں اور چوزے اور علوہ ہوتا تھا۔ ہمیشہ زاد راہ کو خوش ذائقہ کرنا پسند کرتے تھے۔ نافع (یہ ان کا غلام تھا) سے روایت ہے کہ عبداللہ ابن عمر کو جو کوئی مال بھیجتا تھا اُسے وہ قبول کرتے تھے۔ میمون بن مہران سے مروی ہے کہ ابن عمر نے عبدالملک بن مروان کو اُس کے خلیفہ بن جانے کے بعد خط لکھا کہ ”مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسلمان آپ کی بیعت پر متفق ہو گئے ہیں۔ میں بھی اسی میں داخل ہوں جس میں مسلمان داخل ہیں۔“ اور لکھا کہ اما بعد! میں نے اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبدالملک سے اللہ کی سنت اور اس کے رسول کی سنت پر ان امور میں سماع و اطاعت کی اور بیعت کی جو میں کرسکوں گا اور میرے لڑکوں نے بھی اس کا اقرار کیا۔ (چنانچہ طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۳۱۸)

واضح رہے یہ عبدالملک بن مروان وہ شخص ہے کہ جب اسکو خلیفہ بننے کی اطلاع ملی تو یہ قرآن پڑھ رہا تھا۔ اطلاع ملتے ہی اُس نے قرآن یہ کہہ کر بند کر دیا کہ ”اب تیرا اور میرا ساتھ قیامت تک نہ ہوگا۔“ احمد بن عبداللہ علی کا بیان ہے کہ عبدالملک گندے ذہن کا مالک تھا ایک دن ام درداء صحابیہ رسول اکرم نے عبدالملک سے پوچھا ”تم جیسا انسان اب شراب نوشی کرتا ہے؟“ تو عبدالملک نے اثبات میں جواب دیا اور کہا ”واللہ میں خون خواری بھی کرتا ہوں۔“ (تاریخ الخلفاء جلال الدین سیوطی ص ۲۹۲) عبداللہ ابن عمر ایسے شخص کے بارے کیا کہتے ہیں ملاحظہ ہو۔

عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں ”لوگ بیٹے پیدا کرتے ہیں لیکن مروان نے باپ پیدا کیا۔“ عبادہ بن نسی کا بیان ہے کہ کسی نے عبداللہ ابن عمر سے پوچھا ”آپ کے بعد ہم مسائل دینی کس سے پوچھیں؟“ تو ابن عمر نے جواب دیا ”مروان کا بیٹا عبدالملک عالم ہے اُس سے پوچھنا۔“ ابن عمر کو بھوکا ٹٹنے کہ وجہ سے جھاڑا گیا (واضح رہے

بچھو کو جھاڑنے کا طریقہ جوتے سے ہوتا ہے) اور عبد اللہ ابن عمر کو جب لقوہ ہو گیا تو ان کو داغا گیا۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۲۹۷؛ موطا امام مالک باب المرض ص ۶۵۵)۔ عبد اللہ ابن عمر کو ان کے والد نے خیر کی طرف بھیجا تھا۔ یہودیوں نے ان پر جادو کر دیا تھا تو ان کی انگلیاں ٹیڑھی ہو گئیں النہایۃ فی غریب الحدیث ابن اثیر ج ۴ ص ۲۰۹، غریب الحدیث ج ۲ ص ۷۸۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ہاتھ ٹیڑھے ہو گئے تھے۔ ابو عبد الملک غلام ام مسکین بنت عاصم سے روایت ہے کہ ایک دن عبد اللہ ابن عمر برآمد ہوئے سب کو سلام کیا ایک آراستہ لڑکی ان کو دیکھ رہی تھی تو کہنے لگے ”بڈھے کی طرف کیا دیکھتی ہو جس کو لقوہ نے مارا ہے اور جس سے دونوں اچھی چیزیں جا چکی“۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۲۹۹)۔

نافع سے روایت ہے کہ بسا اوقات عبد اللہ ابن عمر پر پانچ سو درہم کی قیمتی چادر دیکھی گئی۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۳۱۰)

ابن حصین، سے مروی ہے کہ جب معاویہ نے کہا کہ اس خلافت کا ہم سے زیادہ کون مستحق ہے؟ عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ میں نے یہ کہنے کا ارادہ کیا کہ وہ شخص تم سے زیادہ مستحق ہے جس نے تم پر اور تمہارے باپ پر ضرب لگائی (حضرت علیؓ) پھر مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے کہنے سے فساد ہوگا اس لئے خاموش رہا۔ ایسی ہی روایت زہری سے ہے کہ عبد اللہ ابن عمر نے کہا میں نے ارادہ کیا کہ کہوں وہ شخص (حضرت علیؓ) مستحق ہے جس نے تم کو اور تمہارے باپ کو بر بنائے اسلام مارا تھا اور اتنا مارا تھا کہ تم دونوں اسلام میں داخل ہو گئے۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۳۱۷)۔

نافع سے روایت ہے کہ معاویہ نے عبد اللہ ابن عمر کو بیعت یزید کے لئے ایک لاکھ درہم بھیجے تو انہوں نے قبول کرتے وقت کہا: میرا خیال ہے کہ معاویہ سمجھتے ہیں ابن عمر کا دین اس قدر رازاں ہے۔“ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۳۱۷، البدایہ والنہایہ تاریخ ابن کثیر جلد ۹ ص ۳۲ نفیس اکٹدی کراچی)۔ جب یزید کی بیعت کی تو عبد اللہ ابن عمر نے کہا اگر خیر پر رہا تو ٹھیک ہے ورنہ صبر کریں گے۔

(طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۳۱۷۔ تاریخ الخلفاء جلال الدین سیوطی ص ۱۹۹۔)  
 نافع سے روایت ہے کہ جب اہل مدینہ، یزید کے خلاف بعد قتل امام حسین اٹھ  
 کھڑے ہوئے تو عبداللہ ابن عمر نے لوگوں کو جمع کیا اور کہا کہ ہم اللہ اور رسول کے  
 حکم کے موافق یزید کی بیعت کر چکے اب اس سے بغاوت نہیں کر سکتے اگر کوئی بیعت  
 کر کے توڑ ڈالے گا تو اُس کے اور میرے درمیان یہ تلوار ہے۔ (طبقات ابن سعد  
 جلد چہارم ص ۳۱۷) اور صحیح بخاری باب خرج فقال بخلافہ حدیث  
 ۵۴ جلد ۹ ص ۱۷۱۔

اس کے برخلاف جب لوگ حضرت علی کی بیعت کر چکے تو عبداللہ ابن عمر، سعد ابن  
 ابی وقاص (عمر ابن سعد قاتل امام حسین کا باپ)، حسان بن ثابت، ابوسعید خدری،  
 زید بن ثابت، عبداللہ ابن سلام، اُسامہ بن زید، مغیرہ بن شعبہ اور نعمان بن بشیر نے  
 حضرت علی کی بیعت نہیں کی اور علیؑ رہے۔ تیسیر بخاری جلد ۹ ص ۱۵۸ تا ۱۵۹،  
 تاریخ ابن خلدون، ج اول ص ۷۵، نفیس اکیڈمی کراچی، الملل والنحل  
 شہرستانی انگریزی ترجمہ:

Muslim Sects and Division .... Translated by A.K.

Kazi & J.G, Flynn page 118

ایک وقت جب حجاج نے خطبہ دیا اور کہا کہ ”عبداللہ ابن زبیر نے کتاب اللہ میں  
 تحریف کردی اور اسے بدل دیا (عبداللہ ابن عمر احتجاجاً کھڑے ہو گئے تو حجاج نے  
 کہا ”خاموش رہ تو بڑھا ہو گیا ہے اور بے ہودہ باتیں کرتا ہے اور تیری عقل جاتی  
 رہی ہے قریب ہے کہ تو گرفتار کیا جائے اور تیری گردن ماری جائے اور تیری لاش  
 کو اس طرح گھسیٹا جائے کہ دونوں خصبے پھولے ہوئے ہوں اور اہل بیعت کے  
 لڑکے گھماتے ہوں۔ (طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۳۱۹)۔

جب عبداللہ ابن عمر کی وفات وقت آیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں اپنے دل میں دنیا  
 کی کسی آرزو کو نہیں پاتا ہاں اس کا افسوس ہے کہ میں نے گروہ باغی سے قتال کیوں  
 نہیں کیا اس حدیث کو ابو عمر نے بھی لکھا اور انھوں نے اتنی بات زیادہ روایت کی  
 ہے کہ علیؑ کے ساتھ ہو کر میں نے باغی گروہ سے قتال کیوں نہیں کیا۔ مجمع الزوائد



الهیثمی جلد ۷، س ۲۳۲؛ اُسد الغایۃ (عربی) ج ۳ ص ۲۹، (اردو) ج ۶ ص ۳؛ طبقات ابن سعد (عربی) حالات عبد اللہ ابن عمر ج ۲ ص ۲۹؛ انساب الاشراف بلاذری جلد ۱۰ ص ۳۸؛ تاریخ جرجان حمزہ بن یوسف اسہمی ص ۲۸۲۔

عبد اللہ ابن عمر کی وفات ۴۷ھ میں جو راسی ۸۴ سن کے تھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہجرت کے وقت ۹ یا دس سال کے تھے اور حضرت ابوطالب کی وفات کے وقت ۶ یا ۷ سال کے تھے۔

ذیل میں وہ احادیث یا روایتیں ہیں جو عبد اللہ ابن عمر سے منسوب ہیں:-

۱۔ عبد اللہ ابن عمر بغیر کسی عذر کے نماز مغرب وعشاء دونوں ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ صحیح بخاری باب ۱۱۳۳ حدیث ۱۶۹۰۔

۲۔ عبد اللہ ابن عمر کے نزدیک جہاد کن دین نہیں تھا چنانچہ نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص عبد اللہ ابن عمر کے پاس آیا (حکیم) اور کہا:

ابو عبد الرحمن تم کو کیا ہو گیا ایک سال حج کرتے ہو دوسرے سال عمرہ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا تم نے بالکل چھوڑ دیا اور تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کی کیسی فضیلتیں بیان کیں اور رغبت دلایا۔ عبد اللہ ابن عمر نے کہا ”میرے بھتیجے! اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے۔ اللہ اور رسول پر ایمان، پانچ وقتوں کی نماز، رمضان کے روزے، زکوٰۃ، خانہ کعبہ کا حج کرنا۔ بخاری کتاب التفسیر باب ۵۹۱، حدیث ۱۶۲۴۔

۳۔ عبد الصمد بن عبد الوارث سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ایوب نے اور انہوں نے نافع سے سنا کہ عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ

آیت نسائکم حرث لکم فاتوا حرثکم (سورۃ بقرہ) سے مراد ہے کہ مرد عورت کے ساتھ دب میں جماع کر سکتا ہے۔ بخاری کتاب التفسیر باب ۶۰۰

حدیث ۱۶۳۴۔ تمام علماء کے نزدیک یہ حرام ہے۔ چنانچہ درمختار جلد ۷ ص ۴۷۲ کتاب الحدود باب الوطی میں ہے کہ لواطت کو حلال جاننے والا اکثر علماء کے نزدیک کافر ہے۔

۳۔ عبد اللہ ابن عمر ایک دن عائشہ کے حجرہ کے پاس بیٹھے تھے عروہ نے اُن سے

پوچھا آنحضرتؐ نے کتنے عمرے کئے؟۔ عبد اللہ ابن عمرؓ نے کہا چار عمرے کئے اور ایک عمرہ رجب میں کیا تھا۔ عروہ نے لکار کر عائشہ سے پوچھا: اے اُم المؤمنین یہ ابو عبد الرحمن (عبد اللہ ابن عمرؓ) کیا کہہ رہے ہیں عائشہ نے کہا: آنحضرتؐ نے جو عمرہ کئے میں اُن میں شریک تھی مگر رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔ صحیح بخاری باب عمرہ ۵۵۵، حدیث ۴۴۳۔

۴۔ عبد اللہ ابن عمرؓ نے خواب دیکھا کے دو فرشتے ان کو پکڑ کر جہنم کی طرف لے گئے تو انہیں جہنم میں کچھ لوگ جانے پہنچانے نظر آئے۔ صحیح بخاری باب قیام لیل ج ۲ ص ۱۵۶۔

۵۔ جب معاویہ خلیفہ بن گیا تو عبد اللہ ابن عمرؓ اپنی بہن حفصہ کے پاس آئے اور اُن سے کہا کہ تم دیکھتی ہو لوگوں نے کیا کیا اور مجھے تو کچھ بھی حصہ حکومت میں نہیں ملا۔ حفصہ نے کہا تم جاؤ اور لوگوں سے ملو (تا کہ لوگ تمہاری طرف راغب ہو سکیں) آخر عبد اللہ ابن عمرؓ گئے اور دیکھا کہ معاویہ خطبہ دے رہا ہے اور مطالبہ کیا کہ اگر خلافت کے سلسلے میں کسی کو کچھ کہنا تو اپنا سراٹھائے۔ ہم اُس سے اور اُس کے باپ (عبد اللہ ابن عمرؓ اور عمر ابن خطابؓ) سے زیادہ حق دار خلافت ہیں۔ حبیب بن ابی سلمہ نے پوچھا تم نے جواب کیوں نہ دیا؟ تو عبد اللہ ابن عمرؓ نے کہا ”میں جواب دینے اُٹھ رہا تھا اور کہنے والا تھا کہ تم سے زیادہ حق دار خلافت وہ ہے جو تم سے اور تمہارے باپ سے دین کے لئے لڑتا رہا (اس سے مراد حضرت علیؓ ہیں جو ابوسفیان اور معاویہ سے اس وقت لڑتے رہے جب یہ دونوں کافر تھے)۔ پھر میں ڈرا کے کہیں جھگڑانہ ہو جائے میں خاموش رہا۔“ یہ سن کر حبیب بن ابی سلمہ نے کہا اچھا کیا تم آفت میں نہیں پڑے؟ تیسیر بخاری جلد ۵ باب خندق ص ۵۰۔

۶۔ عائشہ کے سامنے عبد اللہ ابن عمرؓ کے اس قول کا ذکر کیا گیا کہ مر جانے والے پر رونے سے مردہ پر عذاب ہوتا ہے۔ عائشہ نے کہا: ابو عبد الرحمن (عبد اللہ ابن عمرؓ) پر رحم کرے انہوں نے سنا کچھ اور یاد کچھ نہ رہا۔ حقیقت اس کی یہ ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اکرمؐ کے آگے آیا اور لوگ اُس پر روتے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم روتے ہو اور اُس پر عذاب ہو رہا ہے۔ چنانچہ عبد اللہ ابن عمرؓ نے اس کے قبل بھی

ایسی غلطی کی۔ سنا کچھ یا سمجھنے میں غلطی کی یا بھول گئے۔ جیسا کہ رسول اللہ نے بدر کے کنوئیں پر جس میں بدر کے مقتول تھے کھڑے ہو کر جو فرمایا اور عبد اللہ ابن عمر نے یوں روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ نے وہ لوگ (مقتول کافرین) سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں۔ حالانکہ عبد اللہ ابن عمر بھول گئے رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ مقتولین کفار اب جان گئے جو میں کہتا تھا۔ پھر عائشہ نے آیت قرآن پڑھ کر سنائی۔ صحیح مسلم کتاب الجنائز جلد ۲ ص ۵۷۳۔ نعمانی کتب خانہ لاہور۔

۷۔ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا جو جنازہ کے ساتھ جائے اس کو ایک قیراط ثواب ہے۔ اس پر عبد اللہ ابن عمر نے کہا ابو ہریرہ کثرت سے روایتیں کرتے ہیں (یعنی ان کی روایتیں مشکوک ہیں) جب ابو ہریرہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے عبد اللہ ابن عمر کو عائشہ کے پاس تصدیق کے لئے گئے۔ عائشہ نے ابو ہریرہ والی حدیث کی تصدیق کی تو عبد اللہ ابن عمر کہا ہم نے کئی قیراط ضائع کر دیے۔ صحیح مسلم کتاب الجنائز جلد ۲ ص ۴۸۔

۸۔ کسی شخص نے عبد اللہ ابن عمر سے پوچھا حج تمتع جائز ہے یعنی حج کے ساتھ عمرہ ادا کرنا تو عبد اللہ ابن عمر نے کہا حلال ہے تو اس شخص نے کہا مگر تمہارے باپ تو منع کیا کرتے تھے۔ ابن عمر نے کہا اگر ہمارے باپ منع کریں اور رسول اللہ اجازت دیں تو کس کا حکم مانو گے، تو اس شخص نے کہا رسول اللہ کا۔ اس پر عبد اللہ ابن عمر نے کہا ”بس رسول اللہ نے ایسا ہی کہا ہے“ (ترمذی جلد اول ص ۳۰۳)۔

۹۔ حضرت عمر اپنے بیٹے عبد اللہ ابن عمر کی قابلیت سے بخوبی واقف تھے۔ چنانچہ چند خوشامدی لوگوں نے وقت وفات حضرت عمر کو خلافت کے لئے عبد اللہ ابن عمر کا نام پیش کیا جس کو ابن عمر نے کہا ”خدا تجھے قتل کرے تجھ پر خدا کی لعنت ہو تو نے یکلمہ رضائے خدا کے لئے نہیں کہا بلکہ رضائے عمر کے لئے کہا ہے۔ کیونکہ ہم اُسے کیسے خلیفہ بنائیں جو اتنا بھی نہیں جانتا کہ اپنی زوجہ کو کیونکر طلاق دیجائے“۔ (تاریخ الخلفاء جلال الدین سیوطی ص ۱۳۹۔ نفیس اکیڈمی کراچی، صواعق محرقہ، ابن حجر)۔

۱۰۔ عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر نے وقت وفات شوریٰ بنایا

تو اہل شوریٰ سے کہا عن عبد اللہ ابن عمر قال قال عمر لا اهل شوریٰ  
 اللہ درہمہ لو و لوھا الا صلح کیف یحملہ علی الحق ولو کان السیف  
 علی عنقہ۔ فقلت اتعلم ذلک منہ ولو تولیہ۔ قال ان لم اسخلف  
 و اتر کھم فقد تر کھم من هو خیر منی یعنی کس قدر بہتر ہوتا اگر یہ لوگ  
 اصلح کو خلیفہ بناتے کہ کسی طرح وہ ان کو حق پر لے چلے گا اگرچہ تلوار بھی اُس کی  
 گردن پر رکھ دی جائے۔ عبد اللہ ابن عمر نے کہا پھر آپ اتنا جانتے ہوئے بھی  
 کیوں اُن کو خلیفہ نہیں کرتے تو عمر ابن خطاب نے کہا اگر ہم نے انھیں خلیفہ نہیں  
 بنایا اور نظر انداز کر دیا تو اُس نے بھی ان کو خلیفہ نہیں بنایا جو ہم سے بہتر تھا (یہ حضرت  
 ابو بکر کی طرف اشارہ تھا) حضرت علیؓ کو لوگ اسلئے اصلح کہا کرتے تھے کہ آپ  
 کے سر پر پیشانی کے اوپر بال نہیں تھے۔ (طبقات ابن سعد جلد سوم  
 ص ۱۲۵، مستدرک الصحیحین امام حاکم، ج ۳ ص ۹۵، کنز  
 العمال ج ۵ ص ۲۳۔)

علامہ سبط ابن الجوزی اپنی کتاب تذکرۃ خواص الامہ میں لکھتے ہیں قال الزہری  
 والعجب ان عبد اللہ ابن عمر و سعد ابن ابی وقاص لم یبیا یعا  
 علیا و با یعا یزید بن معاویہ۔ امام زہری کہا: نے تعجب ہے کہ عبد اللہ ابن  
 عمر اور سعد ابن ابی وقاص نے علیؓ کی تو بیعت نہ کی مگر یزید کی بیعت کر لی۔  
 ۱۱۔ حضرت علیؓ کی بیعت کے وقت جب عبد اللہ ابن عمر لائے گئے تو عبد اللہ ابن عمر  
 نے کہا جب سب بیعت کریں گے تو ہم بھی بیعت کریں گے تو حضرت علیؓ نے کہا  
 کہ اس بات کی ضمانت دیتے ہو تو عبد اللہ ابن عمر نے کہا میں کوئی ضمانت دینے سے  
 قاصر ہوں اس پر حضرت مالک اشتر نے کہا اگر حکم دیں تو ابھی اسکی گردن اڑا دیں۔  
 تو حضرت علیؓ نے کہا اس کو چھوڑ دو یہ بچپن سے بدخلق رہا ہے، تاریخ طبری جلد سوم  
 ص ۵۵ نفیس اکیدیمی کراچی)

۱۲۔ دور خلافت عبد الملک بن مروان میں جب حجاج ابن یوسف حجاز آیا تو اُس رات  
 کو عبد اللہ ابن عمر حجاج کے پاس آئے حجاج اُس وقت کچھ لکھ رہا تھا اس نے بڑی  
 حقارت سے پوچھا کیوں آئے ہو تو جواب دیا آپ کے ہاتھ پر امیر المومنین

عبدالملک کی بیعت کرنے کے لئے۔ حجاج نے پوچھا اتنی رات کو تو عبداللہ ابن عمر نے کہا ہاں اس لئے کہ میں نے رسول اکرم سے سنا من مات ولا امام له مات میتہ جاہلیۃ اگر کوئی بغیر امام کے مر جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ حجاج نے کہا میں اس وقت مصروف ہوں اور بجائے ہاتھ کہ اس نے اپنا پیر آگے بڑھا دیا۔ عبداللہ ابن عمر نے حجاج بن یوسف کے پیر ہی پر عبدالملک کی بیعت کر لی۔ جب یہ جانے لگے تو حجاج نے کہا ”ذرا اس احق کو دیکھنا اس نے علی ابن ابی طالب کی بیعت تو نہ کی اور اتنی رات کو میرے ہاں بیعت کے لئے آیا ہے۔ (الایضاح، الفضل بن شاذان متوفی ۲۶۰ھ ص ۷۵) (فضل بن شاذان ایسی نامور ہستی تھی کہ ذہبی نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۷۵ حالات شیخ الاسلام امام ابن ابی حاتم رازی میں فخر الکھا کہ یہ فضل بن شاذان کے شاگرد تھے اور اسی جلد میں ص ۶۰۹ حالات امام قاضی عسال اصبحانی میں لکھا کہ یہ شاگرد تھے فضل بن شاذان کے شاگرد نافع کے ان سے ابن سہل کی احادیث پڑھیں۔ شرح نہج البلاغۃ جلد ۱۳ ص ۲۴۲۔ متوفی ۶۷۱ھ طبع دار احیاء الکتب العربیۃ، قاموس الرجال للتستری جلد ۶ ص ۵۴۱، وتنقیح المقال للہامقانی جلد ۲، ص ۲۰۱۔

۱۳۔ عبداللہ ابن عمر کو بنی امیہ سے کتنی محبت اور وفاداری تھی اس کا اندازہ صرف ایک اس حدیث سے ظاہر ہوگا۔ عن زہری عن حمزۃ بن عبد اللہ بن عمر عن ابيه في قصة الذي سألہ عن قول الله تعالى وان طائفتان من المثومنين اقتتلوا الآية ان ابن عمر قال ما وجدت في نفسي في شئ من امر هذا الامة ما وجدت في نفسي اني لما اقاتل هذه الفئة الباغية كما امر الله زاذي يعقوب بن سفيان في تاريخه من وجه آخر عن زہری قال حمزة فقلنا له ومن ترى الفئة الباغية قال بن الزبير يعني على هؤلاء القوم يعني بنی امیہ فاخر جهم من ديارهم ونكث عهدهم. عبداللہ ابن عمر نے عبداللہ ابن زبیر کے سانحہ کے بعد یہ حسرت ناک جملہ کہا ”ہم کو اسی کی حسرت رہ گئی کہ ہم نے باغیوں سے قتال

نہیں کہا جس کا حکم خدا نے دیا تھا۔ تو حمزہ نے کہا تم کس کو باغی قرار دیتے ہو؟ تو کہا یہی ابن زبیر جس نے بغاوت کی اس قوم بنی امیہ پر کہ اُن کو اُن کے گھروں سے نکالا اور عہد کو توڑا۔

(فتح الباری ج ۱۳ ص ۶۲ ابن حجر عسقلانی باب اذا قال عند قوم شیائهم خرج فقال بخلافه طبع الثاني طبع دار المعرفة للباعة النشر بیروت لبنان)۔

۱۴۔ عبد اللہ ابن عمر فسیبہ سیاسیاً ما سمعته سبہ مثل مصلح بد اللہ ابن عمر نے اتنی بڑی گالی دی جو ابھی تک کسی نے سنی نہیں تھی۔ شرح مسلم نووی جلد ۲ ص ۵۴ باب امر النساء الصلیات۔ صحیح ابن حبان جلد ۳ ص ۳۰ اور جلد ۴ ص ۱۹۴؛ فتح الباری ابن حجر جلد ۲ ص ۸۹۲ ۱۵۔ عبد اللہ ابن عمر ابن خطاب کی روایت ہے کہ اگر کوئی با وضو سوجائے اور پھر جاگے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں۔ (سنن ابوداؤد جلد اول ص ۱۱۶ تا ۱۱۵)۔

۱۶۔ عبد اللہ ابن عمر حالت نماز میں جوئیں مار دیا کرتے تھے بعض اوقات جوؤں کے خون کے نشانات اُن کی انگلیوں پر ہوتے تھے۔ (احیاء العلوم الدین الغزالی جلد اول ص ۳۳۳۔ دار الاشاعت کراچی)۔

۱۷۔ عبد اللہ ابن عمر چھ ماہ تک آذربائجان میں مقیم رہے اور وہاں چھ ماہ تک نماز قصر کر کے پڑھتے رہے۔ غنیۃ الطالبین مصنف ”غوث اعظم“ عبد القادر جیلانی ص ۶۲۰ مکتبہ ابراہیمیہ لاہور

۱۸۔ عبد اللہ ابن عمر نے امام حسینؑ سے جب وہ سفر عراق کے لئے جا رہے تھے کہا ”آپ جگر گوشہ رسولؐ ہیں آپ کے سوا کوئی والی نہیں ہے۔ اللہ نے آپ پر شر کے دروازے بند رکھے ہیں صرف خیر کے دروازے کھلے ہیں۔“ اس وقت دس ہزار صحابہ موجود تھے جس میں صرف چالیس صحابہ کرام نے امام حسینؑ کا ساتھ دیا (احیاء العلوم الدین الغزالی جلد ۲ ص ۷۴۷ دار الاشاعت کراچی)۔

۱۹۔ سئل عن جنب اغترف بكوز من جب فاصابت يده الماء فقال غابره نجس: عبد اللہ ابن عمر سے پوچھا گیا کہ ایک شخص جنب تھا اُس نے کوزہ کے ذریعہ گھڑے سے پانی نکالا اس کا ہاتھ گھڑے کے پانی سے لگ گیا۔ عبد اللہ ابن عمر نے کہا گھڑے کا پانی نجس ہو گیا۔ (مگر علماء کے نزدیک اگر جنب کے ہاتھ پر کوئی ظاہری نجاست نہ ہو تو پانی نجس نہ ہوگا)۔ النہایۃ فی غریب الحدیث ج ۳ ص ۳۳۸؛ لسان العرب ج ۵ ص ۳؛ میزان الاعتدال ج ۴ ص ۳۲۱، سلسلہ نمبر ۹۳۸۵۔

### عروۃ بن زبیر

عروۃ بن زبیر یہ زبیر بن عوام کے اور حضرت عائشہ کی بہن اسماء بنت ابوبکر کے فرزند عبد اللہ ابن زبیر کے بھائی ہیں۔ جمل میں عائشہ کے پہلو پہ پہلو تھے چونکہ سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے اس لئے جنگ کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ ان کی ایک زوجہ کا نام سودہ جو عبد اللہ ابن عمر ابن خطاب کی بیٹی تھیں۔ ان معاویہ وضع قوماً من الصحابة وقوماً من التابعین علی روایۃ اخبار قبیحة فی علی علیہ السلام، تقضى الطعن فیہ والبراءۃ منہ، وجعل لهم علی ذلك جعلاً یرغب فی مثله، فختلفوا ما ارضاه، منهم ابو هريرة، وعمر ابن العاص، والبغیرۃ بن شعبۃ، ومن التابعین عروۃ بن الزبیر، روى الزهری ان عروۃ بن الزبیر حدثہ، قال حدثتني عائشة: کہ معاویہ نے ایک کمیٹی بنائی صحابہ اور تابعین کی جو جھوٹی احادیث بنایا کریں جس کی وجہ سے حضرت علیؑ کی طرف سے لوگ نفرت کرنے لگیں اس کمیٹی میں تابعین میں سے عروہ بن زبیر تھے اور زہری کا کہنا ہے کہ یہ جب بھی کوئی حدیث بیان کرتے تھے تو کہتے کہ: عائشہ نے یہ کہا۔۔۔ شرح ابن ابی الحدید جلد ۴ ص ۶۳ مطبع دار الحیاء الكتب العربیۃ۔ ایک دن علیؑ ابن حسینؑ زین العابدینؑ سے گفتگو کے دوران امامؑ نے بنی امیہ کے

مظالم اور وہ لوگ جنہوں نے اُن کا ساتھ دیا اُن کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ جو لوگ اُن کا ساتھ دیں گے عذاب الہی سے وہ محفوظ نہیں (شائد امام کا اشارہ مذکورہ کمیٹی کی جانب ہو)۔ یہ سن کر عروہ بن زبیر نے کہا کہ یہ غلط ہے اس لئے کہ اللہ جانتا ہے کہ جو لوگ ظالم سے میل جول رکھتے ہیں اگر وہ ظالم کی حرکتوں سے ناخوش ہیں تو وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ اور اُٹھ کر چلے گئے۔ طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۱۸۹ تا ۱۹۲ نفیس اکیڈمی کراچی۔

عروہ بن زبیر سے کئی ایسی روایات مروی ہیں جن کو محققین نے ضعیف ہونے کی بنا پر مسترد کر دیا جس کا تذکرہ کتاب ”ضعیف سنن ترمذی“ تألیف محمد ناصر الالبانی مکتبہ اسلامیہ الرياض ص ۳۲۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۴۵۲۔ چنانچہ ایک روایت جو عروہ بن زبیر سے مروی ہے وہ قابل ذکر ہے کہ ”عائشہ نے کہا کہ ایک دن زید بن حارثہ مدینہ آئے اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ اور زید بن حارثہ نے میرے گھر کے دروازہ پر دستک دی، رسول اکرم کھڑے ہو گئے جب کہ وہ بالکل برہنہ تھے اور خدا کی قسم میں نے اس سے قبل اور نہ اس کے بعد آنحضرت کو کبھی برہنہ نہیں دیکھا اور اسی حالت میں (برہنہ ہی) آپ باہر تشریف لے آئے اور زید ابن حارثہ کو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔“ جامع ترمذی اردو جلد دوم ص ۲۳۹۔ طبع نعمانی کتب خانہ۔ باب ما جاء في المعانقة والقبلة۔ عربی سنن ترمذی جلد ۲ ص ۱۴۳، طبع دار الفکر بیروت میں راویوں کے سلسلے کے ساتھ ذکر ہے۔

مسنودی مروج الذهب جلد ۲ ص ۱۴۶ میں ہے کہ ”عروہ بن زبیر اپنے چچا عبد الملک بن مروان کا ہمنا تھا اور حجاج کو مسلسل عبد الملک کے خطوط آرہے تھے کہ وہ عروہ بن زبیر کا خیال رکھے اور اُس کے مال و جان کو تکلیف نہ دے۔ یہ خطوط اس وقت آئے جب کہ حجاج، عروہ بن زبیر کے حقیقی بھائی عبد اللہ ابن زبیر کا محاصرہ کر چکا تھا۔“ عبد اللہ ابن زبیر کو امان نہ تھی مگر عروہ ابن زبیر کی جانب خاص التفات تھا جو معاویہ کے دور سے چلا آ رہا تھا۔ ابن خلدون حصہ دوم باب خلافت معاویہ و آل مروان ص ۱۷۳ طبع نفیس اکیڈمی میں ہے کہ ”عبد اللہ ابن زبیر کی



شہادت کے بعد اُن کے بھائی عروہ حجاج کے پہنچنے سے پہلے عبدالملک کے پاس جا پہنچا، عبدالملک نے اس کو کمال عزت سے تخت پر بٹھایا، باتوں باتوں میں عبد اللہ ابن زبیر کا ذکر آیا تو عروہ نے بے پروائی سے کہا: ”وہ ایک شخص تھا“، عبدالملک بولا اس کا کیا ہوا؟ جواب دیا ”مارا گیا“، عبدالملک یہ سنتے ہی سجدے میں چلا گیا جب سر اٹھایا تو عروہ نے کہا ”حجاج نے اُس کی لاش کو صلیب پر چڑھا دی ہے، دُفن نہیں کرنے دیا“۔ یہ ایسے تھے کہ اپنے سگے بھائی کے ساتھ بھی بے اعتنائی کی۔ (لفظ بہ لفظ کتاب سے تحریر کیا گیا ہے)۔

### عُفان بن مسلم الصفار

عُفان بن مسلم: میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۸۱ علامہ ذہبی لکھتے ہیں ذکر ابن عدی قول سلیمان بن حرب: ”والله لو جهد جهده ان يضبط في شعبة حديثاً واحداً ما قدر، كان بطيئاً ردي الحفظ بطئ الفهم: واللہ! اگر یہ شعبہ کی ایک حدیث بھی یاد کرنے کی پوری کوشش کرتا تب بھی وہ اس پر قادر نہیں ہو سکتا تھا اس لئے کہ اس کا حافظہ رُدی اور اس کی سمجھ بوجھ بالکل ناکارہ ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ۷ ص ۲۰۵ میں ابن حجر نے بھی یہی لکھا ہے۔ اور مزید یہ کہ ان کی حدیثیں لکھنے کے قابل نہیں ہیں۔ قابل اعتبار نہیں ہے۔ ابن معین نے کہا کہ یہ اکثر غلطیاں کرتا تھا۔

### عُقيل بن خالد الأبلی

عُقيل: میزان الاعتدال ج ۳ ص ۸۹ سلسلہ نمبر ۵۷۰۔ امام الذہبی نے لکھا۔ قال أحمد بن حنبل ذکر عند يحيى القطان إبراهيم بن سعد وُعُقيل فجعل كأنه يضعفها۔ یعنی امام احمد بن حنبل نے کہا کہ جب یحییٰ بن قتان کے سامنے ابراہیم بن سعد اور عُقيل کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ یہ ضعیف راویان میں ہیں۔

## عکرمہ

عکرمہ یہ وہ ہستی ہے کہ ان کے بارے میں جتنا بھی کہا جائے وہ کم ہے۔ یہ عبد اللہ ابن عباس کے غلام تھے اور علی بن عبد اللہ ابن عباس نے ان سے عاجز ہو کر پیروں میں زنجیر ڈال کر رکھا تھا اور تنگ آ کر اس کو خالد بن یزید بن معاویہ (یزید ملعون کا بیٹا) کو فروخت کر دیا تھا (طبقات بن سعد جلد ۵ ص ۲۸۰ نفیس اکیڈمی کراچی)۔

عکرمہ اس بات کا شدید مخالف تھا کہ آیت تطہیر صرف عترت طاہرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ بات اس سے منسوب کی جاتی تھی کہ یہ بازاروں میں آوازیں لگاتا پھرتا تھا کہ اس آیت کا نزول فقط ازواجِ نبی کے بارے میں ہوا ہے اور یہ کہا کرتا تھا ”جو بھی چاہے مجھ سے مباہلہ کر لے کہ یہ آیت فقط نبی کی بیویوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے“۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۴۱۵، اسباب النزول: ۲۶۸، الدر المنثور جلد ۵ ص ۱۹۸۔

عکرمہ کے حالات زندگی: عکرمہ بربری اُن مشہور ترین منکرینِ دین لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اسلام کو مجروح کرنے کے لئے احادیث وضع کی ہیں اور معتبرہ مشہور کتابوں سے اس کے حالات حسب ذیل ہیں:

عکرمہ کی دینی حیثیت: لوگوں کا بیان ہے کہ یہ شخص اسلام میں طعن و تشنیع کیا کرتا تھا، دین کا مذاق اڑاتا تھا وہ گمراہ ترین شخص تھا اور برائیوں کی دعوت کرتا تھا۔

اس سے (عکرمہ) یہ بات نقل ہوتی ہے کہ اس نے کہا کہ (معاذ اللہ) ”اللہ تعالیٰ نے مشابہ آیات اس لئے نازل فرمائیں تاکہ اُن سے گمراہ کرے۔“

اس نے حج کے موقع پر کہا کہ ٹی ٹی میری خواہش تھی کہ میں حج کے دنوں اپنے ہاتھ میں ہتھیار لے کر دائیں بائیں سے حج میں آنے والوں کو روکتا۔

وہ مسجد نبی کے دروازہ پر کھڑا ہو کر کہہ رہا تھا کہ ”مسجد میں تو سب کافر ہیں“ یہ بھی کہا گیا کہ وہ (عکرمہ) نے نمازی تھا اور اُس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور وہ شطرنج کھیلا کرتا تھا اور گانا سنتا تھا۔

عکرمہ خارجیوں کا داعی تھا: افریقہ کے باشندوں نے صفریہ کی رائے کو (صفریہ جو خوارج غالیوں کا ایک فرقہ ہے) اس سے سن کر اختیار کیا تھا۔ اور لوگوں نے بیان کیا کہ اس نے اس رائے کی نسبت ابن عباس کی طرف دی تھی۔ یحییٰ بن معین سے روایت ہے کہ امام مالک عکرمہ کا ذکر نہیں کرتے تھے اس لئے کہ اُس نے صفریہ کی رائے کو اپنالیا تھا (کتاب الملل والنحل شہرستانی جلد اول ص ۱۲۳)۔

عکرمہ جھوٹا تھا۔ اس نے اپنے آقا عبد اللہ ابن عباس کی طرف جھوٹی حدیثیں منسوب کیں جس کی بنا پر عبد اللہ ابن عباس کے فرزند علی نے اس کو گھر کے احاطہ میں دروازہ سے باندھ دیا تھا۔ جب لوگوں نے اُن سے سوال کیا آپ اپنے غلام سے ایسا سلوک کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا ”یہ خبیث میرے باپ سے جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہے۔“

سعید بن مسیب سے مروی کہ انہوں نے اپنے غلام سے کہا اے بُرد! خبردار مجھ سے جھوٹی باتیں منسوب نہ کرنا جس طرح عکرمہ نے ابن عباس کی طرف منسوب کی ہیں۔ (طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۱۵۳ طبع نفیس اکیڈمی کراچی)۔

عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے خادم سے کہا اللہ سے ڈرو۔ وائے ہو تم پر اے نافع! مجھ سے جھوٹی باتیں منسوب نہ کرنا جس طرح عکرمہ نے ابن عباس سے منسوب کی ہیں۔

قاسم سے مروی ہے کہ عکرمہ جھوٹا تھا۔ ابن سیرین، یحییٰ بن معین اور امام مالک کہتے ہیں کہ عکرمہ جھوٹا تھا۔ ابن ذویب سے مروی ہے کہ عکرمہ غیر معتبر تھا۔ امام مالک نے اس سے روایت کو ممنوع اور حرام قرار دیا تھا۔ امام مسلم بن حجاج (صحیح مسلم) نے اس سے روگردانی کی تھی۔

محمد بن سعد فرماتے ہیں اس کی حدیث حجت کے قابل نہیں۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر لوگوں نے اس کا جنازہ چھوڑ دیا۔ کہا گیا ہے کہ کوئی بھی جنازہ اُٹھانے پر تیار نہ ہوا یہاں تک کہ سوڈان کے چار افراد کرائے پر حاصل کئے گئے جنہوں نے اس کا جنازہ اُٹھایا۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۱۳ ذہبی؛ وفيات الاعیان ابن خلکان جلد اول ص ۹۴ تا ۹۵ نفیس؛ کیڈھی کراچی؛ کتاب الملل والنحل جلد اول ص ۱۳ شہرستان مکتبہ الانجولو مصر القاہرہ؛ طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۲۸۰، الضعفاء الكبير جلد ۳ ص ۳۴۳؛ تہذیب الکمال جلد ۲۰ ص ۲۶۲؛ وفيات الاعیان جلد اول ص ۳۱۹؛ میزان الاعتدال جلد سوم ص ۹۳؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۲ ص ۸۳؛ سیر اعلام النبلاء جلد ۵ ص ۹؛ تہذیب التہذیب جلد ۴، ۲۶۳-۲۴۳)۔

### علی بن الجند مسدد

مسدد: ہے جن کا مکمل نام علی بن الجند ہے ذہبی ان کے لئے اختصار سے لکھا کہ حدیثوں کے بارے میں یہ غیر محتاط تھے۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۱۶۴۔

### علی بن عبد اللہ

علی بن عبد اللہ بصری متوفی ۲۲۵ھ ہے۔ اور اس کی روایتیں اس لئے قابل قبول نہیں کہ یہ سمرہ بن حبیب اموی کا آزاد کردہ غلام تھا (معجم الادباء جلد ۱۴ ص ۱۲۴) اس کا رجحان و میلان اپنے آقا کی جانب تھا چنانچہ اس نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ الا مناء عند اللہ ثلاثہ : انا و جبریل و معاویہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف تین امین ہیں، ایک میں (رسول اللہ) دوسرے جبرئیل اور تیسرے معاویہ۔ ابن عدی کا اس کے بارے میں یہ قول ملتا ہے کہ یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ میزان الاعتدال ذہبی جلد ۳ ص ۱۴۲، اور لسان المیزان ابن حجر جلد ۴ ص ۲۵۳۔

## عمران بن حطان

عمران بن حطان۔ ان سے بخاری نے ابو داؤد نے اور نسائی نے حدیث لی ہے اس نے جو ابن بلعم لعون قاتل حضرت علیؑ کی مدح میں شعر لکھا اس سے اس کی ناصبیت کا اور خارجیت کا علم ہو جائے گا (نعوذ باللہ)  
لکھتا ہے:

يا ضربة من تقى مأردا بها = إلا ليبلغ ذى العرش رضواناً  
إني لا ذكراً يوماً فأحسبه = أوفى البرية عند الله ميزاناً  
یہ ایک متقی کی ضرب تھی جس کا مقصد صاحب عرش کی خوشنودی کے سوا کچھ نہ تھا میں جب کبھی اس دن کو یاد کرتا تو اس کو مخلوق میں عہد کا پکا اور اللہ کے نزدیک بھرپور عمل کا حقدار سمجھتا ہوں۔

تاریخ ابن عساکر ج ۹ ص ۶۴ دار الفکر بیروت؛ الاصابة ابن حجر حالات عمران بن حطان ج ۵ ص ۲۳۲ دار الکتب بیروت؛ سیر اعلام النبلاء ذہبی ج ۴ ص ۲۱۵ موسسة الرسالة بیروت؛ البداية والنهاية ابن کثیر نفیس اکیڈمی ج ۴ ص ۶۳۵۔ ابن کثیر لکھتے ہیں بعض متأخرین تابعین میں ابن بلعم کی مدح کی ہے اور مدح کرنے والا خارجی عمران بن حطان ان لوگوں میں سے ایک ہے جو صحیح بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت کرتا ہے۔ جلد نہم ۱۱۱ نفیس اکیڈمی کراچی۔ حالات ایوب بن القریہ کے ذیل میں لکھتے ہیں یہ ابتداء میں اہل سنت والجماعت میں تھا انہوں نے ایک حسین و جمیل عورت سے نکاح کیا جس کو یہ بہت چاہتا تھا حالانکہ یہ خود کرمیہ المظفر تھا۔ اس نے بہت چاہا کہ اپنی زوجہ کو راہ راست پر لے آئیں مگر جب وہ اہل سنت والجماعت میں داخل نہ ہوئی تو خود اس کے مذہب پر چل کر مرتد ہو گئے۔ چنانچہ انھوں نے وہ اشعار کہے جس کا ذکر ہو چکا۔ اس سے یہ ثابت ہے کہ یہ خارجی اور مرتد کہلایا جاتا تھا۔

تہذیب التہذیب جلد ۶ ص ۲۳۵ سلسلہ ۵۳۳۸ میں ابن حجر لکھتے ہیں کہ یہ حضرت

عائشہ سے اور ابو موسیٰ الاشعری، ابن عباس اور عبداللہ ابن عمر سے روایت کرتا تھا۔ ابو داؤد نے کہا یہ خوارج سے تھا۔ قتادہ سے سوال کیا تو کہا کہ اس کے احادیث تو ہمت سے بھر پور ہیں۔ یعقوب بن شیبہ نے کہا یہ خوارج کا عقیدہ رکھتا تھا۔ اس طرح سے عقیلی نے کہا کہ اس کی حدیثیں قابل قبول نہیں وہ ایک خارجی تھا۔ دارقطنی نے کہا متروک لسوء اعتقادہ و خبیث مذہبہ: یہ متروک ہے اس لئے کہ اس کا اعتقاد بد ہے اور خبیث مذہب سے تھا۔  
یہ ۸۲ھ میں فوت ہوا۔

میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۲۳۵ سلسلہ ۶۲۷۷ میں اس کا تعارف اس طرح ہے۔  
عمران بن حطان السدوسی البصری الخارجی۔ عن عائشہ (یعنی عائشہ سے یہ روایت کرتے تھے) قال صالح بن سرج لا يتابع على حديثه؛ قال العقیلی وکان خارجياً؛ وروی یعقوب بن شیبہ أنه بلغه أن عمران بن حطان كانت له بنت عم كانت ترى رأي الخوارج فتزوجها ليردها عن ذلك فصم فتة إلى مذهبيها۔ صالح بن سرج نے کہا اس کی روایتیں قابل قبول نہیں اور عقیلی نے کہا کہ یہ خارجی تھا۔ یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ اس نے اپنے چچا کی بیٹی سے شادی کی جو خارجی تھی اس کو درست تو نہ کر سکا خود اس کا مذہب اختیار کر لیا۔

## عمر بن بکیر

عمر بن بکیر بن سائبور الناقد: علامہ ابن حجر لکھتے ہیں هذا كذاب يصرحاً جھوٹا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ۸ ص ۸۶۔

## فلیح بن سلیمان

فلیح بن سلیمان۔ ابن معین وابو حاتم اور نسائی کہتے ہیں کہ فلیح بن سلیمان

قوی نہیں ہے ابو حاتم کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن صالح کو کہتے سنا کہ یحییٰ بن معین کہا کرتے تھے کہ فلیح بن سلیمان ثقہ نہیں ہے اور نہ اس کا بیٹا۔ عثمان بن سعید نے یحییٰ سے روایت کی ہے کہ فلیح بن سلیمان ضعیف ہے۔ عباس روایت کرتے ہیں یحییٰ سے کہ فلیح بن سلیمان کی حدیث سے استدلال نہ کرنا چاہئے۔

امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبد اللہ ابن احمد کہتے ہیں میں نے ابن معین کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ تین آدمیوں کی بیان کردہ احادیث سے پرہیز کرنا چاہئے وہ تین یہ ہیں محمد بن طلحہ بن مصرف، ایوب بن عتبہ، اور فلیح بن سلیمان۔ میں نے پوچھا کہ تم نے کس سے سنا انہوں نے جواب دیا کہ مظفر بن مدرک سے۔ معاویہ بن صالح یحییٰ سے روایت کی ہے کہ فلیح ضعیف ہے۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۶۵۔ امام نووی نے ایک حدیث کے ذیل میں جو شرح کی ہے اس میں انہوں نے اس کو رد کیا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الخوخہ والمہر فی المسجد حدیث ۳۵۵ جلد اول ص ۲۵۳ طبع اعتقاد پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی)۔ ابو داؤد کہا کرتے تھے کہ (لا یحتج بفلیح فلیح کی حدیثوں سے کوئی کام نہیں لیا جائے گا۔ تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۱۸۵)۔

### اللیث بن سعد الفہمی

اللیث بن سعد الفہمی: علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۲۳۳ سلسلہ ۶۹۹۸ میں ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یحییٰ بن معین نے ان کے بارے میں کہا کہ یہ شیوخ اور سمع میں سہل نگاری سے کام لیتے تھے یعنی کسی روایت کو راوی کے نام سے متاثر ہو کر بغیر تحقیق کے قبول کر لیا کرتے تھے۔ کان یتساہل فی الشیوخ والسماع۔ شعبان ۵۱۷ھ میں فوت ہوئے۔

### محمد بن بشار بن دار

محمد بن بشار ہیں جو بن دار کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے متعلق علامہ

ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں کذبہ الفلاس۔ فلاس نے اُس کو جھوٹا کہا ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ عبد اللہ دورق کا بیان ہے کہ ہم لوگ یحییٰ بن معین کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بندار کا ذکر چھڑ گیا۔ میں نے یحییٰ کو دکھا کہ انھوں نے بندار کو کوئی اہمیت نہ دی اور وہ اُس کو ضعیف قرار دیتے تھے۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۲۹۰ سلسلہ ۳۶۹۔

علامہ ابن حجر نے بھی تقریباً وہی عبارت لکھی ہے جو ذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھی ہے مزید وہ لکھتے ہیں۔  
 عمر بن علی حلفاً کہتے تھے کہ بندار نے یحییٰ سے جتنی روایتیں کی ہیں وہ سب جھوٹ ہیں۔ عبد اللہ بن علی مدینی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے بندار کی اُس حدیث کے متعلق جو اُس نے بسلسلہ اسناد پیغمبرؐ سے روایت ہے کہ تسحر و افان فی السحور بر کة سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہے دریافت کیا۔ تو میرے باپ نے کہا جھوٹ ہے اور انھوں نے سخت انکار کیا۔ یحییٰ بن معین کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو انھوں نے کوئی اہمیت نہ دی اسی طرح قواریری بھی اس کو پسند نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کان صاحب حمام۔ امام عجلٰی کہتے ہیں کہ وہ حائل تھا یعنی جلایا تھا۔ اور لوگوں کو حمام کرائے، حجامت بنانے کا پیشہ کرتا تھا (واضح رہے کہ اس قسم کے پیشہ ور ہمیشہ اُلٹی سیدھی باتیں صرف اپنے گاہکوں کو خوش رکھنے کے لئے پہلے بھی کرتے تھے اور آج بھی کرتے ہیں) تہذیب التہذیب جلد ۹ ص ۶۲۔ ۶۱ سلسلہ ۸۷۔

### محمد بن بکار

محمد بن بکار : علامہ ذہبی لکھتے ہیں یہ مجھول تھا بالاجماع ضعیف حدیثیں روایت کرتا تھا اسلئے لوگوں نے اس کو ترک کر دیا۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۲۹۲ سلسلہ نمبر ۷۶۷۔ ۷۶۸۔

### محمد بن جعفر الواسطی



## محمد بن جعفر الواسطی بلقب شعبه (شعبۃ):

لسان المیزان علامہ ابن حجر ج ۵ ص ۱۰۸ سلسلہ ۳۶۶ اور میزان الاعتدال  
علامہ ذہبی جلد ۳ ص ۵۰۱ سلسلہ ۷۳۲۳ میں لکھتے ہیں کہ ضعفہ جماعة من  
اهل بلدنا۔ ہمارے اہل شہر کی ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

## محمد بن جعفر منذر

محمد بن جعفر منذر: علامہ ذہبی میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۵۰۲  
سلسلہ ۷۳۲۳ میں لکھتے ہیں کہ ابن حاتم کا کہنا ہے کہ اس کی احادیث حجت نہیں  
رکھتیں حدیثہ لا یحتج بہ اور ابن مبارک نے اس کی روایتوں سے انکار کیا  
اور کہا کان مغفلاً یعنی وہ احمق تھا۔  
علامہ ابن حجر نے بھی تہذیب التہذیب جلد ۹ ص ۸۴ میں بھی اس کا تذکرہ کیا ہے۔

## محمد بن سنان

محمد بن سنان۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ محمد بن سنان کاذب تھا اور  
ابن خراش کہتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں تھا۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۵۷۵۔

## محمد بن محبوب

محمد بن محبوب البنانی: جس کے بارے میں علامہ ذہبی لکھتے ہیں یہ  
قدری مذہب پر تھا اور اس کو محدثین نے ضعیف القول قرار دیا ہے میزان الاعتدال  
جلد ۱ ص ۲۶۲ سلسلہ نمبر ۸۱۱۹۔

## محمد بن یحییٰ موسوم بہ ابن حبان

محمد بن یحییٰ بن حبان المعروف ابن حبان: یہ خارجی اور ناصبی دشمن اہل بیت تھا چنانچہ میزان الاعتدال ج ۳ ص ۱۵۸ میں حالات علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام میں ابن حبان کے قول کو نقل کیا ہے: قال ابو الحسن الدارقطنی فی کتابہ حدثنا ابن حبان فی کتابہ قال علی ابن موسیٰ الرضا یروی عن ابیہ عجائب یہم و یخطی۔ یعنی ابو الحسن دارقطنی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ابن حبان اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ علی ابن موسیٰ رضا (علیہ السلام) اپنے والد کے حوالے سے عجیب روایتیں بیان کرتے ہیں جن میں وہم اور خطا ہیں۔ اسی طرح تہذیب التہذیب جلد ۷ ص ۳۳۹ حالات امام علی ابن موسیٰ میں ابن حجر نے بھی ابن حبان کے اس قول کو لکھا ہے۔ اس صفحہ پر ابن حجر لکھتے ہیں کہ علی ابن موسیٰ رضا (علیہ السلام) اتنے بڑے عالم تھے کہ بیس سال کے سن میں مسجد رسولؐ میں فتوے دیتے تھے۔ آئمہ حدیث میں سے آدم بن ابی ایاس، نصر بن علی الجہیضی، اور محمد بن رافع القشیری ان کے علاوہ دوسرے محدثین نے علی ابن موسیٰ رضا (علیہ السلام) سے روایت لی ہے۔

### معمر ابن راشد

معمر ابن راشد: اس کے بارے میں ہے کہ یہ کذاب، مجہول اور منکر روایات تھا۔ ذہبی کا قول ہے کہ اس کے اوہام مشہور ہیں اور ابو حاتم کا قول ہے کہ بصرہ کے اس کے تمام روایات غلط اور مشکوک ہیں، ثابت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۱۵۴۔ ہشام بن عروہ نے کہا کہ: اس کے روایات اکثر اوہام (یعنی وہم اور شبہ) سے بھر پور ہیں۔ تہذیب التہذیب ابن حجر ج ۸ ص ۲۸۳-۲۸۴۔

### موسیٰ بن طارق أبو قرۃ الزبیدی

موسیٰ بن طارق: میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۲۰۷ میں علامہ ذہبی لکھتے ہیں

کہ ابو حاتم کا ان کے بارے میں یہ قول ہے کہ ان کی حدیثیں قابل حجت نہیں  
ہے محلہ الصدق۔

### موسیٰ بن عبیدہ الربذی

موسیٰ بن عبیدہ: میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۲۱۳ میں علامہ ذہبی لکھتے ہیں  
کہ ان سے ترمذی، ابن ماجہ نے روایتیں لی ہیں۔ امام احمد ابن حنبل کا ان کے  
بارے میں یہ قول ہے کہ: ان کے بیان کردہ حدیث قابل تحریر ہی نہیں ہے۔ امام  
نسائی کہتے ہیں یہ ضعیف ہیں، ابن عدی کہتے ہیں کہ ان کی حدیثوں میں کھلے طور پر  
ضعف پایا جاتا ہے۔ ابن معین نے ان کے بارے میں کہا کہ ان کی حیثیت کچھ بھی  
نہیں ہے۔ مگر کہتے ہیں کہ ان کی حدیث کو بطور حجت نہیں پیش کیا جاسکتا۔ یحییٰ  
بن سعید کا قول ہے کہ ہم ان کی حدیث سے دور رہتے تھے۔ یعقوب بن شبیبہ کا بیان  
کہ یہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ تہذیب التہذیب جلد ۸ ص ۴۱۱ تا ۴۱۴ میں ابن حجر  
نے بھی ایسا ہی لکھا ہے مزید ابن خثیمہ کے حوالے سے کہ ابن معین نے کہا  
کہ ان کی ضعیف ترین حدیثیں وہ ہے جو انھوں نے عبد اللہ بن دینار سے روایت  
کی ہے۔

### وکیع بن الجراح

فن حدیث کے ارکان میں شمار کئے جاتے ہیں اور ابو حنیفہ کے خاص شاگرد تھے اکثر  
مسائل میں انہیں کی تقلید کرتے تھے۔ تہذیب التہذیب جلد ۹ ص ۱۴۰، میزان  
الاعتدال ج ۴ ص ۳۳۵۔ میں مذکور ہے کہ ۵۰۰ سے زائد احادیث میں انہوں  
نے غلطیاں کئی ہیں یہ قول احمد ابن حنبل کا ہے: أخطأ وکیع فی خمس مائۃ  
حدیث۔ ابن مہدی کہتے ہیں کہ اس نے اکثر روایتوں میں غلطیاں کی ہیں۔ علی  
ابن عثمان کہتے ہیں احمد بن حنبل نے کہا کہ اس نے اہل صادق کے بارے میں

جھوٹ کہا ، اور یہ جھوٹے تھے من کذب بأهل الصدق فهو الكذاب۔  
ایسا ہی ابن عساکر نے تاریخ بغداد جلد ۱۲ ص ۳۸۸ طبع دار لکتب العلمیہ بیروت  
المستفاد ابن النجار بغدادی متوفی ۶۳۴ھ طبع دار لکتب العلمیہ  
بیروت ج ۲ ص ۱۰۵ اور بحر الام فیمن تکلم فیہ الامام احمد ممدوح  
أولم ابو المحاسن تألیف یوسف ابن المبرد ص ۱۶۸ طبع  
دار لکتب العلمیہ بیروت میں ہے۔ وکیع اکثر حدیثوں میں اُن راویوں کا نام  
نہیں بتلاتے تھے جن سے انہوں نے حدیث لی ہے جس سے سامعین کو اشتباہ ہوتا  
تھا۔ سیرۃ النعمان ص ۷۵ علامہ شبلی نعمانی طبع مدینہ پبلشنگ کراچی۔ ۱۹۷۷ھ میں  
وفات پائی۔

### ولید بن شجاع ابی بدر

الولید بن شجاع، ابو ہمام بن ابی بدر۔ ابن معین نے کہا کہ لا باس بہ  
اور ابو حاتم نے کہا کہ ان کی احادیث قابل بھروسہ نہیں ہیں۔ میزان الاعتدال جلد ۴  
ص ۳۰۔ سلسلہ نمبر ۷۳۔ ۹۳۔

### ہشیم بن بشیر

ہشیم بن بشیر السلمی: ان کے متعلق یہ لکھا گیا ہے کہ یہ حدیثوں  
میں تدلیس کرتے تھے، سفیان ثوری نے ان سے حدیثیں لینے سے منع کیا ہے۔ یہ  
لوگوں کی طرف غلط نسبت دے کر حدیثیں بیان کرتے تھے۔ میزان الاعتدال جلد ۴  
ص ۳۰۶ سلسلہ نمبر ۲۵۰۔

### ہمام بن نافع

ہمام بن نافع الحمیری الصناعی: محمد بن عمر المعروف  
العقیلی المکی متوفی ۳۲۲ھ اپنی کتاب الضعفاء العقیلی  
دارالکتب العلمیۃ بیروت ج ۴ ص ۳۷۱ لکھتے ہیں۔ حدیثہ غیر  
محفوظ ایسا ہی میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۳۰۸ میں ذہبی نے اور ابن حجر  
تہذیب التہذیب جلد ۱۱ ص ۵۹ نے بھی لکھا ہے

### ہیثم بن حمید ہیثم

: الہیثم بن حمید الدمشقی: ابوداؤد نے انہیں قدری مذہب کا کہا  
ہے۔ اور ابو مسہر غسانی نے انہیں قدری اور غیر معتبر کہا ہے۔ میزان  
الاعتدال جلد ۴ ص ۳۱۹ سلسلہ نمبر ۹۲۹۸۔ یہ غیر معتبر اور جھوٹے تھے اور  
حدیثوں میں تصرف کیا کرتے تھے اور حدیثیں چرایا کرتے تھے ان سے بڑھ کر  
جھوٹا کسی کو نہیں پایا۔ تقریب التہذیب ابن حجر ج ۲ ص ۶۹۔

### یحییٰ بن سعید القطان

یحییٰ بن سعید معروف بہ القطان: علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال جلد ۱  
ص ۱۴۴ حالات امام جعفر صادق علیہ السلام میں لکھتے ہیں امام جعفر آئمہ اعلام میں  
سے ایک بزرگ ہیں بڑے نیک، صادق القول اور کبیر الشان۔ مگر ان کے بارے  
میں یحییٰ بن سعید القطان کا یہ قول ہے ہمالد أحب منه، فی نفسی منه  
شئ مجھے امام جعفر سے زیادہ مجالد سے محبت ہے اس لئے کہ امام جعفر کی طرف سے  
میرے دل میں خلش ہے۔ الکامل میں عبد اللہ بن عدی متوفی ۳۶۵ھ طبع دار الفکر  
بیروت ج ۲ ص ۱۳۱ نے بھی یہی لکھا ہے۔ تہذیب الکمال ابو الحجاج  
یوسف المزنی متوفی ۴۲۷ھ طبع موسسة الرسالة ج ۵ ص ۷۷ میں یحییٰ بن

سعید القطان کا یہ قول ہے کہ وذاکر جعفر بن محمد فقال: ما کان  
کذوباء۔ ابن تیمیہ نے منہاج السنہ میں لکھا ہے کہ بخاری نے امام جعفر سے اسی  
لئے کوئی حدیث نہیں لی کہ انہیں یحییٰ بن سعید کا یہ قول ملا۔

jabir.abbas@yahoo.com

م۔ میزان الاعتدال؛ ت۔ تذکرۃ الموضوعات؛ بی۔ اللئى المصنوع؛ ٢٢٢۔ ہندیہ الہندیہ۔  
 ط۔ تاریخ بغداد؛ ص۔ خلاصۃ التہذیب؛ لم۔ لسان المیزان؛ ہب۔ شذرات الذهب؛ کر۔  
 ابن عساکر؛ ج۔ الجواهر المفضیۃ؛ نص، نصب الراية

## بسببہ سبحانہ وبذکر ولیہ سلسلۃ الکذابین والوضاعین (حرف الالف)

1 أبان [اباء] ابن جعفر أبو سعيد البصرى،  
 2 كذاب كان يضع الحديث على رسول الله صلى الله عليه وسلم.

وقد وضع على أبي حنيفة أكثر من ثلاثمائة حديث ما حدث بها أبو حنيفة قط "م 1 ص 10، ت 120، لى 2 ص 13".  
 م۔ أبان بن فيروز أبي عياش مولى عبد القيس أبو  
 إسماعيل البصرى المتوفى 138،

قال شعبة ردائي وخماري في السالكين صدقة إن لم يكن ابن أبي عياش يكذب في الحديث. وقال: لا يجل الكف عنه أنه يكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم.

وقال أحمد إمام الحنابلة ليحيى بن معين وهو يكتب عن أبان نسخة: تكتب هذه وأنت تعلم أن أبان كذاب؛

وقال شعبة: لأن يزنى الرجل خير من أن يروى عن أبان. وقال: لأن أشرب من بول حماري أحب إلي من أن أقول حدثني أبان. لعله حدث عن أنس بأكثر من ألف وخمسمائة حديث ما لكثير شيء منها أصل. يب 1 ص 99

[.

إبراهيم بن أبي حية.  
 كذاب "ت ص 30".

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تذكرة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛ ييب - هذيب التهذيب؛  
ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

إبراهيم بن أبي الليث المتوفى 234 صاحب الأشجعي،  
كذاب وضاع متروك الحديث "طب 6 ص 196، م 1  
ص 27".

5 إبراهيم بن أبي يحيى أبو إسحاق البغدادي المتوفى 184،  
كذاب يضع، عدة النساء من الكذابين المعروفين  
بوضع الحديث على رسول الله "طب 13 ص 168، ص 18  
".

إبراهيم بن أحمد الحراني الضريع،  
كان يضع الحديث "م 1 ص 10".  
إبراهيم بن أحمد العجلي المتوفى 331،  
كان من يضع الحديث، ذكره ابن الجوزي وقال: وضع  
أحاديث فافتضح "م 1 ص 10، لم 1 ص 28".  
إبراهيم بن إسحاق بن عيسى البغدادي،  
كذاب "ت 78".

إبراهيم بن البراء الأنصاري المتوفى 224 / 5 حفيد  
أنس بن مالك،

كذاب يحدث عن الثقات بالموضوعات لا يجوز ذكره إلا  
على سبيل القدح فيه، قال ابن عدي، أحاديثه موضوعة  
"م 1 ص 12، 26، ت 87".

10 إبراهيم بن بكر الشيباني أبو إسحاق الأعور نزيل  
بغداد،

أحاديثه موضوعة. كان يسرق الحديث. طب 6 ص 46.



م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛ ييب- يهديب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميزان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

لم 1 ص 40].

إبراهيم بن الحرات السمات معاصر الترمذى،  
كذاب، قال: ربما وضعت أحاديث "م 1 ص 36".  
إبراهيم بن زكريا أبو إسحاق العجلي البصرى،  
حديثه منكر حدث بالبواطيل ويأتى عن مالك بأحاديث  
موضوعة "م 1 ص 16".

إبراهيم بن صرمة الأنصارى،  
كذاب خبيث يكذب على الله وعلى رسوله "طب 6 ص  
104، م 1 ص 19".

إبراهيم بن عبد الله بن خالد المصيصى،  
رجل كذاب يسرق الحديث أحاديثه موضوعة "م 1 ص  
20".

15 إبراهيم بن عبد الله السفرقع المتوفى 361،  
كذاب يضع الحديث "م 1 ص 21 لم 1 ص 74".  
إبراهيم بن عبد الله المخزومى المتوفى 304،  
ليس بثقة حدث عن الثقات بأحاديث باطلة "م 1 ص  
20".

إبراهيم بن عبد الله بن همام الصنعائى،  
كذاب وضاع "م 1 ص 21، ت 113، لى 2 ص 190".  
إبراهيم بن على الأمدى المتوفى 575،  
كان يكذب فى حكاياته ويضع، وكان فقيها فاضلا "  
م 1 ص 24، لم 1 ص 86".

م۔ میزان الاعتدال؛ ت۔ تذکرۃ الموضوعات؛ بی۔ اللئى المصنوع؛ ٢٢٢۔ ہندیہ الہندیہ۔  
 ط۔ تاریخ بغداد؛ ص۔ خلاصۃ التہذیب؛ لم۔ لسان المیزان؛ ہب۔ شذرات الذہب؛ کر۔  
 ابن عساکر؛ ج۔ الجواہر المصنیۃ؛ نص، نصب الراية

إبراهيم بن الفضل الاصبهاني أبو منصور البّار المتوفى

530

أحد الحفاظ كذاب. كان يقف في سوق أصفهان ويروى  
 من حفظه بسنده وكان يضع في الحال، قال معبر: رأيت في  
 السوق وقد روى منا كبير بأسانيد الصحاح وكنت أتأمله  
 مفرطاً أظن أن الشيطان تبدى على صورته "م 1 ص  
 25، هب 4 ص 95، لم 1 ص 89".

20 م إبراهيم بن مجشر أبو إسحاق البغدادي المتوفى  
 254،

كذبه الفضل بن سهل وقال ابن عدى: يسرق الحديث.  
 طب 6 ص 185].

إبراهيم بن محمد العكاشي.

كان كذاباً "م 1 ص 29".

إبراهيم بن منقوش الزبيدي.

قال الأزدي: كان يضع الحديث "م 1 ص 31 لي 1 ص  
 165".

إبراهيم المهاجر المدني.

كذاب [ت ص 18 إبراهيم بن مهدي الابل (بالضم) أبو  
 إسحاق البصري المتوفى. 208]

قال الأزدي كان يضع الحديث مشهور بذلك [م 1 ص

32، صه ص 29 يب 1 ص 170] 25 م إبراهيم بن نافع

الجلاب. بصري كذاب. يب 1 ص 175، لم 1 ص 117]

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

إبراهيم بن هذبة أبو هذبة البصرى.  
كذاب خبيث حدث بالأباطيل، ووضع على أنس، كان  
رقاصاً بالبصرة يدعى إلى العرائس فيرقص لهم وكان  
يشرب المسكر، بقى إلى سنة مائتين [طب 6 ص 201، م  
1 ص 33، ت ص 69، 73، لى 2 ص 58، 102، 233، 245،  
لم 1 ص 120].

إبراهيم بن هراسة الشيبانى الكوفى.  
ليس بثقة ولا يكتب حديثه، متروك كذاب "لم 1 ص  
121".

إبراهيم بن هشام الغسائى المتوفى. 237  
كذاب "كر 307 : 2، لم 1 ص 122".  
إبراهيم بن يحيى بن زهير البصرى.  
كان يكذب ويركب الأسانيد "لم 1 ص 124" 30  
أبردين أشرس. كذاب وضاع "م 1 ص 36، لى 1 ص  
129".

أحمد بن إبراهيم المزنى.  
كان يضع الحديث ويدور بالساحل، له نسخة موضوعة "م  
1 ص 38، ت ص 36".  
أحمد بن إبراهيم بن موسى. كذاب لا تحل الرواية عنه "  
ت 55".

أحمد بن أبى عمران الجرجانى المتوفى بعد  
360. كان يضع الحديث "م 1 ص 58".

م - میزان الاعتدال؛ ت - تذكرة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛؛ يب - هذيب التهذيب.  
ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

أحمد بن أبي يحيى الأنماطى.

كذاب له غير حديث منكر عن الثقات "م 1 ص 76"

35

م أحمد بن أحمد أبو العباس البغدادى الحنبلى المتوفى

615

حافظ مكث كذبه ابن الأخرى. هب 5 ص 62].

أحمد بن إسماعيل أبو خذافة السهمى المتوفى 259

صاحب مالك بن أنس. كذاب كل شئ تقول له يقول،

حدث عن مالك وعن غيره بألبواطيل "طب 4 ص 23،

م 1 ص 39. يب 1 ص 16".

أحمد بن بكر البالىسى أبو سعيد ابن بكرويه.

كان يضع الحديث "م 1 ص 40" أحمد بن ثابت الرازى

فرخويه. لا يشكون أنه كذاب "1 ص 143".

أحمد بن جعفر بن عبد الله السيسار

أحمد مشايخ الحافظ أبي نعيم مشهور بالوضع "

م 1 ص 41، هب 2 ص 372".

40 أحمد بن جعفر بن عبد الله بن يونس.

مشهور بالوضع ليس بشئ "م 1 ص 41".

أحمد بن حامد السرقدى.

كان يكذب ويحدث عن لم يلحقه مات بعد الستين

وثلاثمائة "م 1 ص 42".

أحمد بن الحسن بن أبان المصرى

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛ يب - هذيب التهذيب.  
 ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
 ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

من كبار شيوخ الطبراني. كان كذابا دجالا يضع الحديث  
 على الثقات "م 1 ص 42، ت 65، 108 إلى 295 : 1".  
 أحمد بن الحسن بن القاسم الكوفي المتوفى. 262  
 كذاب يضع الحديث على الثقات "م 1 ص 42، ت 9،  
 114، ظم 5 ص 34". ظهر كذبه فتركه الناس "م 1  
 ص 44، لم 1 ص 158".

45 أحمد بن الحسين أبو الحسين بن السماك الواعظ  
 المتوفى. 424  
 قال أبو الفتح البصري: لم اكتب ببغداد عن من أطلق  
 عليه الكذب من المشايخ غير أربعة أحدهم أبو الحسين  
 ابن السماك. وكذبه ابن أبي الفوارس "طب 4 ص 111،  
 ظم 8 ص 76، م 1 ص 43".

أحمد بن خليل النوفلي القومسي المتوفى. 310  
 كذاب يروي عن من لم يخلق "لم 1 ص 167".  
 أحمد بن داود ابن أخت عبد الرزاق.  
 من أكذب الناس، عامة أحاديثه منكورة "م 1 ص 45  
 ."

أحمد بن داود بن عبد الغفار الحراني  
 . كان كذابا يضع الحديث "ت 2، 30 م 1 ص 45، لي 2  
 ص 22، 174".

أحمد بن سليمان القرشي.  
 متروك كذاب "م 1 ص 48، لي 2 ص 74".

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

50م أحمد بن سليمان- أبي سليمان- أبو جعفر القواريري  
البغدادى.

قال أبو الفتح الحافظ : كذاب يكذب على حماد بن سلمة.  
وقال الخطيب : كذب هذا الشيخ ظاهر يغنى عن تعديل  
روايته بجواز دخول السهو عليه وإلحاق الوهم به. ثم  
ذكر شواهد على كذبه فيقول : وفي بعض ما ذكرنا دلالة  
كافية على بيان حاله وظهور اختلاطه. طب 4 ص 174-  
[177].

أحمد بن صالح أبو جعفر الشموحي البصري  
نزىل مكة. كذاب وضاع صلف "يب 1 ص 42، لم 1  
ص 186".

أحمد بن طاهر بن حرمة البصري المتوفى. 292.  
كذاب حدث عن جده عن الشافعي بحكايات بواطيل، كان  
أكذب البرية يكذب في حديث رسول الله صلى الله عليه  
وسلم إذا روى، ويكذب في حديث الناس إذا حدث  
عنهم "م 1 ص 50، لم 1 ص 189".

أحمد بن عبد الجبار الكوفي 2/271.  
كذاب "يب 1 ص 51، م 1 ص 53".  
أحمد بن عبد الرحمن ابن الجارود الرقي  
كذاب وضاع. طب 2 ص 247، م 1 ص 55، لى 2 ص  
172.

55م أحمد بن عبد الله الشاشي. كذاب "م 1 ص 52".

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

أحمد بن عبد الله الهيثمي المؤدب أبو جعفر المتوفى. 271.  
كان يضع الحديث. طب 4 ص 220، م 1 ص 51. أحمد  
بن عبد الله الشيباني أبو علي الجويباري. كذاب يضع  
الحديث دجال. قال البيهقي: فإني أعرفه حق المعرفة  
بوضع الأحاديث على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد  
وضع عليه أكثر من ألف حديث وسمعت الحاكم يقول:  
هذا كذاب خبيث وضع كثير في فضائل الأعمار، لا تحل  
رواية حديثه بوجه.

وقال السيوطي: وضع ألف أحاديث للكرامية، وقال  
ابن حبان: دجال من الدجاجلة، روى عن الأئمة ألف  
أحاديث ما حدثوا بشئ منها وعن الحافظ السري: إنه  
ومحمد بن تميم ومحمد بن عكاشة وضعوا عشرة آلاف  
حديث "طب 3 ص 295، التذكار 155، م 1 ص 51،  
ت 38، لب 213، لم 1 ص 193، ج 5 ص 188، لي  
1 ص 21".

م- أحمد بن عبد الله أبو بكر الضرير.  
أخرج الخطيب في تاريخ بغداد 4 ص 232 بإسناده عن  
أنس رفعه: أتاني جبرئيل وعليه قباء أسود وخف أسود  
ومنطقة وقال: يا محمد هذا زى بنى عمك من بعدك.  
فقال: هذا حديث باطل إسناده كلهم ثقات غير  
الضرير والحمل فيه عليه.

أحمد بن عبد الله بن محمد أبو الحسن البكري،

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كذاب دجال واضع القصص التي لم تكن قط، فما أجهله  
 وأقل حياءه؟ "م 1 ص 53" 60 أحمد بن عبد الله أبو  
 عبد الرحمن الفارياني. كان وضاعاً مشهوراً بالوضع "لم  
 1 ص 194 إلى 1 ص 359، ج 2 ص 44".

أحمد بن عبيد الله أبو العز بن كادش المتوفى. 556  
 مشهور من الشيوخ كان مغلطاً كذاباً لا يحتج بمثله،  
 وللأئمة فيه مقال. قال ابن عساکر: قال لي أبو العز  
 وسمع رجلاً قد وضع في حق علي حديثاً: ووضعت أنا في حق  
 أبي بكر حديثاً، بالله أليس فعلت جيداً؟ لم 1 ص 218

أحمد بن عصبة النيسابوري.  
 متهم هالك روى خبراً موضوعاً هو آفته "م 1 ص 56".  
 قال الأميني: يأتي خبره الموضوع في الموضوعات.  
 أحمد بن علي بن أحمد بن صبيح،  
 كان يكذب كثيراً كان في حدود "م 1 ص 58، لم 1  
 ص 234".

أحمد بن علي بن الحسن بن شقيق أبو بكر  
 البروزي.

كان يضع الحديث "لي 1 ص 129".  
 65 أحمد بن علي بن الحسن بن منصور الأسد آباذى  
 البقرى.

قدم دمشق وحدث بها، كان شيخاً كذاباً يدعى مالم



م- میزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لی- الائی المصنوع؛ یب- یهدیب التهذیب؛ ط- تاریخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذیب؛ لم- لسان المیزان؛ هب- شذرات الذهب؛ کر- ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضیة؛ نص، نصب الراية

یسع.

م أحمد بن علی بن سلمان (1) البروزی.

متروک یضع الحدیث "طب 303 : 4".

أحمد بن عیسی العسکری المتوفی. 243.

کذاب "یب 1 ص 65".

أحمد بن عیسی اللخمی المتوفی. 273.

کذبه ابن طاهر "یب 1 ص 66".

أحمد بن عیسی الهاشمی.

کذاب "م 1 ص 60" لعله العسکری.

70 أحمد بن عیسی الخشاب التنبسی المتوفی. 293.

کذاب یضع الحدیث، حدث بأحادیث موضوعة "م 1

ص 59، لم 1 ص 241، ت ص 39، هب 2 ص 366".

أحمد بن الفرج أبو عتبة الحجازی المتوفی. 271.

کذاب لم یسمع منه شیء "طب 4 ص 341".

أحمد بن محمد بن محمد أبو الفتوح الغزالی الطوسی الواعظ

البفوة المتوفی 520

أخو أبي حامد. کان یضع، والغالب علی کلامه التخلیط

والأحادیث الموضوعة، وکان یتعصب لإبلیس ویعذرہ

"ظم 9 ص 260، یه 12 ص 196، م 1 ص 71".

أحمد بن محمد بن الحجاج بن رشدین أبو جعفر البصری

المتوفی. 292.

کان من حفاظ الحدیث، کذاب یدخل الحدیث علی

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛ ييب- يهديب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميزان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

شيوخه وهو من يكتب حديثه مع ضعفه (2) وقال ابن  
عدى : كذبوه وأنكرت عليه أشياء، وكان آل بيت  
رشددين خصوصاً بالضعف من أحمد إلى رشددين " كر 1 ص  
455 م 1 ص 63، لم 1 ص 258".  
أحمد بن محمد بن حرب اللخمي الجرجاني.  
كان يتعمد الكذب ويضع " م 1 ص 63، لى 1 ص 3".

(1) فى لسان الـهـيـزان : سليمان.  
(2) يعنى للاعتبار ولعرفان الضعيف كما نص عليه فى  
غير موضع.  
75 أحمد بن محمد بن الحسن البقرى المتوفى 380.  
كذاب لم يكن فى الحديث ثقة وكان يظهر النسك  
والصلاح " طب 4 ص 429 م 1 ص 63".  
أحمد بن محمد بن الصلت بن المغلس أبو العباس الحماني  
المتوفى 2؛ 8/3.  
وضاع لم يكن فى الكذابين أقل حياء منه صنف فى  
مناقب أبي حنيفة أحاديث باطلة كلها موضوعة، وأخرج  
عن الثقات أخباراً كلها كذب " طب 4 ص 207 وج 5  
ص 34، ظم 6 ص 157، م 1 ص 66، يه 11 ص 131، كر  
2 ص 56، لم 269 : 1، لى 2 ص 42، 142".  
أحمد بن محمد بن على أبو عبد الله الصيرفى المعروف بابن  
الأبنوسى المتوفى 394.

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ بلى - اللئى المصنوع؛ ييب - هذيب التهذيب.  
 ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
 ابن عساكر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كان من يتعمد الكذب "طب 5 ص 70".

أحمد بن محمد بن علي بن حسن بن شقيق البروزي،  
 كان يضع الحديث "م 1 ص 69، لم 1 ص 287، بلى 1 ص  
 129".

أحمد بن محمد بن عمر أبو سهل الحنفى اليمامى نزيل بغداد،  
 كذاب وضاع متروك الحديث قال البطرز: كتبت عنه  
 خمسمائة حديث ليس عند الناس منه حرف "طب 5  
 66، كر 2 ص 69، م 1، بلى 1 ص 247، ج 2 ص 26".  
 80 أحمد بن محمد بن عمرو أبو بشر الكندى البروزي  
 نزيل بغداد المتوفى 323،

كان فقيهاً مجوداً في السنة وفي الرد على أهل البدع، وكان  
 حافظاً عذب اللسان، ولكنه كان يضع الأحاديث عن  
 أبيه عن جده وعن غيرهم، يكذب ويضع الحديث على  
 الثقات، وله من النسخ الموضوعة شيء كثير "طب 5  
 ص 74" وقال ابن حبان: كان ممن يضع المتون ويقلب  
 الأسانيد فاستحق الترك، لعله قد قلب على الثقات  
 أكثر من عشرة آلاف حديث كتبت أنا منها أكثر من  
 ثلاثة آلاف حديث لم أشك أنه قلبها.

وقال الدارقطنى: كان يضع الحديث وكان عذب اللسان  
 حافظاً "م 1 ص 70، بقى 3 ص 23" وفي هب 2 ص 298  
 : هو أحد الوضاعين الكذابين مع كونه محدثاً إماماً في  
 السنة والرد على المبتدعة.

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئيم المصنوع؛؛ يب- بهذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

أحمد بن محمد بن غالب الباهلي أبو عبد الله المتوفى 275  
غلام الخليل، من كبار الزهاد ببغداد كذاب وضاع.  
قال الحافظ ابن عدي: سمعت أبا عبد الله النهاوندي  
بحران في مجلس أبي عروبة يقول: قلت لغلام الخليل: ما  
هذه الأحاديث الرقائق التي تحدث بها؟

قال: وضعناها لنرقق بها قلوب العامة. ما أظهر أبو  
داود السجستاني تكذيب أحد إلا في رجلين: الكديمي.  
وغلام خليل. فذكر أحاديث ذكرها في الكديمي أنها  
كذب. وذكر غلام خليل فقال: ذاك- يعني صاحب  
الزنج- كان دجال البصرة وأخشى أن يكون هذه- يعني  
غلام خليل- دجال بغداد ثم قال: قد عرض على من  
حديثه فنظرت في أربعمئة حديث أسانيدھا ومتونها  
كذب كلها "طب 5 ص 79، ظم 5 ص 95. لم 1 ص  
273، لي 1 ص 200، ج 2 ص 109".

مر قال الأميني: والعجب العجائب أن رجلاً هذه سيرته  
وهذه ترجمته غلقت بموته أسواق مدينة السلام وحمل  
نعشه إلى البصرة وودفن هناك وبنيت على قبره قبة كما في  
تاريخ بغداد والمنتظم لابن الجوزي].

أحمد بن محمد بن الفضل القيسي.

كان يضع الحديث، قال ابن حبان: خرجت إلى قريته  
فكتبت عند شبيلها بخمسائة حديث كلها موضوعة "  
إلى أن قال: "ولعل هذا الشيخ قد وضع على الأئمة

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب؛  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان- هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص- نصب الراية

المريضين أكثر من ثلاثة آلاف حديث" م 1 ص 70، ت  
 ص 41، 45، 67، 70."

أحمد بن محمد بن مالك.

كان يضع الحديث "ت ص 47".

م أحمد بن محمد بن مصعب،

أحد الوضاعين. كر 154 : 5[85

أحمد بن محمد بن هارون أبو جعفر البرقي،

كذاب كان يهمل في الحديث" م 1 ص 71

أحمد بن مروان الدينوري المالكي المتوفى 333

صاحب المجالسة. قال الدارقطني في غرائب مالك:

كان يضع الحديث "لم 1 ص 309".

أحمد بن منصور أبو السعادات،

ملحد كذاب ومن وضعه حديث يقول فيه: وبين يدي

الرب لوح فيه أسماء من يثبت الصورة والرؤية

والكيفية فيباهي بهم الملائكة" م 1 ص 75، لي 1 ص

14".

أحمد بن موسى أبو الحسن ابن أبي عمران الجرجاني الفرزي

المتوفى بعد 368،

أحد الحفاظ كذاب كان يضع الحديث ويركب الأسانيد

على المتون، روى منكبر عن شيوخ مجاهيل لم يتابع

عليها فكذبوه" م 1 ص 75 هب 3 ص 67".

أحمد بن يعقوب بن عبد الجبار الأموي المرواني الجرجاني

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

### المتوفى. 367

كان يضع الحديث روى أحاديث موضوعة لا يستحل  
 رواية شيء منها "م 1 ص 77، لب 84".  
 90 م إسباط أبو اليسع البصرى،  
 كذبه يحيى بن معين. يب 1 ص 212].  
 إسحاق بن إبراهيم الطبرى،  
 كذاب لا يكتب عنه، يأتي بالموضوعات عن الثقات "ت  
 103، 95، لي 2 ص 76".  
 إسحاق بن إبراهيم الواسطى المؤدب.  
 كذبه ابن عدى والأردى "م 85، لم 1 ص 348".  
 إسحاق بن إدريس الاسوارى البصرى أبو يعقوب،  
 كذاب يضع الحديث تركه الناس "م 1 ص 86".  
 إسحاق بن بشر البخارى أبو حذيفة المتوفى 206،  
 قد أجمعوا على أنه كذاب. يضع الحديث لا يحل حديثه إلا  
 على جهة التعجب "طب 6 ص 327، م 1 ص 86".  
 95 إسحاق بن بشر بن مقاتل الكاهلى أبو يعقوب المتوفى  
 228.  
 كان كذاباً يضع الحديث "طب 6 ص 329، م 1 ص 87،  
 ت 33، 39، 76، 120، لي 1 ص 91، 153 وقال : كذاب  
 وضاع بالاتفاق، وج 2 ص 72، 73، 90".  
 إسحاق بن عبد الله الأموى مولى آل عثمان بن عفان  
 المتوفى 144،

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛ يب - هذيب التهذيب؛ ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر - ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كذاب ذاهب الحديث يقلب الأسانيد ويرفع المراسيل  
" کر 443 : 2-45، يب 1 ص 241".

إسحاق بن محمدا،

كذاب يضع الحديث على مذهب الكرامية، وله مصنف  
في فضائل محمد بن كرام كله كذب موضوع " لي 1 ص  
238".

إسحاق بن ناصح،

من أكذب الناس يحدث عن النبي، عن ابن سيرين برأى  
أبي حنيفة " م 1 ص 94".

إسحاق بن نجيح الملقب بالأزدي،

دجال أكذب الناس، عدو الله، رجل سوء خبيث كان  
يضع الحديث " طب 6 ص 324، م 1 ص 94، ت 84، يب  
1 ص 253، لي 1 ص 175، 103، 55، صه 26".

100 إسحاق بن وهب الطهرمسي،

كذاب متروك كان يضع صراحاً " م 1 ص 95، ت 71، 53،  
لي 106، 1، وج 2 ص 99، 114".

أسد بن عمرو أبو المنذر الجبلي القاضي صاحب أبي  
حنيفة المتوفى 190،

كذوب ليس بشيء كان يسوي الحديث على مذهب أبي  
حنيفة هو والريخ عندهم سواء " طب 7 ص 17، م 1 ص  
96، لم 1 ص 384".

إسماعيل بن أبان أبو إسحاق الغنوي الكوفي المتوفى 210،

م-ميزان الاعتدال؛ ت-تذكرة الموضوعات؛ لي-اللائى المصنوعة؛ يب-تهذيب التهذيب؛ ط-تاريخ بغداد؛ ص-خلاصة التهذيب؛ لم-لسان المميز؛ ان؛ هب-شذرات الذهب؛ كر-ابن عساکر؛ ج-الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كذاب كان يضع الحديث "ط 6 ص : 241 م 1 ص

98، ت 116، يب 1 ص 271، لي 1 ص 246، صه 27."

إسماعيل بن أبي أويس عبد الله البدني المتوفى 226،

كذاب يسرق الحديث "م 1 ص 104."

إسماعيل بن أبي زياد الشامي،

كذاب متروك يضع الحديث "م 1 ص 107، لي 2 ص

179، 77، 239."

105 إسماعيل بن إسحاق الجرجاني،

كان يضع الحديث "م 1، لم 1 ص 393."

إسماعيل بن بلال العثماني الدميأطى المتوفى 466،

كان كذاباً "لم 1 ص 396."

إسماعيل بن زريق البصري،

كذاب "م 1 ص 106."

إسماعيل بن شروس أبو المقدام الصنعائي،

كان يضع الحديث "م 1 ص 109."

إسماعيل بن علي بن المثنى الواعظ الاسترأبادي المتوفى

448،

كذاب ابن كذاب كان يقص ويكذب، يركب المتون

الموضوعة على الأسانيد الصحيحة "لم 1 ص 423."

110 إسماعيل بن محمد بن يوسف أبو هارون الفلسطيني

من بيت جبريل،

كذاب يسرق الحديث لا يجوز الاحتجاج به "م 1 ص



م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛ يب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميزان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

114، ت39، 58، 107، لي1 ص152."

م إسماعيل بن محمد ابن مسلمة أبو عثمان

الاصبهاني الواعظ المحتسب،

قال ابن ناصر وضع حديثا وكان يختلط. هب 23 : 4.

إسماعيل بن مسلم السكوني اليشكري،

كان يضع الحديث "م 1 ص116، يب 1 ص333، لي2

ص 114."

م إسماعيل بن يحيى الشيباني الشعيري،

كذاب- يب 1 ص336."

إسماعيل بن يحيى التيمي حفيد أبي بكر الصديق،

كذاب لا تحل الرواية عنه ركن من أركان الكذب يضع

الحديث، عامة ما يرويه بواطيل، كان يكذب على مالك

والشوري وغيرهما، يحدث عن الثقات بما لا يتابع عليه "

طب 6 ص249، لب 1 ص209، م 1 ص117، يب 1 ص

442، مز 1 ص101، 106، 133، وج 9 ص44، لي1 ص

89، 107، 111 وج 2 ص163."

115 أسيد بن زيد بن نجيح أبو محمد الجمال المتوفى قبل

220،

كذاب متروك الحديث يحدث بأحاديث كذب، عامة ما

يرويه لا يتابع عليه "طب 7 ص48، نص 1 ص92، مز2

175 : م 1 ص119، صه 32، لي1 ص408."

م أشعث بن سعيد البصري أبو الربيع السمان،

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لى - اللئى المصنوع؛ ييب - يهديب التهذيب.  
 ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
 ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

ليس بثقة ضعيف متروك الحديث، قال هشيم: كان  
 يكذب "يب 1 ص 351".

أصبغ بن خليل القرطبي المالكي المتوفى 272،  
 افتعل حديثاً في ترك رفع اليدين ووقف الناس على  
 كذبه.

نقل عن أحمد بن خالد: إنه لم يقصد أصبغ بن خليل  
 الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم وإنما أظهر  
 (1) أنه يريد تأييد مذهبه "لم 1 ص  
 459".

أصرم بن حوشب أبو هشام كتب عنه الجوزى في سنة  
 202،

كذاب خبيث يضع الحديث على الثقات. طب 7 ص  
 31، م 1 ص 126، ت 10 ص 1، مز 1 ص 306، لى 198 : 1،  
 ج 2 ص 6، 47، 52.

م أيوب بن خوط أبو أمية البصرى الحبطى،  
 متروك كذاب - ييب 1 ص 402، لم 1 ص 120 | 479  
 أيوب بن سيار الزهرى المدنى، قال النسائى: كان من  
 الكذابين.

وقال ابن حبان: كان يقلب الأسانيد ويرفع المراسيل  
 لم 1 ص 482.

أيوب بن محمد أبو ميمون الصورى:  
 كذاب. م 1 ص 136 أيوب بن مدرك أبو عمرو الحنفى

م-ميزان الاعتدال؛ ت-تذكرة الموضوعات؛ لي-اللائق المصنوع؛؛ يب-تهذيب التهذيب؛  
 ط-تاريخ بغداد؛ ص-خلاصة التهذيب؛ لم-لسان المميز؛ ان؛ هب-شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج-الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

اليماحي، كذاب ليس بشيء روى عن مكحول نسخة  
 موضوعة. طب 7 ص 6، كر 3 ص 111، لم 1 ص 488  
 حرف الباء الموحدة  
 بأذا م أبو صالح تابعي،  
 كذاب متروك. عن الكلبي قال. قال أبو صالح :كلما  
 حدثت كذب. م 1 ص 138. يب 1 ص 416.  
 بركة بن محمد الحلبي،  
 كذاب يسرق الحديث ويضع، م 1 ص 111، نص 78 : 1،  
 لي 2 ص 209.4

(1) تأمل في هذا التوجيه واضحك أو ابك.  
 125 بريه بن محمد بن بريه أبو القاسم البيع، كذاب مدبر  
 وضاع له كتاب، أحاديثه باطلة موضوعة منكورة المتون  
 جدا، طب 7 ص 135، م 1 ص 142

بشر بن إبراهيم أبو سعيد القرشي الأنصاري الدمشقي  
 سكن البصرة، ممن يضع الحديث على الثقات، أتى  
 بأحاديث موضوعة لا يتابع عليها. كر 227 : 3 ، ت  
 117، نص 238 : 4، لب 156.

بشر "بشار" بن إبراهيم البصري أبو عمرو المفلوج.  
 كذاب يضع الحديث على الثقات" م 1 ص 145، ت ص

م - میزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لی - اللئى المصنوعة؛ یب - هذیب التهذیب؛ ط - تاریخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذیب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ کر - ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضیة؛ نص، نصب الراية

61، 72، 73، 76، لی 2 ص 167، 203."

بشر بن الحسین الاصبهانی،

کذاب یکذب علی الزبیر له نسخة موضوعة شبیهاً بمائة وخمسين حديثاً "م 1 ص 147، مز 1، 59."

بشر بن رافع الحارثی ابن عم أبي هريرة،

كان يضع الحديث. يأتي بالطامات موضوعة يعرفها من لم يكن الحديث صناعته كأنه المتعمد لها. وقال ابن حبان: كان يضع أشياء عمداً "يب 1 ص، 448 لب 236، ت 118."

130 م بشر بن عبيد الدارسی،

کذاب. مز 1 ص 137.

بشر (1) بن عون الشامي، عنده نسخة نحو مائة حديث

كلها موضوعة "م 1 ص 149، ت 112، مز 2 ص 228."

بشر بن نمير البصري المتوفى 238،

كان ركناً من أركان الكذب كذاب يضع الحديث عامة ما يرويه لا يتابع عليه "يب 1 ص 461، م 1 ص 151، لی 1 ص 126."

بكر بن زياد الباهلي،

دجال يضع الحديث "م 1 ص 160، لی 1 ص 7."

بكر بن عبد الله بن الشرود الصنعائي، كذاب ليس بشيء

يقلب الأسانيد ويرفع المراسيل "م 1 ص 161."

135 بكر بن المختار الصائغ،

م-ميزان الاعتدال؛ ت-تذكرة الموضوعات؛ لي-اللائى المصنوع؛؛ يب-هذيب التهذيب؛  
ط-تاريخ بغداد؛ ص-خلاصة التهذيب؛ لم-لسان المميز ان؛ هب-شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج-الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كذاب لا تحل الرواية عنه" ت15، م1 ص162  
بندار بن عمر بن محمد أبو سعيد التميمي الروياني نزيل  
دمشق، كذاب" كر3 ص296.  
(1) في مجمع الزوائد: بشير.

بهلوان بن شهر مزان أبو البشر اليزدي المتوفى في القرن  
السادس.

كذاب" لم2 ص65".  
حرف الجيم.

جابر بن عبد الله اليمامي العقيلي،  
كان كذاباً جاهلاً بعيد الفطنة قال ابن شاذويه: رأيت  
ببخاري ثلاثة من الكذابين: محمد بن تميم.  
والحسن بن شبل. وجابر اليمامي" لم2 ص87. الإصابة1  
ص155، لي1 ص453.

الجارود بن يزيد أبو علي العامري المتوفى 253،  
كذاب متروك يكذب ويضع الحديث" م1 ص178، لم  
ص290".

140 جبارة بن المغلس أبو محمد الحباني المتوفى 241،  
قال يحيى: كذاب. "لب232، صه55".

الجراح بن منهال أبو العطف الجزري المتوفى 168،  
منكر الحديث متروك كان يكذب في الحديث  
ويشرب الخمر" م1 ص181، لم2 ص99".

جرير بن أيوب البجلي الكوفي،

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

قال أبو نعیم: کان یضع الحدیث "م 1، لم 2 ص 101".

جریر بن زیاد الطائی،

کذاب. نص. 181 : 1

جعفر بن أبان،

کان یضع الحدیث "ت 113".

145 جعفر بن الزبیر الحنفی الدمشقی ثم البصری

المتوفى بعد 140،

کذبه شعبة قال غندر: رأیت شعبة را کبا على حمار

فقال: أذهب فأستعد على جعفر بن الزبیر وضع على

رسول الله صلى الله عليه وسلم أربع مائة حديث، وكان

مجتهدا في العبادة "م 1 ص 188، يب 2 ص 90، مز 1

ص 248، لى 1 ص 6 وج 2 ص 102، 442، صه 53".

جعفر بن عبد الواحد الهاشمى العباسى المتوفى 258،

من حفاظ الحديث، كذاب كان يضع الحديث ويسرقه

روى أحاديث لا أصل لها "طب 7 ص 175، ظم 5 ص

12، م 1 ص 191، لى 1 ص 223 وج 2 ص 10،

190:"

جعفر بن على بن سهل الحافظ أبو محمد الدورى الدقاق

المتوفى 330،

كذاب فاسق "طب 7 ص 223، م 1 ص 191".

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛؛ يب - هذيب التهذيب.  
ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
ابن عساكر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

م جعفر بن محمد بن الفضل أبو القاسم الدقاق البصرى  
الشهير بأبن البارستانى المتوفى 287،  
كذبه الدارقطنى والصويرى. طب 7 ص 234، ظم 7 ص  
191، لم 2 ص 124].  
(حرف الحاء البهلة)

150 حارث بن عبد الرحمن بن سعد المثنى  
الدمشقى مولى مروان بن الحكم أو مولى أبى الجلال،  
كذاب "كر 442 : 3".  
حامد بن آدم البروزى،  
كذاب ممن اشتهر بوضع الحديث "م 1 ص 208، مز 1  
ص 37".

حباب بن حيلة الدقاق،  
كذاب "م 1 ص 208".  
حبيب بن أبى حبيب أبو محمد البصرى المتوفى  
218

كاتب مالك، كان يضع الحديث كان من أكذب الناس،  
أحاديثه كلها موضوعة "يب 181 : 2، م 1 ص 210، ت  
90، لب 216، لي 1 ص 8، 230، صه 60، مز 9 ص  
74، طب 13 ص 396".

حبيب بن أبى حبيب الخرططى البروزى،  
كذاب كان يضع الحديث على الثقات "م 1 ص 209،  
يب 2 ص 182، لي 1 ص 14".

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لى - اللئى المصنوعة؛ يب - هذيب التهذيب.  
ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
ابن عساكر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

155 حبيب بن محمد،

كذبه أحمد ويحيى "لم 2 ص 169".

حرب بن ميمون العبدى أبو عبد الرحمن البصرى،  
مجتهد عابد هو أ كذب الخلق توفى سنة بضع وثمانين  
ومائة "يب 2 ص 227، صه 63".

حسان بن غالب المصرى،

كان يقلب الأخبار ويروى عن الأثبات الملزقات لا  
تحل الرواية عنه إلا على سبيل الاعتبار، له عن مالك  
أحاديث موضوعة "م 1 ص 223".

الحسن بن الحسين بن عاصم الهسنجاني،

قال محمد بن أيوب : كنا لا نشك نحن وعلى بن شهاب أنه  
كذاب "لم 2 ص 200".

الحسن بن دينار أبو سعيد التميمي،

كذاب ليس بثقة "يب 2 ص 276، لم 2 ص 205، لى 2  
ص 173".

160 الحسن بن زياد أبو على اللؤلؤى الكوفى المتوفى 204،

أحد الفقهاء من أصحاب أبي حنيفة كذاب خبيث

متروك الحديث غير ثقة ولا مأمون "طب 7 ص 317، م  
1 ص 228" وقال ابن كثير فى يه 5 ص 354 تر كه غير  
واحد من الأئمة وصرح كثير منهم بكذبه.

الحسن بن شبيل الكرمينى البخارى، شيخ كذاب من



م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئيم المصنوع؛ يب- بهذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان- هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص- نصب الراية

جملة من يضع الحديث" م 1 ص 229".

الحسن بن عثمان أبو سعيد التستري،

كذاب يضع الحديث ويسرقه" م 1 ص 233، لم 2 ص

220، لي 2 ص 193".

الحسن بن الطيب البلخي المتوفى 307،

حدث بما لم يسمع عن مطين كذاب حدث بأحاديث

سرقها" م 1 ص 233".

الحسن بن علي الأهوازي أبو علي المتوفى 446،

كذاب في الحديث والقراءة كان من أكذب الناس صنف

كتاباً أتى بالموضوعات وفضائح" م 1 ص 237، لي 1 ص

15".

165 الحسن بن علي أبو علي النخعي المعروف بأبي

الأشنان،

قال ابن عدي: رأيت به بغياد يكذب كذبا فاحشا

ويحدث عن قوم لم يرهم، وكان يلزق أحاديث قوم

تفردوا به على قوم ليس عندهم" طب 7 ص 377، 1،

ص 236".

الحسن بن علي بن زكريا أبو سعيد العدوي البصري

المتوفى 317 / 9/8،

شيخ قليل الحياء كذاب أفاك يضع الحديث على رسول

الله صلى الله عليه وسلم ويسرق الحديث ويلزقه على قوم

آخرين، ويحدث عن قوم لا يعرفون، وعامة ما حدث به

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئيم المصنوع؛ يب- تهذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المحفظة؛ نص؛ نصب الراية

(إلا القليل) موضوعات يتيقن أنه هو الذي وضعه،  
كذاب على رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عليه ما  
لم يقل، قال ابن حبان: لعله قد حدث عن الثقات  
بالأشياء الموضوعات ما يزيد على ألف حديث "طب 7  
ص 383، م 1 ص 236، بق 3 ص 32، هب 2 ص 281، لي  
1 ص 59، 226".

م الحسن بن علي بن عيسى الأزدي البعاني،  
وضاع روى عن مالك أحاديث موضوعة. كر 230 : 4].  
الحسن بن عمار بن المضرب أبو محمد الكوفي المتوفى  
153،

فقيه كبير كذاب ساقط متروك، وكان يضع الحديث قال  
شعبة: من أراد أن ينظر إلى أكذب الناس فلي نظر إلى  
الحسن بن عمار "طب 7 ص 349، م 1 ص 239، إرشاد  
الساري 6، 73".

الحسن بن عمرو بن سيف العبدى،  
كذاب متروك "يب 2 ص 311، م 1 ص 239".  
170 الحسن بن غالب أبو علي التميمي المعروف  
بأبن مبارك المقرئ المتوفى 458،

قال السيرقندي: كان كذاباً "ظم 8 ص 243، يه 12  
ص 94".

الحسن بن غفير المصري العطار،  
كذاب كان يضع الحديث "م 1 ص 240".

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛؛ يب - هذيب التهذيب.  
 ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
 ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

م الحسن بن محمد أبو علي الكرمانى الشرقى المتوفى 495،  
 رحل فى طلب الحديث وعنى بجمعه وسمع الكثير وكان فيه  
 دين وعبادة وزهد يصلى الليل لكنه روى ما لم يسمع  
 فأفسد ما سمع، وكان المؤتمن أبو نصر يقول: هو كذاب.  
 ظم 9 ص 132].

م الحسن بن يزيد المؤذن البغدادي،  
 منكر الحديث عن الثقات يقلب الأسانيد ولا يشبهه  
 حديثه حديث أهل الصدق. طب 7 ص 452].

الحسن بن واصل،  
 كذاب "لى 2 ص 45" قديقال: إنه هو ابن دينار.  
 175 الحسين بن إبراهيم،  
 كذاب دجال وضع الحديث، وضع أحاديث صلاة الأيام  
 والليالى "م 1 ص 248. لب. 217.  
 الحسين بن أبي السرى "المتوكل" العسقلاني المتوفى  
 240.

كذاب "م 1 ص 251، يب 2 ص 365، صه 72".  
 الحسين بن حميد بن ربيع الكوفي الخزار المتوفى 282،  
 كذاب ابن كذاب ابن كذاب "طب 8 ص 38،  
 م 2 ص 280"

الحسين بن داود أبو علي البلخي المتوفى 282،  
 وضاع ليس بثقة حديثه موضوع روى عن يزيد  
 بن هارون عن حميد بن أنس نسخة أكثرها موضوع "

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛ يب- بهذيب التهذيب؛  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

طب 8 ص 44. م 1 ص 250، لي 2 ص 187".  
الحسين بن عبد الله بن ضميرة الحميري،  
كذاب متروك الحديث لا يساوى شيئاً ليس بثقة ولا  
مأمون" م 1 ص 252  
180 الحسين بن عبيد الله (1) العجلي أبو علي،  
كان يضع الحديث على الثقات. م 1 ص 253. طب 8 ص  
56، نص 1 ص 143، مز 1 ص 206، لي 1 ص 164.  
الحسين بن علوان بن قدامة أبو علي حدث ببغداد سنة  
200،  
كذاب خبيث كان يضع الحديث. طب 8 ص 63، م 1  
ص 254، ت 63: 102: 116، لي 1 ص 109 وج 2 ص 50.  
65، 119.

(1) في ميزان الاعتدال للذهبي، عبد الله.

الحسين بن الفرغ الحياط،  
كذاب كان يسرق الحديث م 1 ص 255.  
الحسين بن قيس الملقب بحنش،  
كذاب أحاديثه منكورة جداً لا يكتب حديثه ت 90، لي 2  
ص 13، م 1 ص 255.  
م الحسين بن محمد أبو عبد الله الخالع البغدادى المتوفى  
422.

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛ يب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

قال أبو الفتح الصواف البصرى: لم أكتب ببغداد  
عن أطلق عليه الكذب من المشايخ غير أربعة أحدهم  
أبو عبد الله الخالغ. طب 8 ص 106].

185 الحسين بن محمد البزرى المتوفى 423.

كذاب أحد الأربعة المشايخ الكذابين ببغداد. طب 8  
ص 107، م 1 ص 256.

حصن بن عمر أبو عمر الأحمسى الكوفى،

كذاب منكر الحديث ليس بشئ. طب 8 ص 264.

حفص بن سليمان أبو عمر الأسدى البزار المتوفى

180 وقيل قريباً من 190، وهو حفص بن أبى داود القارئ

نزىل بغداد. كذاب متروك يضع الحديث يحدث عن جمع  
أحاديث بواطل "طب 8 ص 188" وقال أبو حاتم:

متروك لا يصدق. وقال ابن عدى: أحاديثه غير

محفوطة. وقال ابن حبان: يقلب الأسانيد ويرفع

المراسيل "م 1 ص 261، مز 1 ص 313".

م حفص بن عمر الرفا،

قال أبو حاتم: كذاب ذاهب الحديث، روى عن شعبة

حديثاً كذب فيه. لم 2 ص 327]

حفص بن عمر بن دينار الأيلى،

قال أبو حاتم: كان شيخاً كذاباً. وقال العقيلي: يحدث

عن الأئمة بالبواطيل. وقال الساجى. كان يكذب. لم 2

ص 325].

م۔ میزان الاعتدال؛ ت۔ تذکرۃ الموضوعات؛ بی۔ الالبانی المصنوعہ؛ ھیب۔۔ ھبذیب الھبذیب۔  
 ط۔ تاریخ بغداد؛ ص۔ خلاصۃ الھبذیب؛ لم۔ لسان المیزان؛ ھب۔ شذرات الذھب؛ کر۔  
 ابن عساکر؛ ج۔ الجواہر المصفیۃ؛ نص، نصب الراية

190 حفص بن عمر الرازی،

کان یکذب " 2 ص 328".

م حفص بن عمر الحبیطی الرملی نزیل بغداد،

لم یکن بثقة ولا مأمون أحادیثه أحادیث کذب " طب

8 ص 201 " وقال الأزدي : متروك. وقال ابن عدی :

لیس له إلا الیسیر وأحادیثه غیر محفوظة. وقال : حدث

بالبواطیل.

لم 2 ص 326] حفص بن عمر قاضی حلب،

کذاب یوصف بوضع الحدیث، قال أبو حبان : یروی عن

الثقات الموضوعات لا یجل الاحتجاج به " م 1 ص

264، ت 103، لی 1 ص 129".

م۔ حفیدۃ بن کثیر بن عبد اللہ،

کذاب قال الشافعی : رکن من أركان الکذب.

حاشیة السندی علی سنن ابن ماجه 2 ص 148] الحكم

بن عبد الله أبو سلمة، کذاب کان یضع الحدیث، روى عن

الزهري عن ابن المسيب نحو خمسين حديثاً لا أصل لها "

کر 4 ص 394 م 1 ص 268 لی 1 ص 209، مز 1 ص

136".

195 الحكم بن عبد الله أبو عبد الله الأيلي مولى الحارث

بن الحكم بن أبي العاص

، کذاب کان یفتعل الحدیث، قال أحمد : أحادیثه كلها

موضوعة " کر 4 ص 395، م 1 ص 268".

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

الحكم بن عبدالله أبو المطيع البلخي الفقيه

صاحب أبي حنيفة،

كذاب يضع وقال ابن عدى : هو بين الضعف، عامة ما

يرويه لا يتابع عليه، توفي سنة 199" لي 1 ص 20"

الحكم بن مصقلة، قال الأزدي : كذاب " لم 2 ص 339

."

حماد بن عمرو النصيبى،

كذاب كان يضع الحديث وضعا على الثقات لا يحل كتب

حديثه إلا على متعجب، قال يحيى بن معين : إنه من

المعروفين بالكذب ووضع الحديث " طب 8 ص 155، م

1 ص 280، مز 9 ص 317، لم 2 ص 351."

م- حماد بن أبي حنيفة إمام الحنفية نعيم بن

ثابت الكوفي،

كذبه جرير. وقال لقتيبة : قل له : مالك

وللحديث؟ إنمادأبك الخصومات. وقال ابن عدى : لا

أعلم له رواية مستوية " لم 346 : 2."

200م- حماد بن أبي يعلى الديلمي الكوفي الشهير بحماد

الرواية المتوفى 155،

كان مشهورا بالكذب فى الرواية وعمل الشعر وإضافته

إلى المتقدمين حتى يقال : إنه أفسد الشعر " لم 2 ص

352."

م- حماد المكي،

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كان كذاباً، "تحذير الخواص" ص. 45.

حمزة بن أبي حمزة الجزري،

كذاب يضع الحديث، منكر الحديث لا يساوى فلساً،

عامة مروياته موضوعة "م 1 ص 284، يب 3 ص 29، لى 1 ص 239".

حمزة بن حسين الدلال المتوفى 428،

كذاب "لم 2 ص 359"

حميد بن الربيع أبو الحسن اللخمي الخزاز الكوفي المتوفى 358،

قال يحيى بن معين: كذابوا زماننا أربعة: الحسين بن

عبد الأول، وأبو هشام الرفاعي، وحميد بن الربيع.

والقاسم بن أبي شيبه. وقال: كذاب خبيث غير ثقة ولا

مأمون. وقال ابن عدى: يسرق الحديث ويرفع الموقوف

"طب 8 ص 164، م 1 ص 287، لم 2 ص 364، لى 2 ص 171".

205 حميد بن علي بن هارون القيسي.

قال الحاكم: كذاب خبيث حدث بالبصرة بعد ثلاثمائة

عن عبد الواحد بن غياث والشاذ كوني بأحاديث

موضوعة. وقال النقاش نحو ذلك "لم 2 ص 366".

"حرف الخاء"

م- خارجة بن مصعب أبو الحجاج الضبعي الخراساني

السر خسي المتوفى 168،



م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ ييب- - تهذيب التهذيب؛  
ط- - تاريخ بغداد؛ ص- - خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كذاب ليس بثقة إتقى الناس حديثه فتركوه، وقال أبو  
معمر الهذلى: إنما ترك حديث خارجة لأن أصحاب الراى  
عمدوا إلى مسائل من مسائل أبى حنيفة فجعلوا لها  
أسانيد عن يزيد بن أبى زياد عن مجاهد عن ابن عباس  
فوضعوها فى كتبه فكان يحدث بها. كر 26 : 5].  
م- خالد بن آدم،  
كذاب. مز 2 ص 164".

خالد بن إسماعيل أبو الوليد المغزوحى المدينى،  
متروك لا يحتج به كان يضع الحديث على الثقات "م 1  
ص 294، لى 2 ص 3، 8".  
خالد بن عبد الرحمن العيد،  
كذاب يسرق الحديث ويضعه "م 1 ص 297".  
210م- خالد بن عبد الملك بن الحارث بن  
الحكم بن أبى العاص،  
كذاب ولى إمرة المدينة لهشام سنة 113 فبقى والياً  
سبع سنين، وكان يؤذى على بن أبى طالب كرم الله وجهه  
على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول: والله  
أعلم لقد استعمل رسول الله علياً وهو يعلم أنه كذا  
وكذا ولكن فاطمة كلمته فيه " كر 5 ص 82".  
خالد بن عمرو وأبو سعيد الأموى الكوفى من ولد سعيد بن  
العاص،

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوعة؛ يب- هذيب التهذيب؛ ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ هب- شذرات الذهب؛ كر- ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كان كذابا يكذب ويضع الحديث ويروى أحاديث  
بواطيل حدث عن شعبة أحاديث موضوعة "طب 8 ص  
299 م 1 ص 298، يب 3 ص 109".

خالد بن القاسم المدائني أبو الهيثم المتوفى 211،  
مجمع على كذبه قال أبو يحيى- محمد بن عبد الرحيم- كان  
كذابا يدعى مالم يسمع وكتبت عنه الوفا وروى  
أحاديث لم تكن بمصر ولم تحدث عن الليث، وكان يضع  
أحاديث من ذات نفسه "طب 8 ص 303 م 1 ص 299،  
لب 232، لي 2 ص 150".

خالد بن نجيح مصري توفي 254،  
قال أبو حاتم: كذاب يفتعل الحديث "م 1 ص 203  
".

خالد بن يزيد المكي أبو الهيثم العبري المتوفى 229،  
كذاب يروى الموضوعات عن الاثبات "م 1 ص 303،  
مز 1 ص 249 وج 9 ص 53، لي 1 ص 53، 116".

215 خراش بن عبد الله  
كذاب ساقط لا يحل كتب حديثه إلا للاعتبار "م 1  
ص 305" الخصيب بن محمد المتوفى 132، كذاب لا  
يكتب حديثه "م 1 ص 306، لي: 1 197، ج 2 ص  
173".

الخليل بن زكريا الشيباني البصري،  
كذاب يحدث بالبواطيل "يب 3 ص 166، صه

م- میزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ لی- اللئى المصنوع؛ یب- هذیب التهذیب؛  
ط- تاریخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذیب؛ لم- لسان المیزان؛ هب- شذرات الذهب؛ کر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضیة؛ نص، نصب الراية

91، م 1 ص 313، مز 1 ص 30"

(حرف الدال البهلهة)

داود بن إبراهیم قاضی قزوین،

متروک الحدیث کان یکذب " م 1 ص 316، لی 2 ص

159".

داود بن الزبرقان أبو عمرو الرقاشی البصری

نزیل بغداد المتوفی فی حدود نیف وثمانین ومائة،

کذاب متروک الحدیث لیس بشیء عامة ما یرویه لا یتابع

علیه " طب 8 ص 358، کر 5 ص 200، م 1 ص 318

220 داود بن سلیمان أبو سلیمان الجرجانی قطن بغداد،

کذاب " طب 8 ص 366 لی 2 ص 132".

داود بن عبد الجبار أبو سلیمان المؤذن نزیل

بغداد،

کذاب منکر الحدیث لا ینبغی أن یرکب حدیثه " طب 8

ص 356، م 1 ص 319".

داود بن عفان من أصحاب أنس بن مالک،

کان یضع الحدیث کان یدور بخراسان ویضع علی أنس

کتب عن أنس بنسخة موضوعة " م 1 ص 321، ت 17،

لی 1 ص 12 وج 2 ص 109".

داود بن عمر النخعی،

کذاب " م 1 ص 322".

داود بن المحبر أبو سلیمان البصری نزیل بغداد والمتوفی

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ بلى- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

بها 206،

كذاب وضاع على الثقات صاحب مناكير متروك  
الحديث ولو لم يكن له غير وضعه كتاب العقل بأسره  
لكان دليلاً كافياً على ما ذكر "طب 8 ص 360. يه  
9 ص 229، يب 3 ص 201، لى 1 ص 127، 241 وج 2  
ص 222".

225 دينار بن عبد الله أبو مكيش الحبشى،  
كذاب له نسخة طويلة، حدث في حدود الأربعين  
ومائتين بوقاحة عن أنس بن مالك يروى عن أنس  
أشياء موضوعة. ذكر الذهبي عن ابن عدى حديثاً من  
أحاديث دينار بطريق محمد بن أحمد القفاص فقال قال  
ابن عدى قال القفاص: أحفظ من دينار مائتين  
وخمسين حديثاً. قلت: إن كان من هذا الضرب فيقدر أن  
يروى عنه عشرين ألف كلها كذب. قال الحاكم: روى  
عن أنس قريباً من مائة حديث موضوعة "م 1 ص  
329، ت 57".

الراء البهيلة وأختها المعجمة "

مر بيع بن بدر،

كذاب، مز 1 ص 122.

ربيع بن محمود البار دينى المتوفى 652،

دجال مفترادعى الصلبة والتعبير في سنة 599 "م 1  
ص 335، لم 2 ص 447".

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

رتن الهندي،

شيخ دجال كذاب ادعى الصحة وقد قيل : إنه

توفي 632" م 1 ص 336، لم 2 ص 450".

روح بن مسافر أبو بشر البصري،

كان يضع الحديث، يروى عن الأعمش أحاديث

موضوعة " لم 2 ص 468".

الزء البهيلة وأختها المعجمة "

230 زكريا بن دريد (1) الكندي، كذاب يضع

الحديث على حميد الطويل له نسخة كلها موضوعة لا يحل

ذكرها " م 3 ص 58 وج 1 ص 348، ت 86، 5

لب 213، لى 2 ص 19، 307".

زكريا بن زياد،

دجال يضع الحديث " ت ص 68".

زكريا بن يحيى البصري أبو يحيى الوكار المتوفى 254،

كذاب من الكذابين

\_\_\_\_\_ (1) فى أسنى المطالب ص : 213 زويل.

الكبار يضع الحديث وكان فقيها صاحب حلقة وقيل :

كان من الصلحاء العباد الفقهاء " م 1 ص 351، مز 1

ص 131، لى 2 ص 211".

زيد بن الحسن بن زيد الحسينى المتوفى 2/491،

كان كذابا وضاعا دجالا وضع أربعين حديثا فى أيام طراد

الزبيني " م 1 ص 362، لم 2 ص 505".

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوعة؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

زيد بن رفاعه أبو الخير،

كذاب معروف بوضع الحديث على فلسفة فيه له أربعون  
 موضوعة سرقتها ابن ودعان قد وضع عامتها على أسانيد  
 صحاح مشهورة بين أهل الحديث "طب 8 ص 450 وج  
 9 ص 444، م 1 ص 363، 364، لب 1 ص 273، لي 1 ص  
 23، لم 2 ص 506".

235 زياد بن ميمون الثقفي الفاكهي البصري،  
 كان كذاباً تركوه وأهوى الحديث و وضع أحاديث "م 1 ص  
 359، لي 2 ص 57، 93".

"السين المهيلة"

سالم بن عبد الأعلى،

كان يضع الحديث "ت 62، نصب الراية 238 : 4"  
 السري بن عاصم أبو عاصم الهمداني، كذاب يسرق  
 الحديث ويرفع الموقوفات لا يحل الاحتجاج به "يه 5  
 ص 354، م 1 ص 370، لي 2 ص 80".

سعيد بن سلام أبو الحسن العطار البصري،

كذاب يزكر بوضع الحديث سيئ الحال جدا عند  
 أهل الحديث، كان بمكة يحدث بالبواطيل "طب 9 ص  
 80، م 1 ص 382، لب 39، مز 1 ص 126، لي 2 ص  
 43، 91، 139، كخ 1 ص 123".

سعيد بن سنان أبو مهدى،

كذاب قيل : توفي 168 "م 1 ص 384، لي 2 ص 206

م۔ میزان الاعتدال؛ ت۔ تذکرۃ الموضوعات؛ لی۔ الای المصنوعہ؛ یب۔۔ ہدیب التہذیب۔  
ط۔۔ تاریخ بغداد؛ ص۔ خلاصۃ التہذیب؛ لم۔ لسان المیزان؛ ہب۔ شذرات الذهب؛ کر۔  
ابن عساکر؛ ج۔ الجواهر المصفیۃ؛ نص، نصب الراية

."

240 سعید بن عنبسة الرازی،  
کذاب لا یصدق" م 1 ص 389، لی 2 ص 60."

سعید بن موسی الأزدی،  
کان یضع الحدیث. ت. 70.  
سکین بن سراح (1)  
کذاب، ت. 96.  
سلم بن ابراهیم الوراق البصری،  
کذاب "طب 9 ص 145، یب 4 ص 127" سلمیۃ بن  
حفص السعدی، کان یضع الحدیث "م 1 ص 406، لی 1  
ص 230."

245 سلام بن سلم (2) الطویل أبو عبد الله التیمی،  
کان یضع الحدیث، کذاب متروک الحدیث عنده مناکیر  
توفی حدود 177 (طب 9 ص 197، ت 58)."

---

(1) أبی سراج. لعل هذا هو الصحيح.  
(2) فی میزان الاعتدال: مسلم وسلم.  
سليم بن مسلم،  
کان یضع الحدیث جهی خبیث متروک الحدیث لا  
یسأوی حدیثه شیئاً. م ص. 427 1  
سلیمان بن أحمد أبو محمد الجرشی الشامی،

م- میزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لی- اللئى المصنوعه؛ یب- تهذيب التهذيب.  
ط- تاریخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز ان؛ هب- شذرات الذهب؛ کر- ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضیه؛ نص، نصب الراية

کذاب يسرق الحديث متروک. طب 9 ص 50، کر 6 ص 242.

سليمان بن أحمد الواسطي الحافظ،

کذبه يحيى وقال ابن عدى: هو عندى ممن يسرق الحديث وله أفراد" م 1 ص 408".

سليمان بن أحمد الملقب البصرى متأخر،

کذبه الدارقطني " م 1 ص 408".

250 سليمان بن أحمد السرقسطى البغدادى المتوفى 489.

کذاب" م 1 ص 409 ظم 9 ص 99".

سليمان بن بشار،

ممن يضع الحديث كأن يضع على الاثبات ما لا يحصى" م 1 ص 410، ت 6، 31".

سليمان بن داود البصرى أبو أيوب المعروف بالشاذ كوفى المتوفى 234،

أحد الحفاظ كذاب خبيث كأن يضع الحديث فى الوقت،

وقيل: كان يتعاطى المسكرو ويتماجن "طب 9 ص 47،

بق 2 ص 66، م 1 ص 414".

سليمان بن زيد المحاربى أبو آدم الكوفى،

کذبه ابن معين "صه 128".

سليمان بن سلمة الجبائرى (1).

کأن یکذب ويضع الحديث" کر 276 : 6، م 1 ص 416.



م۔ میزان الاعتدال؛ ت۔ تذکرۃ الموضوعات؛ لی۔ اللئى المصنوع؛ ییب۔۔ ہندیب الہندیب۔  
 ط۔ تاریخ بغداد؛ ص۔ خلاصۃ التہذیب؛ لم۔ لسان المیزان؛ ہب۔ شذرات الذہب؛ کر۔  
 ابن عساکر؛ ج۔ الجواهر المفضیۃ؛ نص، نصب الراية

ت70، لی 1 ص85۔

255 سلیمان بن عبد الحمید أبو ایوب البهرانی الحمصی،  
 کذاب لیس بثقة ولا مأمون " کر 280 : 6۔  
 سلیمان بن عمرو أبو داود النخعی،  
 کان أکذب الناس علی رسول الله، معروف بوضع  
 الحديث، کان رجلاً صالحاً فی الظاهر إلا أنه کان یضع  
 الحديث وضعاً، قال الخطیب : کان ببغداد رجال یکنذبون  
 ویضعون منهم أبو داود النخعی۔  
 وقال الحاکم : لست أشک فی وضعه الحديث علی تقشفه  
 و کثرة عبادته۔ وقال آخر : کان أطول الناس منهم  
 قیاماً بلیل وأکثرهم صیاماً بنهار۔  
 " طب 9 ص 15-21، نص 191 : 1، م 1 ص 420 لب  
 41، لی 1 ص 60 وج 2 ص 39، 132۔"

(1) فی تاریخ ابن عساکر : الخبائری الحمصی۔

سلیمان بن عیسی السجزی،  
 کان کذاباً یضع الحديث " طب 4 ص 60، م 1 ص 420،  
 لی 1 ص 66 و 101 وج 2 ص 80 و وضع بضعا وعشرین  
 حدیثاً کما فی " لب ص  
 274۔"

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛؛ يب- - تهذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

سهل بن صقین (1) أبو الحسن الخلاطى البصرى،  
كان يضع الحديث "صه 133، م 1 ص 430، لی 1 ص  
160".

سهل بن عامر البجلي،  
روى أحاديث بواطيل وكان يفتعل الحديث "لم 3 ص  
119".

260 سهل بن عمار النيسابورى،  
كذبه الحاكم وقال أبو إسحاق الفقيه : كذب والله سهل  
على ابن نافع، وقال إبراهيم السعدى : كان يتقرب إلى  
بالكذب "لب 105، م 1 ص 430".

سهل بن قرين البصرى،  
كذبه الأزدي "م 1 ص 431، لب 261، لی 2 ص 82".  
سيف بن عمر التميمي البرجمي،  
وضاع ليس بشئ عامة حديثه منكر، اتهم بالزندقة "  
يب 4 ص 296".

سيف بن محمد الثورى ابن أخت سفيان الثورى،  
كذاب خبيث يضع الحديث لا يكتب حديثه "طب 1  
ص 35 ج 9 ص 226 وج 12 ص 253، ت 102، 112،  
يب 4 ص 296، مز 1 ص 219، لی 1 ص 67، 101،  
129 وقال : كذاب بالاجماع وج 2 ص 209، 217، صه  
136".

"الشين المعجبة"

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛ ييب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميزان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

## شاد بن شيرياميان (2) كان يضع الحديث. ت. ص. 3.

265 شاه بن بشر الخراساني،  
قال ابن حبان: يضع الحديث "م 1 ص 440، لى 1 ص  
224".

شاه بن قرح أبو بكر،  
كان يضع الحديث. لى 2 ص 239.  
شعيب بن عمرو الطحان،  
قال الأزدي: كذاب. م 1 ص 448.

---

(1) في ميزان الاعتدال: صقير. وفي لسان الميزان:  
صفين. وفي غيرهما: سقين.  
(2) في المعاجم اختلاف كثير في هذا الاسم. وما يليه.  
شيخ بن أبي خالد البصري،  
كان يضع الحديث قال: وضعت أربعمائة حديث و  
أدخلتها في برنامج الناس فلا أدري كيف أصنع (م 1 ص  
452، ت 64، 113 تحذير الخواص ص  
56). وأختها البعجة".

(حرف الصاد البهيلة)  
م- أبو العلاء صاعد بن الحسن الربيعي البغدادي اللغوي  
صاحب كتاب "الفصوص" نزل الأندلس وصنف

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛ يب - هذيب التهذيب.  
 ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
 ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

### الكتب توفي 417.

كان يتهم بالكذب في نقله فلهذا رفض الناس كتابه.  
 ولما ظهر للمنصور بن عامر كذبه في النقل وعدم تشبته  
 رمى كتاب "الفصوص" في البحر لأنه قيل له: جميع ما  
 فيه لا صحة له. خل 1 ص 287. يه 12 ص 21، هب 3 ص  
 207. بغية. 268.

270 صالح بن أحمد بن أبي مقاتل القيراطي

الهروي المتوفى 316.

كذاب دجال يحدث بما لم يسمع وكان يسرق الحديث  
 قال أبو حاتم محمد بن حسان البستي: كان يسرق  
 الحديث ويقلبه ولعله قد قلب أكثر من عشرة آلاف  
 حديث فيما خرج من الشيوخ والأبواب لا يجوز  
 الاحتجاج به بحال "طب 9 ص 329. م 1 ص 453".

صالح بن بشير أبو بشر المري البصري المتوفى 6/172.

قاص كذاب متروك الحديث "طب 9 ص 308".

صالح بن حسان البصري، كذاب "ت 7".

صبيح (1) بن سعيد البغدادى الخلدى،

كذاب خبيث ليس بشيء. طب 9 ص 338. م 1 ص 463

."

صخر بن محمد المنقرى البروزى الحاجي

كان في حدود الثلاثين ومائة، كذاب يضع الحديث عامة

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛؛ يب - هذيب التهذيب.  
ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

ما يرويه من موضوعاته، حدث عن الثقات بالبواطيل،  
روى عن مالك والليث وابن لهيعة أحاديث موضوعة "  
م 1 ص 464 ت 28، 40، لي 1 ص 78".  
275 الصقر بن عبد الرحمن أبو بهز الكوفي،  
من أكذب الناس كان يضع الحديث "ط 9 ص 340، م  
1 ص 467، لي 2 ص 39".  
صلة بن سليمان أبو زيد العطار نزيل بغداد،  
كذاب متروك الحديث ليس بثقة ط 9 ص 337.

(1) في تاريخ بغداد: صبيح. بالجيم المعجمة  
الضحاك بن حمزة المنبجي،  
كان يضع الحديث كل رواياته مناكير إما متناوياً وإما  
إسناداً. م 1 ص 470.

(حرف الطاء البهيملة وأختها المعجمة)  
طاهر بن الفضل الحلبي،  
كان يضع الحديث على الثقات وضعاً لا يحل كتب حديثه  
إلا على جهة التعجب. م 1 ص 475.  
طلحة بن زيد (1) أبو مسكين الرقي، منكر الحديث جداً لا  
يحل الاحتجاج بخبره سيئ يضع الحديث. كر 7 ص 65، لي  
1 ص 81.

280 ظبيان بن محمد الحمصي،

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لى - اللئى المصنوع؛ ييب - هذيب التهذيب.  
 ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
 ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كذاب لا يجل الاحتجاج به. م 1 ص 481.

(حرف العين البهيلة)

عاصم بن سليمان أبو شعيب التميمي البصري،  
 كذاب متروك كان يضع الحديث " م 2 ص 2، لم 3 ص  
 218".

عاصم بن طلحة، قال الأزدي:

مجهول كذاب م 2، لم 3 ص 220.

عامر بن أبي عامر

كان كذاباً يضع الحديث، ت ص 74.

عامر بن صالح حفيد الزبير بن العوام أبو الحارث

الأسدي المديني نزيل بغداد المتوفى في خلافة الرشيد،

كذاب خبيث عدو الله ليس بثقة (طب 12 ص 236)

كذبه ابن معين وابن حبان وابن عدي " صه ص 156 "

285

عباد بن جويرية البصري،

كذاب أفاك متروك ليس بشيء. م 2 ص 9، لى 2 ص 10.

عباد بن صهيب،

موصوف بالوضع متروك قال الكديمي: سمعت علي بن

المديني يقول: تركت من حديثي مائة ألف حديث

النصف منها عن عباد بن صهيب.

وحكى الخطيب عن المديني أنه قال: تركت من حديثي

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛ ييب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

مائة ألف حديث فيها ثلاثون ألف العباد بن صهيب."   
طب 11 ص 463، م 2 ص 10، ت 46، 115."   
عباس بن بكار الضبي البصرى،   
كذاب، م 2 ص 18، لي 402 : 1

(1) فى لئالى السيوطى :يزيد. وأحسبه تصحيحاً.

عباس بن الضحاك البلخى،   
دجال يضع، م 2 ص 18، ت 95.   
م- عباس بن عبد الله بن أحمد أبو الفضل البرى الفقيه   
الشافعى   
كان حياً فى سنة 325، كذاب أفك لم يكن صدوقاً ولا   
ثقة ولا مأموناً. كر 225 : 7   
290 عباس بن الفضل العبدى الأزرق البصرى نزيل   
بغداد،

كذاب خبيث "طب 12 ص 134، م 2 ص 20."   
عباس بن محمد العدوى،   
كان يضع الحديث. ت 71.   
عباس بن محمد المرادى،   
روى أحاديث كذاباً عن مالك. م 2 ص 20.   
عبد الأعلى بن أبى المساور أبو مسعود الحزار،   
كذاب منكر الحديث ليس بحجة "طب 11 ص 96، لي 1

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛ يب- بهذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص؛ نصب الراية

ص 39 "عبد الباقي بن أحمد أبو الحسن المتوفى 485، قال  
ابن صابر: كان كذاباً. لم 3 ص 383".

295 عبد الرحمن بن حماد الطلحي،  
عنده نسخه موضوعة، ت. 51.

عبد الرحمن بن داود أبو البركات الزرور  
كان حياً في سنة 608، كذاب له الأربعين في قضاء  
الحوائج موضوعة، قدر كذب لها أسانيد من طرق البخاري  
وأبي داود وغيرهما، م 2 ص 102.

عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر العدوي العمري حفيد  
عمر بن الخطاب المتوفى 186،  
كان كذاباً يقلب الأحاديث، متروك الحديث، حديثه  
أحاديث منكورة "طب 10 ص 231، يب 6 ص 213".  
عبد الرحمن بن عفان أبو بكر الصوفي،  
كذاب يكذب "طب 10 ص 264، م 2 ص 113، لي 1  
ص 165".

م- عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر بن حفص العمري،  
كان كذاباً متروكاً لا يحتج به. نص 60 : 1".  
300 عبد الرحمن بن عمرو بن جبلة،  
كذاب يضع الحديث "م 1 ص 147 وج 2 ص 113".

عبد الرحمن بن القطامي البصري  
كذاب "م 2 ص 114، لي 199 : 1  
عبد الرحمن بن قيس أبو معاوية الضبي الزعفراني



م- میزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ لی- اللئى المصنوع؛؛ ییب- هندیب الهندییب؛  
ط- تاریخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز ان؛ هب- شذرات الذهب؛ کر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضیة؛ نص، نصب الراية

البصرى نزیل بغداد،

کذاب کان یضع الحدیث "طب 10 ص 251، صه 198،  
م 2 ص 114".

عبد الرحمن بن مآلک بن مغول،

کان کذاباً أفأ کالاً یشک فیہ أحد و کان یضع الحدیث "  
طب 10 ص 236 و ج 9 ص 341، مز 9 ص 51، م 2 ص  
115، لی 1 ص 332".

عبد الرحمن بن محمد البلخی،

کان یضع الحدیث علی قتیبة "م 2 ص 116، لی 2 ص  
156، ت 33".

305 عبد الرحمن بن محمد بن علویة أبوبکر الأبهري  
القاضی المتوفى 342،

کان کذاباً یرکب الأسانید علی المتون له أحادیث کلها  
موضوعة و الحمل فیها علیه "لم 3 ص 430".

عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن هندویه،

کذبه الحافظ ابن نأصر، توفي 537 "لم 3 ص 432".

عبد الرحمن بن مرزوق الطرطوسی،

کان یضع الحدیث لا یحل ذکره إلا علی سبیل القدح "م  
2 ص 117، ت 71، لی 2 ص 177".

عبد الرحمن بن یزید الدمشقی،

کذاب متروک "یب 6 ص 297".

عبد الرحيم (1) بن حبيب الفاريابي،

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص؛ نصب الراية

كان يضع الحديث على الثقات ولعله قد وضع أكثر من  
 خمسمائة حديث على رسول الله صلى الله عليه وسلم قاله  
 الحافظ أبو حاتم " كر 5 ص 160، م 2 ص 124، لم 4  
 ص 4، لي 78، 1، 105 و ج 2 ص 121".

310 عبد الرحيم بن زيد البصرى،  
 كذاب خبيث " يب 6 ص 305، لي 2 ص 70 " عبد  
 الرحيم بن منيب البغدادى، كان يضع الحديث. ت. 77.  
 عبد الرحيم بن هارون الواسطى نزيل بغداد،  
 كذاب متروك الحديث " طب 11 ص 85، يب 6 ص  
 309، لب 34، صه 201".

عبد العزيز بن أبان من ولد سعد بن العاص الأموى أبو  
 خالد القرشى المتوفى 207  
 كذاب خبيث كان يضع الحديث وحدث بأحاديث  
 موضوعة " طب 1 ص 445، ت 87، م 2 ص 133، يب 6  
 ص 330، لي 2 ص 59".

(1) فى تاريخ ابن عساکر: عبد الرحمن. وهو تصحيف.  
 عبد العزيز بن أبي زواد (1)  
 كذاب عنده نسخة موضوعة " كر 153 : 5، ت 77، لي 1  
 ص 66، 67".

315 عبد العزيز بن الحارث أبو الحسن التميمي الحنبلى  
 المتوفى 371

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛ ييب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

من رؤساء الحنابلة وضع حديثين فى مسند الإمام أحمد  
 قال ابن زرقويه الحارث: أنكر أصحاب الحديث عليه  
 ذلك وكتبوا عليه محضرا بما فعل كتب فيه الدارقطني  
 وابن شاهين وغيرهما "طب 10 ص 462. م 2 ص 134،  
 لم 4 ص 26".

عبد العزيز بن خالد.

كذاب "لى 2 ص 49".

عبد العزيز بن عبد الرحمن الباسلى،

كذاب ضرب أحمد بن حنبل على حديثه له نسخة ثبتها  
 بمائة حديث مقلوبة منها ما لا أصل له، ومنها ما هو

ملزق بإنسان لا يحل الاحتجاج به بحال "م 2 ص 137،  
 لم 4 ص 34، ت 76".

عبد العزيز بن يحيى المدنى،

كذاب يضع الحديث تركوه "م 2 ص 140، صه 304  
 ".

عبد الغفور بن سعيد أبو الصباح الواسطى،

كان ممن يضع الحديث "م 2 ص 142، لى 2 ص 72".

320 عبد القدوس بن حبيب أبو سعيد الشامى،

قال عبد الرزاق: ما رأيت ابن المبارك يفصح بقوله

كذاب إلا لعبد القدوس.

وقال إسماعيل بن عياش: لا أشهد على أحد بالكذب إلا

على عبد القدوس.

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

وقال ابن حبان: كان يضع على الثقات "طب 11 ص  
127، م 2 ص 143، لى 207: 1، لم 4 ص 46".  
عبد القدوس بن عبد القاهر أبو شهاب،  
له أكاذيب وضعها على بن عاصم تبينت "لم 4 ص  
48".

م- عبد الكريم بن عبد الكريم أبو الفضل الخزاعى  
الجرجاني المتوفى 380،  
قدم بغداد وحدث بها. قال الخطيب: كانت له عناية  
بالقراءات وصنف أسانيد هاثم ذكر أنه كان يخلط ولم  
يكن مأمونا على ما يرويه وأنه وضع كتابا فى الحروف  
ونسبه إلى أبي حنيفة فكتب الدارقطنى وجماعة: إن هذا  
الكتاب موضوع لا أصل له. فافتضح وخرج من بغداد  
إلى جبل فاشتهر أمره هناك وحبط منزلته "يه 11  
ص 308".

(1) فى لئالى السيوطى: أبى الرجاء. وفى تاريخ ابن عساكر:  
ابن أبى رواد.

عبد الله بن إبراهيم بن أبى عمرو الغفارى،  
مدلس يضع الحديث عامة ما يرويه لا يتابع عليه  
الثقات ذكر له ابن عدى حديثين فى فضل أبى بكر وعمر  
وهما باطلان "م 2 ص 21، صه 161، لى 2 ص 109، 42.  
".

م- میزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ بی- اللآئى المصنوعة؛ یب- تهذيب التهذيب؛ ط- تاریخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ کر- ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

عبدالله بن إبراهيم البدنى،  
شيخ منكر الحديث وضاع يحدث عن الثقات  
بالمقلوبات "يب 5 ص 138".  
325 عبدالله بن أبى جعفر الرازى،  
قال محمد بن حميد الرازى : سمعت منه عشرة آلاف  
حديث فرميتها كان فاسقاً "م 2 ص 28".  
عبدالله بن أيوب بن أبى علاج،  
هو وأبوه كذابان قال الأزدي : أيوب كذاب وابنه  
أكذب منه وأجرأ على الله.  
وقال الدارقطنى : ابن أبى علاج يضع الحديث "ت ص  
80، 51، م 2 ص 23، لم 3 ص 262، لى 1 ص 17".  
عبدالله بن الحارث الصنعانى،  
شيخ دجال يضع الحديث وضعاً، حدث عن عبد الرزاق  
بنسخة كلها موضوعة "م 2 ص 29، لى 2 ص 137".  
عبدالله بن حفص أبو محمد الوكيل السامرى،  
دجال يسرق الحديث وقد وضع أحاديث قال ابن عدى :  
كتبت عنه وكان يسرق الحديث وأملى على أحاديث  
موضوعة لأشك أنه واضعها "طب 9 ص 449، م 2 ص  
31، لى 1 ص 220".  
عبدالله بن حكيم أبو بكر الداهرى البصرى،  
كذاب يضع الحديث متروك الحديث "طب 9 ص 447،  
م 2 ص 32، ت 10، نص 1 ص 39".

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ بلى- اللئى المصنوع؛؛ يب- - تهذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

330 عبد الله بن زياد بن سمعان الفقيه أبو عبد الرحمن  
القرشى القاضى،

كذاب ذاهب الحديث، وضاع يضع الحديث "طب 9 ص  
456 كر 426 : 7، م 2 ص 38، ت 103، لى 1 ص 64، ج  
2 ص 83، 126، 201".

عبد الله بن سعد الأنصارى الرقى،  
كذاب كان يضع الحديث. م 2 ص 41.  
م- عبد الله بن سليمان السجستانى الحافظ بن الحافظ  
المتوفى 316،  
كذبه أبوه فى غير حديث، وكان زاهدا ناسكا. شذرات  
الذهب 2 ص 273.

عبد الله بن صالح أبو صالح المصرى المتوفى 223  
كاتب الليث، كذاب وضاع "ت 17، 20، 44، 112".  
عبد الله بن عبد الرحمن الكلبي الأسامى،  
من أكذب خلق الله روى بالأباطيل فكذبوه عامة  
أحاديثه بواطيل قدم بخارى وحدث به أسنة 225"  
طب 10 ص 28، م 2 ص 53.

335 عبد الله بن علان بن رزين الخزاعى أبو الفضل  
الواسطى المتوفى 623،

كان كذابا كثير الكذب والتزوير. لم 4 ص 107.  
عبد الله بن على الباهلى الوضاحى،  
كان يضع الحديث. لم 2 ص 318.

م - میزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لی - اللئى المصنوع؛؛ یب - هذیب التهذیب؛  
 ط - تاریخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذیب؛ لم - لسان المميز ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
 ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضیة؛ نص، نصب الراية

عبدالله بن عمرو الواقعی البصری،  
 کان یضع الحدیث و کذبه الدارقطنی "لم 3 ص 320".  
 عبدالله بن عمیر قاضی أفریقیة،  
 کان یضع الحدیث علی مالک له نسخة. ت. 116.  
 عبدالله بن عیسی الجزری،  
 کان یضع الحدیث. لم 2 ص 61، لی 2 ص 102.  
 340 عبدالله بن قیس الراوی عن حمید الطویل،  
 قال الأزدي: کذاب. م 2 ص 62، لی 2 ص 217.  
 عبدالله بن کرز،  
 کذاب. ت. ص 49.  
 عبدالله بن محمد بن أسامة،  
 کان یضع الحدیث. م 2 ص 71.  
 عبدالله بن محمد بن عبدالله ابن البختری أبو القاسم  
 المعروف بأبن الثلاج المتوفی 387،  
 کذاب یضع الأحادیث والأسانید ویر کب ویدعی مالم  
 یسمع "طب 10 ص 136، ظم 7 ص 193، م 2 ص 74".

عبدالله بن محمد بن جعفر أبو القاسم القزوينی القاضی  
 الفقیه علی مذهب الشافعی المتوفی 315،  
 کان له حلقة بمصر للفتوی، کذاب وضع أحادیث علی  
 متون معروفة، ألف کتاب سنن الشافعی وفيها نحو مائتی  
 حدیث لم یحدث بها الشافعی "م 2 ص 73، هب 2 ص

م - میزان الاعتدال؛ ت - تذكرة الموضوعات؛ لی - اللئى المصنوع؛ ییب - هذیب التهذیب؛  
ط - تاریخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذیب؛ لم - لسان المیزان؛ هب - شذرات الذهب؛ کر -  
ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضیة؛ نص، نصب الراية

270."

245 عبد الله بن محمد بن سنان الروحی (1) البصری

الواسطی،

متروك الحديث كان يضع الحديث ويقلبه ويسرقه، روى  
عن روح أكثر من مائة حديث لم يتابع عليها، وكان  
كثير الوضع أجمعوا على إنه كذاب ذاهب "طب 10 ص  
88، م 2 ص 70، لی 2 ص 240، لم 3 ص 336."

(1) لقب بذلك لإكثارة الرواية عن روح بن القاسم.

عبد الله بن محمد بن قراد أبو بكر الخزاعي المتوفى 359،

متروك يضع الحديث هو وأبوه. م 2 ص 74.

عبد الله بن محمد بن وهب الدينورى الحافظ المتوفى 308،

دجال متروك كان يضع الحديث. م 2 ص 73.

م - عبد الله بن محمد البلوى صاحب رحلة الشافعى،

كذاب. يه 10 ص 182.]

عبد الله بن مسلم بن رشيد،

كان يضع على ليث ومالك وابن لهيعة لا يحل كتب

حديثه. م 2 ص 77.

350 عبد الله بن مسور أبو جعفر الهاشمى،

كذاب يضع، أحاديثه موضوعة، وضع عن رسول الله

كل ما هو حق فاختلط بأحاديث رسول الله صلى الله عليه

وسلم "طب 10 ص 172، لم 4 ص 339، لی 2 ص 160،



م - ميزان الاعتدال؛ ت - تذكرة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛ يب - هذيب التهذيب.  
 ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
 ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

173، الإصابة 3 ص 141".

عبد الله بن وهب النسوي،

دجال يضع "م 2 ص 87، لي 2 ص 123، 92، 181".

عبد الله بن يزيد بن مخمش النيسابوري،

قال الدارقطني: كان يضع الحديث "م 2 ص 88"

عبد المغيث بن زهير بن علوي الحرابي الحنبلي البغدادى  
 المتوفى 583،

أحد الحفاظ صنف جزءا في فضائل يزيد أتى فيه  
 بالموضوعات، وألف ابن الجوزي كتابا في الرد على ذلك  
 الجزء وسماه كتاب الرد على المتعصب العنيد عن لعن  
 يزيد "هب 4 ص 276".

عبد الملك بن عبد الرحمن أبو العباس الشامي نزيل  
 البصرة.

قال الفلاس: كذاب "لم 4 ص 66، لي 1 ص 116".

355 عبد الملك بن هارون بن عنترة. دجال كذاب

يضع الحديث "م 2 ص 154 لم 4 ص 71، ت 84، لي 1  
 ص 128، 460 وج 2 ص 39، 60".

عبد المنعم بن إدريس أبو عبد الله اليماني المتوفى 228،

قصاص كذاب خبيث يضع الحديث "طب 11 ص

133، مز 9 ص 31، م 2 ص 155، لي 1 ص 11 ص 30".

عبد المنعم بن بشير أبو الخير الأنصاري،

أخرج إلى ابن معين أحاديث إلى أبي مودود (1) نحو امن

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

مائتي حديث كذب فقال له : اتق الله فإن هذه كذب  
قال الحاكم : يروى الموضوعات، وقال الخليلي : وضاع  
على الأئمة.

وقال أحمد : كذاب، وقال أبو نعيم : يروى المناكير "  
م 2 ص 156، لم 4 ص 75".

عبدوس بن خلاد،

كذبه أبو زرعة الرازي " لم 4 ص 95".

عبد الوهاب الضحاك العرضي،

كذاب كان يضع الحديث وروى أحاديث كثيرة

موضوعة، وكان ممن يسرق الحديث، وكان معروفا

بالكذب في الرواية " طب 8 ص 268، كر 5 ص 148 وج

241، يب 6 ص 447، م 2 ض 160 لم 41 : 6".

360 عبد الوهاب بن عطاء الخفاف،

متروك الحديث كان يكذب " م 2 ص 162".

عبيد بن القاسم نسيب سفيان الثوري،

وفي شرح المواهب للزرقاني : 41 : 5 هو ابن أخت

الثوري، كذاب خبيث كان يضع الحديث له نسخة

موضوعة " طب 11 ص 95، م 2 ص 172، يب 7 ص 73

".

عبيد الله بن تمام أبو عاصم، قال الساجي :

كذاب يحدث بمناكير، وقال الدارقطني وابن أبي هند :

يروى أحاديث مقلوبة " لم 4 ص 98".

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ بلى- اللئى المصنوع؛؛ يب- - بهذيب التهذيب.  
ط- - تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

عبيد الله بن سفيان الغداني أبو سفيان ابن راحة  
الأزدي الصوفي البصري،  
كان كذاباً " طب 1 ص 37 وج 10 ص 313، م 2 ص  
167 إلى 1 ص 473".

عتاب بن إبراهيم،  
كذاب وضع على رسول الله الحديث تقرباً إلى الخليفة  
المهدي ابن المنصور "يه 10 ص 154".  
365 عثمان بن خالد بن عمر حفيد عثمان بن عفان  
الأموي،  
حدث بأحاديث موضوعة ويروي المقلوبات عن  
الثقات. يب 7 ص. 114

عثمان بن عبد الرحمن أبو عمر الزهري حفيد سعد بن أبي  
وقاص الأموي المتوفى في خلافة هارون،  
كان يكذب، لا يكتب حديثه، ساقط تركوه "طب 11  
ص 280" وقال الخطيب أيضاً: كذاب متروك يحدث  
بالبواطيل ويروي عن الثقات الموضوعات "يب 7 ص  
133، إلى 1 ص 54".

عثمان بن عبد الله المغربي،  
كان يضع الحديث كذاب "ت 54، 58".

---

(1) القاص من المعبرين وثقه أحمد ويحيى وابن معين.

م - ميزان الاعتدال: ت - تركة الموضوعات؛ لى - اللئى المصنوع؛ يب - بهذيب التهذيب.  
ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
ابن عساكر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص؛ نصب الراية

عثمان بن عبد الله بن عمرو بن عثمان بن عفان الأموى،  
كذاب وضاع الحديث لا يحل كتب حديثه إلا على  
سبيل الاعتبار.

وقال الدارقطنى: يضع الأباطيل على الشيوخ الثقات "  
م 2 ص 183، ت ص 38، لم 4 ص 145، لى 1 ص 20، 22  
وج 2 ص 47، 146، 175."

عثمان بن عفان السجستاني، قال ابن خزيمة:  
أشهد أنه كان يضع الحديث على رسول الله، وقال  
الجوزقانى: كان يسرق الحديث، "م 2 ص 186، لم 4 ص  
248."

370 عثمان بن مطر الشيباني،  
كذاب يروى الموضوعات عن الثقات "ت 56، 115،  
يب 7 ص 155."

عثمان بن معاوية،  
قال ابن حبان: شيخ يروى الأشياء الموضوعة التى لم  
يحدث بها ثابت قط، لا تحل روايته إلا على سبيل القدر  
فيه. لم 4 ص 153.

عثمان بن مقسم البرى أبو سلمة الكندى البصرى أحد  
الأئمة الأعلام،  
من المعروفين بالكذب ووضع الحديث، عامة حديثه هما  
لا يتابع عليه إسناداً ومتناً، كان عند شيبان عن عثمان  
خمسة وعشرين ألفاً لا تسمع منه، قال الفلاس: سمعت أبا

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

داود يقول: فى صدرى عشرة آلاف حديث عن عثمان يعنى  
 وما حدثت بها. م 2 ص 191.

عذا فر البصرى،

ذكرة السليمانى فى من يضع الحديث. م 2 ص 93.

عصبة بن محمد بن فضالة الأنصارى الخزرجى،

كان كذاباً يضع الحديث، وكان شيخاً له هيبة ومنظر من

أكذب الناس. وكان إمام مسجد الأنصار الكبير

ببغداد "طب 12 ص 286. م 2 ص 196، لى 2 ص 41،

131، 155".

375 عطاء بن عجلان الحنفى البصرى العطار،

كذاب يضع الحديث ويوضح له الحديث فيحدث به "م 2

ص 200، مز 172 : 2، يب 7 ص 208".

عطية بن سفيان،

كذاب، م 2 ص 201.

العلاء بن زيد الثقفى البصرى،

كذاب كان يضع الحديث له نسخة موضوعة "م 2 ص

211، ت 114، يب 8 ص 183".

العلاء بن عمر - عمرو - الحنفى الكوفى،

كذاب متروك لا يجوز الاحتجاج به بحال "م 2 ص

213، لى 1 ص 50".

العلاء بن مسلمة الرواس،

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛؛ يب- - هذيب التهذيب.  
ط- - تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كان يضع الحديث لا تحل الرواية عنه، يروى الموضوعات  
عن الثقات لا يبالى ما روى "م 2 ص 214، لي 2 ص  
120، 172".

380 علي بن أحمد بن علي الواعظ الشر واني مؤلف "  
أخبار الحلاج"

كذاب أشرف، لم 4 ص 205.  
علي بن أميرك الخرافي المروزي،  
محدث كذاب زور سماعات لزيب الشعرية فافتضح  
وماتم له ذلك. لم 4 ص 207.

علي بن جميل الرقي الوضاح،  
كان يضع الحديث على الثقات، حدث بالبواطيل عن  
ثقات الناس ويسرق الحديث "ت 74، 109، م 2 ص  
220، لم 4 ص 209، لي 1 ص 165 وج 2 ص 7" وتابع  
الرقي في ذلك ويسرقه منه شيخ مجهول يقال له: معروف  
البلخي، وعبد العزيز الخراساني رجل مجهول.  
علي بن الجهم بن بدر السامعي الخراساني ثم البغدادي  
المقتول سنة 249،

كان أكذب خلق الله مشهوراً بالنصب كثير الخط على علي  
وأهل البيت، وقيل: إنه كان يلعن أباه لم سماه علياً م-  
وهجاءه البحتري وكان ينسب في بني سامة بن لؤي وفي  
نسبهم إلى قريش تردد بقوله: إذا ما حصلت علياً

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ يب- بهذيب التهذيب؛  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

قريش \* فلا فى العير أنت ولا النفيى على م هجوت محتهدا  
علياً \* بما لفتت من كذب وزور  
لم 4 ص 210

م- قال الأميمى : هذا ملخص القول فى ترجمة الرجل  
فأنظر عندئذ إلى قول ابن كثير فى تاريخه 11 ص 4 عند  
ذكرة، قال : أحد الشعراء المشهورين وأهل الديانة  
المعتبرين، وكان فيه تحامل على على بن أبى طالب رضى  
الله عنه.  
فكان تحامله على على عليه السلام جعله من أهل الديانة  
المعتبرين عند ابن كثير، هكذا فليكن ابن كثير، وإلى الله  
المنتهى].

على بن الحسن بن جعفر أبو الحسين الشهير بأبن كرينب  
المحزمى المتوفى 376،  
كان من أحفظ الناس للمتون إلا أنه كان كذا بأيدى ما  
لم يسمع ويضع الحديث "طب 11 ص 386 لم 4 ص  
215".

385 على بن الحسن بن الصقر الصائغ البغدادى،  
كذاب يضع الحديث على الشيوخ ويسرق. م 2 ص  
222.

على بن الحسن بن يعمر الشامى مصرى،  
يكذب، يروى عن الثقات بواطيل مآلث والثورى وابن  
أبى ذئب وغيرهم. لم 4 ص 213.

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛ يب- هذيب الهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

على بن الحسن الرصافي،

كان يضع الحديث ويفترى على الله. م 2 ص 223.

على بن ظبيان العبسي قاضي بغداد المتوفى 192،

متروك الحديث كذاب خبيث ليس بثقة "طب 11 ص

444. م 2 ص 228، يب 7 ص 342."

على بن عبدة المكتب المتوفى 257،

كذاب يضع الحديث. طب 12 ص 19.

390 على بن عبد الله البرداني،

ليس بشئ اتهم بالوضع. م 2 ص 221.

م- على بن عبد الله بن الحسن بن جهضم أبو الحسن

الهمداني مؤلف كتاب "بهجة الأسرار" المتوفى سنة

414

قال ابن خيرون: قيل: إنه يكذب. وقال غيره.

اتهموه بوضع الحديث، وقال ابن الجوزي: قد ذكروا أنه

كان كذاباً ويقال: إنه وضع صلاة الرغائب. ظم 8 ص

14، يه 12 ص 16، هب 3 ص 201."

على بن عروة الدمشقي،

كذاب يضع الحديث "م 2 ص 233، يب 7 ص 365، لب

49، لي 2 ص 47، 93."

م- على بن فرس،

قال ابن حجر: نسبوه لوضع الحديث. الإصابة 3 ص 598

."



م- ميزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوعة؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

على بن قرين أبو الحسن البصرى نزيل بغداد المتوفى 233،  
 كذاب خبيث كان يضع الحديث "طب 12 ص 51، لب  
 110 م 2 ص 236، لم 4 ص 251".

395 على بن مجاهد بن مسلم الكابلي القاضى الرازى كان  
 حياً سنة 182،

كذاب يضع الحديث ويضع لكلامه إسناداً "طب 12 ص  
 107، صه 235، يب 7 ص 378، لي 359 : 1،".

م- على بن محمد المروزى أبو أحمد الحبينى (1) المتوفى  
 351،

قال الحاكم : كان يكذب. وكان صاحب حديث. هب ص  
 8.

على بن محمد الزهرى أبو الحسن الضرير كان حياً سنة  
 381،

كان كذاباً يضع "طب 12 ص 92، لي 2 ص 80".

(1) بالضم وكسر الموحدة المشددة نسبة إلى سكة  
 حنين، بمرو.

على بن محمد بن السرى أبو الحسن الهمدانى الوراق  
 المتوفى 379،

كان كذاباً يروى عن متقدمى الشيوخ الذين لم يدرهم  
 "طب 12 ص 91".

على بن محمد بن سعيد أبو الحسن الموصلى المتوفى 359،

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ بلى- اللئى المصنوع؛؛ ييب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

سكن بغداد كذاب كان مختلطاً غير محمود "طب 12 ص 83. م 2 ص 237".

400 على بن معاذ أبو الحسن الرعيسى المتوفى 389.  
كذاب "لم 4 ص 263".

على بن يعقوب بن سويد الوراق البصرى المتوفى 318.  
كان يضع الحديث "م 2 ص 241، لم 4 ص 267".

عمار بن زربى أبو المعتمر البصرى،  
قال ابن عدى: يكذب، سمع منه عبدان الأهوازي  
وتركه ورماه بالكذب وقال النبأى: كذاب متروك  
الحديث "لم 4 ص 271، بى 1 ص 243".

عمار بن عطية الكوفي الوراق.  
كان كذاباً "طب 12 ص 254".

م- عمار بن مطر أبو عثمان الرهاوى،  
قال ابن عدى: أحاديثه بواطيل. وقال أبو جاتم: كان  
يكذب. وقال العقيلي: يحدث عن الثقات بمناكير.  
وقال البيهقي: كان يقلب الأسانيد، ويسرق الأحاديث.  
السنن الكبرى 8 ص 30، لم 4 ص 275].

405 عمار بن زيد،

كان يضع الحديث "م 2 ص 248، الاستيعاب 1 ص  
231 في ترجمة لهيب بن مالك، والإصابة 3 ص 332".

عمر بن إبراهيم بن خالد الكردي الهاشمي.  
كذاب غير ثقة يروى المناكير عن الثقات، مذکور

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب الهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

بالوضع بقى إلى بعد العشرين ومائتين "طب 11 ص  
 202، مز 9 ص 48، م 2 ص 249، لم 4 ص 280، لب  
 205، لي 1 ص 152، وج 2 ص 118".  
 عمر بن إسماعيل بن هجالد الهمداني.  
 كذاب خبيث رجل سوء متروك يسرق الحديث "طب  
 11 ص 204، م 2 ص 250، يب 7 ص 428، لي 2 ص  
 228، صه 238".  
 عمر بن جعفر أبو حفص الوراق البصرى المتوفى 357.  
 أحد الحفاظ.  
 قال السبعي: كذاب كذاب وكانت كتبه رديئة "طب  
 11 ص 247، بق 3 ص 138".  
 عمر بن حبيب العدوى البصرى المتوفى 209،  
 كذبه ابن معين "صه 238، م 2 ص 251".  
 410 م- عمر بن الحسن الشهير بأبن دحية أبو الخطاب  
 الحافظ شيخ الديار المصرية فى الحديث المتوفى 633  
 ترك الناس الرواية عنه وكذبوه، ونسبه بعضهم إلى  
 وضع حديث فى قصر صلاة المغرب. يه 13 ص 144.  
 عمر بن حفص الدمشقى الخياط،  
 قال الدارقطنى: أعتقد أنه وضع على معروف الخياط  
 أحاديث وحدث بعد خمسين ومائتين "م 2 ص 254 إلى  
 37: 1".

عمر بن راشد أبو حفص الجارى،

م-ميزان الاعتدال؛ ت-تذكرة الموضوعات؛ لي-اللائى المصنوعة؛ يب-تهذيب التهذيب.  
ط-تاريخ بغداد؛ ص-خلاصة التهذيب؛ لم-لسان المميز؛ ان؛ هب-شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج-الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

حديثه كذب وزور، كان يضع الحديث، كل أحاديثه مما لا  
يتابع عليه الثقات "م 2 ص 257، ت 42، لي 1 ص 121  
وج 2 ص 168".

عمر بن رباح البصرى،  
دجال متروك الحديث يروى الموضوعات عن الثقات "  
يب 7 ص 448، م 2 ص 257".

عمر بن سعد الخولاني.  
كان يضع الحديث "م 2 ص 258، ت 29".  
415 عمر بن سعيد الدمشقي أبو حفص المتوفى 225،  
قال الساجي:

كذاب وقال ابن عدى: روى عن سعيد أحاديث غير  
م محفوظة "لم 4 ص 308".

عمر بن شاكر البصرى،  
له نسخة نحو من عشرين حديثاً غير محفوظة "م 2 ص  
260".

عمر بن صبيح (1) الخراساني،  
كذاب كان يضع الحديث لم يكن له في الدنيا نظير في  
البدعة والكذب "م 2 ص 262، ت 77، يب 7 ص 463،  
لي 1 ص 108، 29، 241 وج 2 ص 153، 184، كج 1 ص  
215".

عمر بن عمرو العسقلاني أبو حفص الطحان،  
قال ابن عدى: حدث بالبواطيل عن الثقات، وقال

م-ميزان الاعتدال؛ ت-تذكرة الموضوعات؛ ب-بلى-اللائى المصنوع؛ هـ-هيب--تهذيب التهذيب.  
 ط-تاريخ بغداد؛ ص-خلاصة التهذيب؛ لم-لسان المميز؛ ان؛ هب-شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج-الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

أيضاً :عامة ما يرويه موضوع، وهو فى عداد من يضع  
 الحديث "لم 4 ص 320".

عمر بن عيسى الأسلمى،  
 قال ابن حبان : يروى الموضوعات عن الاثبات "لم 4  
 ص 321".

420 عمر بن محمد بن السرى الوراق أبو بكر ابن أبى طاهر  
 المتوفى 378،

قال الحاکم : أعرف الناس بسرقة الحديث والمقلوبات،  
 كذاب رأيتهم أجمعوا على ترك حديثه وكتبوا على ما  
 كتبوا عنه : كذاب، فلم ألقه ولم اشتغل به. لم 4 ص  
 325.

عمر بن محمد أبو حفص التلعكبرى الخطيب البغدادى،  
 غير ثقة مشهور بوضع الحديث "طب 11 ص 242".

(1) فى تهذيب التهذيب وبعض آخر من المصادر :  
 الصبح.

عمر بن مدرك القاضى البلخى المتوفى 270،  
 كذاب (طب 11 ص 212، م 2 ص 270).

عمر بن موسى الميثمى بن وجيه الوجيهى،  
 كذاب وضاع كان يضع الحديث متناً وإسناداً "م 2 ص  
 271، نص 187 : 1، مستدرک الحاکم 124 : 3 فى  
 تلخيصه، لب 44، لى 2 ص 138، 84، 220".

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ بلى- اللئى المصنوع؛ ييب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

عمر بن هارون البلخي أبو حفص المتوفى 194،  
 كذاب خبيث متروك الحديث قال أبو غسان: قال عمر  
 بن هارون: رويت من حديثي سبعين ألف حديث.  
 وقال أبو زكريا: قد كتبت عنه ثم تبين لنا أمره بعد  
 ذلك فخرقت حديثه كله ما عندي عنه كلمة إلا أحاديث  
 على ظهر دفتر خرقتها كلها "طب 11 ص 189، م 2 ص  
 273، لب 161، م 2 ص 36".

425 عمر بن يزيد الرفاء أبو حفص البصري،  
 قال أبو حاتم: يكذب.  
 وقال ابن عدي: أحاديثه تشبه الموضوع "لم 4 ص  
 339".

عمر بن الأزهر العتكي البصري قاضي الجرجان،  
 كذاب يضع الحديث متروك "طب 12 ص 194، م 2  
 ص 281، لى 1 ص 165 وج 2 ص 65".  
 عمرو بن بحر أبو عثمان الجاحظ المتوفى 255/6 صاحب  
 التصانيف الكثيرة،  
 أكذب الأمة وأوضعهم لحديث وأنصرهم للباطل.  
 وقال ثعلب: كان كذاباً على الله وعلى رسوله وعلى  
 الناس. لم 4 ص 356.

عمر بن بكر السكسكى،  
 قال ابن حبان: يكذب. لم 5 ص 270.  
 عمرو بن جرير أبو سعيد البجلي،

م-ميزان الاعتدال؛ ت-تذكرة الموضوعات؛ لي-اللائق المصنوع؛ ييب--تهذيب التهذيب؛ ط-تاريخ بغداد؛ ص-خلاصة التهذيب؛ لم-لسان المميز؛ ان؛ هب-شذرات الذهب؛ كر-ابن عساکر؛ ج-الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كذبہ أبو حاتم. لم 4 ص 358.

430 عمرو بن جمیع أبو عثمان قاضی حلوان،

کذاب خبیث لیس بثقة ولا مأمون "طب ج 3 ص

224. ج 12 ص 161، لی 2 ص 98.8، 103."

عمرو بن الحصین،

کان کذاباً "طب 5 ص 390 لی 1 ص 103."

عمرو بن حمید قاضی الدینور،

ذکره السلیمانی فی عداد من یضع الحدیث "م 2 ص 286

."

عمرو بن خالد القرشی الکوفی أبو خالد،

کذاب غیر ثقة کان یضع الحدیث "م 2 ص 286، نص 1

ص 187، 41، مز 1 ص 246، لی 2 ص 160."

عمرو بن خلیف أبو صالح الخناوی

قال ابن حبان: کان یضع الحدیث.

ومن خزایاته الموضوعة علی ابن عباس قال قال النبی

صلی الله علیه وسلم: أدخلت الجنة فرأیت فیها ذئباً

فقلت: أذئب فی الجنة؟ قال: إنی أکلت ابن شرطی. قال

ابن عباس: وهذا إنما أکل ابنه فلو أکله رفع فی علیین.

-قال الأُمینی: لیت ابن عباس یفصح عن أنه لو کان

أکل مدیر الشرطة أین کان یرفع؟!-"ت 46، م 2 ص

287، لم 4 ص 363."

م- میزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لی- اللئى المصنوع؛؛ یب- - تهذيب التهذيب؛  
 ط- تاریخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ کر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضیة؛ نص، نصب الراية

- 435 عمرو بن زیاد بن تومان الباهلی حدث سنة 234،  
 كان كذاباً أفاً كايضع الحديث قال ابن عدی :يسرق  
 الحديث ويحدث بالبواطيل "طب 12 ص 205، م 2 ص  
 288، ك 3 ص 64، لی 1 ص 392".  
 عمرو بن عبید أبو عثمان المعتزلی البصری المتوفی 144،  
 كان من الكذابين الآثمین مبتدعاً ولا كرامة له "طب  
 12 ص 182، نص 1 ص 49".  
 عمرو بن مالك الفقيمي، كذاب ممن يسرق الحديث "لم 4  
 ص 374".  
 عمرو بن محمد بن الأعشم،  
 كذاب كان يضع الحديث، يروى عن الثقات المناكير  
 ويضع أسماء المحدثين روى عنه أحمد بن الحسين بن عباد  
 البغدادی أحاديث كلها موضوعة "م 2 ص 300، ت  
 74، 79، 81، 100، لی 2 ص 102".  
 عمرو بن واقد الدمشقي،  
 عن دحيم قال :لم يكن شيوخنا يحدثون عنه وكان لم  
 يشك أنه كان يكذب "م 2 ص 302".  
 440 عنبة بن عبد الرحمن الأموي حفيد العاص بن  
 أمية،  
 كذاب كان يضع الحديث "م 2 ص 307، يب 8 ص  
 161".  
 عوانة بن الحكم الكوفي المتوفى 158،



م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كان عثمانياً يضع الأخبار لبني أمية "لم 4 ص 386".  
 عيسى بن زيد الهاشمي العقيلي،  
 كان شافعي المذهب لحقه الحاكم، كذاب "لم 4 ص  
 395".

عيسى بن عبد العزيز اللخمي الاسكندراني المقرئ  
 المتوفى 627.

سماعاته للحديث من السلفي وغيره صحيحة فأما في  
 القراءات فليس بثقة ولا مأمون، وضع أسانيد وادعى  
 أشياء لا وجود لها، وهاته غير واحد وقد حدثونا عنه، له  
 كتاب الجامع الأكبر في اختلاف القراء يحتوي على سبعة  
 آلاف رواية وطريق من هذا الكتاب وقع الناس فيه "  
 لم 4 ص 402".

عيسى بن يزيد ابن داب الليثي البديني،  
 كذاب كان يضع الحديث بالمدينة وفيه قال ابن مناذر:  
 ومن تبع الوصاة فإن عندي \* وصاة للكحول  
 وللشباب

خذوا عن مالك وعن ابن عوف \* ولا ترووا أحاديث ابن  
 داب

تري الهلاك ينتجعون منها \* ملاهى من أحاديث  
 كذاب

إذا طلبت منافعها اضمحلت \* كما يرفض رقرق  
 السراب

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوعة؛ يب - هذيب التهذيب.  
 ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
 ابن عساكر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

"طب 11 ص 152، م 2 ص 319".

(حرف الغين المعجمة)

445 غنيم (غنم) بن سالم،

أحد المشهورين بالكذب، غير ثقة ولا مأمون، قال ابن  
 حبان: روى العجائب والموضوعات لا تعجبني الرواية  
 عنه فكيف الاحتجاج به.

وقال ابن حجر: له عن أنس نسخة موضوعة "م 2 ص  
 323، لم 4 ص 421، ت 88، 94".

غياث بن إبراهيم النخعي الكوفي،

كذاب خبيث كان يضح الحديث "طب 12 ص 326،  
 نص 4 ص 239، م 2 ص 323، لب 50، لي 2 ص 116،  
 123".

(حرف الفاء)

الفضل بن أحمد اللؤلؤي،

قال أبو الشيخ: حدث عن إسماعيل بن عمرو بأحاديث  
 كثيرة كان يشتريها ويضعها على إسماعيل فاتفق أبو  
 إسحاق وأبو أحمد ومشايخنا على ترك حديثه وأنه كذاب  
 "لم 4 ص 437، م - الفضل بن الجبار، كذاب، م 2

ص 112]

الفضل بن السكين أبو العباس القطيعي السندي،

قال ابن معين: كذاب لعن الله من يكتب عنه من صغير

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛ يب - بهذيب التهذيب.  
 ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
 ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص؛ نصب الراية

أو كبير إلا أن يكون لا يعرفه "طب 12 ص 362، لم 4  
 ص 441".

450م - الفضل بن سهل الأسفرايني ثم الدمشقي  
 الحلبي الأثير المتوفى 548.

كانوا يتهمون بالكذب، حكى شيخ الشيوخ إسماعيل بن  
 أبي سعد قال: كان عندي أبو محمد المقرء فدخل الأثير  
 الحلبي فجعل يثنى على أبي محمد وقال: من فضائله أن رجلاً  
 أعطانى ما لا فحئت به إليه فلم يقبله.

فلما قام قال أبو محمد: والله ما جاءني بشيء ولا أدري ما  
 يقول والحمد لله الذي لم يقل عنه وديعة لأحد.

ظم 10 ص 155، لم 4 ص 442.

الفضل بن شهاب،

قال يحيى، كذاب "لم 4 ص 442".

الفضل بن عيسى،

كذاب "لى 2 ص 167".

الفضل بن محمد العطار الباهلي،

كذاب كان يضع الحديث وصل أحاديث وزاد في المتون

م 2 ص 333، لم 4 ص 448.

فهد بن عوف أبو ربيعة قيل توفي 219،

قال ابن المديني: كذاب "لم 4 ص 455".

455 الفيز بن وثيق قدم بغداد سنة 224،

م- میزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ لی- اللئى المصنوع؛؛ ییب- هندیب الهندییب؛  
ط- تاریخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ کر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضیة؛ نص، نصب الراية

کذاب خبیث "ط 12 ص 398، م 2 ص 337، کن 6  
ص 134"

(حرف القاف)

القاسم بن ابراهيم الملبى قدم الموصل سنة 323،  
كان كذاباً فأكا يضع الحديث أتى بطامة لا تطاق "ط 8  
ص 77 و ج 12 ص 446، م 2 ص 337، لی 1 ص 8".  
القاسم بن أبي سفيان محمد أبو القاسم المعبرى المتوفى  
228،

خبیث کذاب "ط 12 ص 425.

القاسم بن عبد الله بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن  
الخطاب البدنى.  
کذاب يضع الحديث "م 2 ص 339، ییب 8 ص 320، لب  
233، 80، لی 2 ص 92" القاسم بن محمد بن عبد الله  
الفرغانى.

كان يضع الحديث وضعافاً حشاً "م 2 ص 342، لی 2 ص  
8".

460 قطن بن صالح الدمشقى،  
کذاب "م 2 ص 348".

(حرف الكاف)

کادح بن رحمة،

کذاب "م 2 ص 351، لی 1 ص 106 و ج 2 ص 114".

م-ميزان الاعتدال؛ ت-تذكرة الموضوعات؛ لي-اللائى المصنوعة؛ يب-تهذيب التهذيب؛ ط-تاريخ بغداد؛ ص-خلاصة التهذيب؛ لم-لسان المميز؛ ان؛ هب-شذرات الذهب؛ كر-ابن عساکر؛ ج-الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كثير بن زيد الأسلمى،  
قال الشافعى: ركن فى الكذب. وقال ابن حبان: له عن  
أبيه عن جدّه نسخة موضوعة "لب 238".  
كثير بن سليم بن هاشم الأيلى،  
كان يضع الحديث "ت 28، لي 2 ص 202".  
كثير بن عبد الله بن عمرو المزنى المدنى،  
ركن من أركان الكذب، ضرب أحمد على حديثه، قال ابن  
عدى: عامة ما يرويه لا يتابع عليه "م 2 ص 354، لب  
17، لي 1 ص 49".  
465 كثير بن مروان أبو محمد الشامى،  
كان كذاباً ليس بشئ، يكذب فى حديثه لا يحتج به "طب  
12 ص 482، م 2 ص 356، لم 4 ص 484، ج 6 ص  
433، لب ص 156".  
كلثوم بن جوشن القشيرى،  
يروى الملزوقات عن الثقات والموضوعات عن  
الاثبات لا يحل الاحتجاج به "يب 8 ص 443، م 2 ص  
357".

(حرف اللام)

لاحق بن الحسين أبو عمرو [بن عمر] المقدسى المتوفى  
384.

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ يب- - تهذيب التهذيب؛  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

قال الادريسي. كان كذاباً فأكا يضع الحديث عن  
الثقات ويسند المراسيل ويحدث عن لم يسمع منهم،  
ووضع نسخاً لأناس لا تعرف أساميهم في جملة رواية  
الحديث مثل: طرغال. وطربال وكركدن. وشعوب.  
ومثل هذا شيئاً غير قليل ولا نعلم وما رأينا في عصرنا  
مثله في الكذب والوقاحة مع قلة الدراية وكتب لي بخطه  
زيادة على خمسين جزءاً من حديثه، وكانت كتابتي عنه  
لأعلم ما وضعه وما يسند من المراسيل والمقطوعات  
ومع ذلك فقد رأيت أنه حدث بعد أن فارقه بأحاديث  
أنشأها بعد أن خرج من سمرقند "طب 2 ص 244 وج  
14 ص 100، كخ 1 ص 235. لى 1 ص 59، وج 2 ص 160  
."

(حرف الميم)

مأمون بن أحمد السلمي الهروي،  
دجال يضع الحديث أتى بطامات وفضائح "م 3 ص 4، ت  
87، 111، لى 2 ص 80."

م- مبارك بن فاخر أبو الكرم الدباس من كبار أئمة  
اللغة والأدب توفي 500  
له مصنفات رماها ابن ناصر بالكذب والتزوير في الرواية،  
وكان يدعى سماع ما لم يسمعه "ظم 9 ص 154، هب؛

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

ص 412".

470 مبشر بن عبيد الحمصي،

كذاب كان يضع الحديث "سنن البيهقي 7 ص 240، زاد  
المعاد 1 ص 123، م 3 ص 6، لي 1 ص 83 وج 2 ص  
74، 91".

مجاهد بن عمرو،

كان يكذب، قال ابن معين: رأيت أحد الكذابين "طب  
12 ص 50، م 3 ص 7، لب 36، 58، لي 1 ص 127 وج 2  
ص 227".

مجاهة بن ثابت الخراساني نزيل بغداد،

كذاب ليس بشيء "طب 13 ص 262".  
محمد بن أبان الرازي،

دجال كذاب كان يفتعل الحديث وكان لا يحسن أن  
يفتعل "لم 5 ص 33".

محمد بن إبراهيم السعدي الفرياني،

كان يضع الحديث "م 3 ص 13".

475 محمد بن إبراهيم الشامي أبو عبد الله الزاهد،

كذاب وضاع يعتاد أن يضع الحديث، عامة أحاديثه غير  
محفوظة لا تحل الرواية عنه إلا عند الاعتبار وكان من  
الزهاد "م 3 ص 11 ت 36، 71، 104، 105، يب 9 ص  
14، لي 2 ص 92، 100".

م- محمد بن إبراهيم الطيالسي عمر إلى سنة ثلث عشرة

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

## وثلاثمائة،

بئس الرجل، دجال يضع الحديث، لا يشك أنه يسرق  
 الحديث "لم 4 ص 22".

محمد بن أبي نوح أبو عبد الله مولى خزاعة،  
 كذاب متروك يروي أحاديث منكرة "طب 2 ص 311".

محمد بن أحمد بن إبراهيم بن المحبر الكتبي المتوفى 778،  
 كان مزورا كذابا "لم 5 ص 39".  
 محمد بن أحمد أبو الطيب الرسعني،  
 كذاب يضع الحديث،

قال أبو عروبة: لم أرفى الكذابين أصفق وجهاً منه "م 3  
 ص 16، لم 5 ص 40".

480 محمد بن أحمد بن إسماعيل أبو بكر القزويني،  
 قال ابن النجار: رأيت جماعة يرمونه بالكذب ويذمونه،  
 بلغنا أنه توفي سنة 614 "لم 5 ص 59".  
 محمد بن أحمد بن حامد قاضي حلب المتوفى 482، كذبه  
 عبد الوهاب الأنماطي "ظم 9 ص 52، لم 5 ص 61".  
 محمد بن أحمد بن حسين الأهوازي،  
 كذاب "م 3 ص 15".

محمد بن أحمد بن حمدان العنبري أبو حزام،  
 كان يضع الحديث "لم 5 ص 54".  
 محمد بن أحمد بن سهيل "سهل" أبو الحسن الباهلي،



م۔ میزان الاعتدال؛ ت۔ تذکرۃ الموضوعات؛ بی۔ اللئى المصنوع؛ ٢٢٢۔ ہندیہ الہندیہ؛  
 ط۔ تاریخ بغداد؛ ص۔ خلاصۃ التہذیب؛ لم۔ لسان المیزان؛ ہب۔ شذرات الذهب؛ کر۔  
 ابن عساکر؛ ج۔ الجواهر المفضیۃ؛ نص، نصب الراية

کان من یضع الحدیث إسناده و متناویسرق من حدیث  
 الضعاف ویلزمها علی قوم ثقاة " م 3 ص 15، لم 5  
 ص 34، لی 2 ص 40.

485 محمد بن أحمد بن عبد الله العامري البصري المتوفى  
 343.

کان یکذب له نسخة موضوعة " م 3 ص 17، 19 " (1).  
 محمد بن أحمد بن محروم أبو الحسين البصري المتوفى 330،  
 کان یکذب " لم 5 ص 55".  
 محمد بن أحمد النحاس العطار.  
 شیخ متأخر کذاب " م 3 ص 19".  
 محمد بن أحمد بن هارون أبو بكر الزیوندى الشافعى  
 المتوفى 355.

شیخ لأبى عبد الله الحاكم متهم بالوضع قال الحاكم:  
 عرض على من حديثه المناكير الكثيرة وروايته عن  
 قوم لا يعرفون مثل: أبى الملوك. والحجازى. وأحمد بن  
 عمر الزنجانى. فدخلت يوماً على أبى محمد عبد الله بن أحمد  
 الثقفى المزكى فعرض على حديثاً بإسناد مظلّم عن  
 الحجاج بن يوسف قال: سمعت ابن جندب رفعه: من  
 أراد الله به خيراً يفقهه فى الدين.

فقلت: هذا باطل وإنما تقرب به إليك أبو بكر الشافعى  
 لأنك من ولد الحجاج قال: ثم اجتمع بى فقال: جئت  
 لأعرض عليك حديثى. فقلت: دع أولاً أبا الملوك.

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛ ييب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

وأحمد بن عمر. فعندى أن الله لم يخلقهما بعد.  
فقال: الله الله في فإنهما رأس المال.  
فقلت: أخرج إلى أصلك.  
ففارقني على هذا، فكأنى قلت له: زد فيما ابتدأت به فإنه  
زاد عليه، لم 5 ص 43.  
م- محمد بن إسحاق أبو بكر المدينى المتوفى 150 صاحب  
السيرة الشهيرة.  
قال هشام بن عروة: كذب الخبيث، عدو الله الكذاب.  
وقال مالك- إمام المالكية-: كذاب دجال من  
الدجاجة "طب 1 ص 222، 223".

(1) ذكر الذهبي ترجمتين إحداهما باسم العامري محمد بن  
أحمد بن عبد الله بن هاشم والأخرى مثله غير أن فيها عبد  
الجبار مكان هاشم، أحسب اتحادهما.  
490 محمد بن إسحاق البلخي المتوفى 244،  
كان أحد الحفاظ، كذاب يروى أحاديث من ذات نفسه  
مناكير وكان يضع للكلام إسناداً "طب 10 ص 90.  
ظم 5 ص 148، م 3 ص 24".  
محمد بن إسحاق العكاشي،  
كذاب يضع الحديث "م 3 ص 25، ت 13، 27، 80، لى 1  
ص 90".

محمد بن إسحاق أبو عبد الله الضبي "الصيني" المتوفى

م-ميزان الاعتدال؛ ت-تذكرة الموضوعات؛ لي-اللائى المصنوعة؛ يب--هذيب التهذيب.  
 ط--تاريخ بغداد؛ ص-خلاصة التهذيب؛ لم-لسان المميز ان؛ هب-شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج-الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

236.

كذاب متروك "طب 1 ص 239، ظم 5 ص 148، م 3  
 ص 25".

محمد بن أسعد الحكيمي أبو المظفر الواعظ فقيه الحنفية  
 نزيل دمشق المتوفى 567.

كان فشلا في دينه خليعا قليل البروة ساقطا كذابا. جم 2  
 ص. 33 ج 3 ص 89 سلسله 1231)

م- محمد بن إسماعيل أبو الحسين الرازي المكتب  
 المتوفى بعد 350.

كذبه الحافظ أبو القاسم الطبري في روايته عن موسى بن  
 نصر "طب 2 ص 53، ظم 7 ص 22".

495 محمد بن إسماعيل الواسطي البصري،

كان يضع الحديث "لم 5 ص 77، مز 9 ص 82".

محمد بن إسماعيل العوام،

كان يكذب ويزور السماع "لم 5 ص 79".

محمد بن أيوب الرقي،

كان يضع الحديث على مالك "لم 5 ص 88، لي 1 ص 448  
 ."

محمد بن أيوب بن سويد الرملي،

كان يضع الحديث، قد أدخل في كتب أبيه أشياء موضوعة

وقال الحاكم وأبو نعيم: روى عن أبيه أحاديث

موضوعة "لم 5 ص 87، لي 1 ص 170".

م- میزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ لی- اللئى المصنوع؛؛ ییب- هندیب التهنید ییب؛  
ط- تاریخ بغداد؛ ص- خلاصة التهنید ییب؛ لم- لسان المیزان؛ هب- شذرات الذهب؛ کر-  
ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضیة؛ نص، نصب الراية

محمد بن تمیم الفاریابی،

کذاب خبیث وضاع کان یضع الحدیث. وعن الحافظ  
السری : وضع محمد بن تمیم، وأحمد الجویباری، ومحمد بن  
عکاشة أكثر من عشرة آلاف حدیث " طب 7 ص 343. م  
3 ص 33، لم 5 ص 288، 98، لی 1 ص 201، ج 2 ص 49،  
85".

500م- محمد بن حاتم البروزی أبو عبد الله السمین  
المتوفی 236،

قال یحیی بن معین : کذاب. وکذب حدیثه علی المدینی  
" طب 2 ص 267، وج 4 ص 113".

محمد بن حاتم الکشی،  
کذاب "م 3 ص 37، لی 2 ص 76".  
محمد بن الحجاج الواسطی اللخمی أبو ابراهیم نزیل بغداد  
المتوفی 181،

کذاب خبیث وضاع ذاهب الحدیث " طب 2 ص 279،  
لم 5 ص 116، لی 1 ص 184".

محمد بن حسان الکوفی الخزاز  
قال أبو حاتم : کان کذاباً " لم 5 ص 121".

محمد بن حسان الأموی،  
قال ابن الجوزی : کذاب "م 3 ص 41".

505م- محمد بن حسان السمی  
قال یحیی بن معین : کذاب رجل سوء رأیته بمكة فی

م - میزان الاعتدال؛ ت - تذكرة الموضوعات؛ بی - اللئى المصنوع؛ یب - هندیب الهندییب؛  
ط - تاریخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ کر -  
ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضیة؛ نص، نصب الراية

المسجد الحرام كان كذاباً "تاریخ بغداد 2 ص 275".

محمد بن الحسن بن أبی یزید الهمدانی الكوفی،  
كذاب متروك، كان يكذب "جع 225 : 3. م 3 ص 42،  
لب 71، 220، مز 1 ص 128، لی 2 ص 157، كح 1 ص 215  
."

م - محمد بن الحسن الشیبانی صاحب أبی حنیفة المتوفی  
189،

قال یحیی بن معین : كذاب. ونحوه قال فیہ أحمد بن  
حنبل. طب 2 ص 181) محمد بن الحسن بن زبالة  
البخزومی أبو الحسن الهمدانی توفی قبل المائتین، كذاب  
متروك واهی الحديث نسب إلى وضع الحديث "م 3 ص  
42، مز 1 ص 306، لی 2 ص 71، شرح البواهر للزرقانی  
8 ص 293".

محمد بن الحسن الأهوازی جراب  
الكذاب، كان كذاباً يسرق الأحاديث ويركبها ويضعها  
على الشيوخ توفی 418 (ظم 8 ص 93، م 3 ص 43، لم 5  
ص 125، یه 12 ص 41).

510 محمد بن الحسن،  
قال الذهبي : لعله النقاش صاحب التفسير فإنه كذاب  
أو آخر من الدجاجة (م 3 ص 43).

محمد بن الحسن أبو بكر الدعاء الأصم القطایعی المتوفی

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

320.

يروى الموضوعات عن الثقات (طب 2 ص 194)  
 والغالب على ظن الذهبي أنه واضح كتاب "الحيدة" وقد  
 انفرد بروايته.

محمد بن الحسن- أبو الحسن- بن كوثر أبو بحر البربهاري  
 المتوفى 362.

كان كذا بأظم 7 ص 64، لم 5 ص 131  
 محمد بن الحسن- الحسين- أبو عبد الرحمن السلمى  
 النيسابورى،

وضاع كان يضع الأحاديث للصوفية ألف كتباً تبلغ  
 مائة كتاب (م 3 ص 46، طب 2 ص 248، ظم 8 ص 6،  
 هب 3 ص 196).

م- محمد بن الحسين بن إبراهيم أبو بكر الوراق يعرف  
 بأبن الخفاف توفى 418.

قال الخطيب فى تاريخه 2 ص : 250 لا أشك أنه كان  
 يركب الأحاديث ويضعها على من يرويه عنها، ويختلق  
 أسماء وأنساباً عجيبية لقوم حدث عنهم، عندى عنه من  
 تلك الأباطيل أشياء و كنت عرضت بعضها على هبة الله  
 بن الحسن الطبرى فخرق كتابي بها، وجعل يعجب كيف

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛ يب - هديب التهذيب.  
 ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
 ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

أسمع منه، قال لي ابن الخفاف: احترق مرة سوق باب  
 الطاق فاحترق من كتبي ألف وثمانون مناكلها  
 سماعى. وذكرا ابن الجوزى فى المنتظم 8 ص 34  
 والذهبي فى الميزان، وابن كثير فى تاريخه 12 ص 23  
 515 محمد بن الحسين الشاشى،  
 شويخ كذاب. م 3 ص 47.  
 محمد بن الحسين المقدسى،  
 كان يضع الحديث. م 3 ص 47، سمي نفسه لاحقاً وقدمر.  
 م - محمد بن الحسين أبوبكر القطان البلخى المتوفى 306،  
 كذبه ابن ناجية. يه 11 ص 130.  
 محمد بن الحسين بن عمران أبو عمر.  
 كان يضع الحديث. طب 2 ص 245.  
 محمد بن حميد أبو عبد الله الرازى المتوفى 248،  
 أحد الحفاظ من أوعية العلم كذاب يسرق الحديث  
 ويركب الأسانيد على المتون، كان يأخذ الأحاديث  
 فيقلب بعضها بعضاً، وكانت أحاديثه تزيد كل يوم.  
 قال الأسدى: ما رأيت أحداً أحق بالكذب من رجلين  
 سليمان بن الشاذ كوفى، ومحمد بن حميد الرازى. وقال  
 الجزرى: ما رأيت أجراً على الله منه.  
 وقال فضلك الرازى: عندي عن ابن حميد خمسون ألف  
 حديث ولا أحدث عنه بحرف [طب 2 ص 262، م 3 ص  
 49، هب 2 ص 118، لي 1 ص 359، ج 2 ص 16].

م۔ میزان الاعتدال؛ ت۔ تذکرۃ الموضوعات؛ لی۔ اللئى المصنوع؛ یب۔۔ ہندیب التہذیب۔  
ط۔ تاریخ بغداد؛ ص۔ خلاصۃ التہذیب؛ لم۔ لسان المیزان؛ ہب۔ شذرات الذهب؛ کر۔  
ابن عساکر؛ ج۔ الجواهر المفضیۃ؛ نص، نصب الراية

محمد بن خالد الواسطی الطحان،  
کان رجل سوء، کذاب (م 3 ص 51)۔  
520 محمد بن خلیل الحنفی الکرمانی،  
کان یقلب الأخبار ویسند الموقوف۔ ت 8۔  
محمد بن خلیل الذہلی،  
کان یضع الحدیث (ت 13، م 3 ص 54) محمد بن داب  
المدینی، کذاب [م 3 ص 54]۔  
محمد بن داود بن دینار الفارسی،  
کان یکذب ویضع (م 3 ص 54، لم 4 ص 106 و ج 5  
ص 161، لی 1 ص 103 و ج 2 ص 99)۔  
محمد بن ززام،  
کذاب (بق 4 ص 35)۔  
525 محمد بن زکریا الخصیب،  
کان یضع الحدیث (م 3 ص 58، لی 1 ص 51، 121)۔  
محمد بن زیاد الجزری الحنفی  
کان یضع الحدیث (ت 3، 27، 66)۔  
محمد بن زیاد الیشکری،  
کذاب یضع الحدیث خبیث أعور (طب 5 ص 280 و فی  
ج 5 ص : 279 قال یحیی بن معین : کان ببغداد قوم  
یضعون الحدیث کذابین منهم محمد بن زیاد کان یضع  
الحدیث۔ وهو مترجم بالكذب فی (لب 17، م 3 ص 60)۔



م- میزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ لی- اللئى المصنوع؛ ییب- هندیب الهندییب؛ ط- تاریخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ کر- ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضیة؛ نص، نصب الراية

م- محمد بن زیادة الطحان،

كان يضع الحديث حديثه كذب.

زاد المعاد لابن القيم 201 : 1]

محمد بن سعيد المعروف بالصلوب الشامي،

كذاب عمدا كان يضع الحديث عدة النساءى من

الكذابين الأربعة المعروفين بوضع الحديث على رسول

الله.

قال عبد الله بن أحمد بن سواده: قلبوا اسمه على مائة اسم

وزيادة قد جمعتهما فى كتاب (طب 13 ص 168، م 3 ص

64).

530 محمد بن سعيد الأزرق،

كذاب يضع الحديث م 3 ص 65، لی. 263 : 1

محمد بن سعيد البروزى البورق المتوفى 318،

أحد الوضاعين كذاب حدث بغير حديث وضعه، قال

الخطيب: قد وضع من المناكير على الثقات ما لا يحصى

وأفحشها روايته عن بعض مشايخه... إلخ (1). طب 5 ص

309، لی 1 ص 238 وج 2 ص 85.

محمد بن سليم البغدادى،

كان يكذب فى الحديث. م 3 ص 69.

محمد بن سليمان بن أبى فاطمة،

كذاب يضع الحديث م 3 ص 69.

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛ يب- تهذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميزان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص- نصب الراية

محمد بن سليمان بن دبير،  
كان يضع على الثقات. وقال ابن حبان: كان يسرق  
الحديث ويضع (م 3 ص 69، لم 5 ص 188).

535 محمد بن سليمان بن زبآن،  
شيخ كان بالبصرة. قيل: كان يضع الحديث. م 3 ص 69.  
(1) حديث وضعه في مدح أبي حنيفة وذم الشافعي  
محمد بن سليمان بن هشام أبو جعفر الخزاز المعروف بأبن  
بنت مطر الوراق توفي 265،  
ضعفه بمرقة قال ابن حبان: لا يجوز الاحتجاج به بحال،  
وقال ابن عدى: يوصل الحديث ويسرق، وعد الذهب له  
أكاذيب في ميزانه 3 ص 68 ورأى الخطيب في تاريخه 5  
ص 297 وابن الجوزي والذهبي الحمل في بعض  
الموضوعات عليه.  
م- محمد بن سنان القزاز البصرى  
نزىل بغداد كذبه أبو داود وغيره هب 2 ص 161، مز 2  
ص 139].

محمد بن سهل أبو عبد الله العطار،  
كان يضع الحديث "طب 5 ص 315، م 3 ص 71، لي 2  
ص 99.

محمد بن شجاع أبو عبد الله بن الثلجى الحنفى المتوفى 266،  
فقيه العراق فى وقته كان كذا بوضع الحديث فى التشبيه،

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ ب- اللئى المصنوع؛ ي- هذيب التهذيب؛ ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر- ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

احتال في إبطال الحديث عن رسول الله ورده نصرّة لأبي حنيفة ورأيه "طب 5 ص 351، ظم 5 ص 58، م 3 ص 71، هب 2 ص 151، لى 1 ص 3".

540م- محمد بن الضو بن الصلصال أبو جعفر الكوفي كذاب شارب الخمر. طب 5 ص 375].

محمد بن عبد بن عامر السمرقندى المتوفى حدود الثلثمائة،

كذاب معروف بوضع الحديث، روى أحاديث باطلة، وكان يسرق الأحاديث فيحدث بها ويتابع الضعفاء والكذابين في رواياتهم عن الثقات الأباطيل قد اشتهر كذبه "طب 2 ص 388، م 3 ص 96، لم 5 ص 272، لى 1 ص 3، 121".

محمد بن عبدة القاضى البصرى المتوفى 313،

كذاب متروك لا شيء كان آفة "م 3 ص 96".

محمد بن عبد الرحمن بن بجير المتوفى 292،

كذاب متروك الحديث يروى عن الثقات المناكير وعن مالك البواطيل "م 3 ص 90، لم 5 ص 246".

محمد بن عبد الرحمن البيلماني،

حدث عن أبيه بنسخة شبيهة بمائتي حديث كلها

موضوعة "م 3 ص 89، لى 1 ص 239، كخ 2 ص 71".

545م محمد بن عبد الرحمن أبو جابر البياضى المدنى،

كذاب متروك الحديث. "جع 3 ص 325، م 3 ص 89".

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تذكرة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛ يب - هذيب التهذيب.  
ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

محمد بن عبد الرحمن القشيري،  
كذاب متروك الحديث، كان يكذب ويفتعل الحديث "  
جع 325 : 6، م 3 ص 92".

محمد بن عبد الرحمن بن غزوان الشهير بأبن قراد،  
كذاب كان يضع الحديث له عن ثقات الناس بواطيل  
حدث بوقاحة عن مالك وشريك وضمائم بن إسماعيل  
ببلايا "طب 2 ص 311، م 3 ص 93، ت ص 40، لم 5  
ص 253".

محمد بن عبد العزيز الجارودي العباداني،  
حافظ كان يكذب "م 3 ص 94".  
محمد بن عبد القادر أبو الحسين بن السماك الواعظ  
المتوفى 502،  
كذاب لا تحل الرواية عنه "ظم 9 ص 161، م 2 ص  
94، لم 5 ص 263".

550 محمد بن عبد الله بن أبي سبرة أبو بكر المديني المتوفى  
162،

كذاب وضاع ليس بشيء كان يضع الحديث ويكذب  
ويفتي في مدينة الرسول وكان عنده سبعون ألف حديث  
في الحلال والحرام "طب 14 ص 370، يب 12 ص 27، م  
3 ص 80".

محمد بن عبد الله بن إبراهيم بن ثابت أبو بكر الأشناني،

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لى - اللئى المصنوع؛؛ يب - هذيب التهذيب.  
 ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
 ابن عساكر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كذاب دجال يضع الحديث، وكان يضع ما لا يحسنه غير  
 أنه والله أعلم أخذ أسانيد صحيحة من بعض الصحف  
 فركب عليها هذه البلايا "طب 5 ص 441، 443، لى 1  
 ص 273".

محمد بن عبد الله بن زياد أبو سلمة،  
 كذاب. ت. 43، 95.

محمد بن عبد الله بن علانة الحرانى القاضى المتوفى 168،  
 كان يضع عن الثقات ويأتى بالمعضلات لا تحل الرواية  
 عنه قاله ابن حبان. ت. 54.  
 محمد بن عبد الله بن المطلب أبو الفضل الشيبانى الكوفى  
 المتوفى 387،

وضاع دجال كذاب كان يضع الأحاديث للرافضة "طب  
 5 ص 467، لم 5 ص 231، لى 2 ص 75" وفى ص: 147  
 كذاب وضاع نقلا عن أبي الغنائم ثم قال السيوطى:  
 قلت مع أنه من الموصوفين بالحفظ وهذا من أعجب ما  
 يكون والله أعلم.

555 محمد بن عبد الله بن حبابة البغدادى البزار المتوفى  
 435،

قال ابن برهان: إن هذا الشيخ كذاب. طب 2 ص. 338.  
 محمد بن عبد الملك أبو عبد الله الضرير الأنصارى  
 المدينى،

كذاب كان يضع الحديث قال أحمد: كذاب حرقنا

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

حديثه "طب 2 ص 340، م 3 ص 95، مز 1 ص 124، لى  
 2 ص 98، 138 وج 2 ص 223".

محمد بن عبد الواحد أبو عمر الزاهد غلام ثعلب المتوفى  
 345.

قال الخطيب: كان لو طار طائر لقال: حدثنا ثعلب عن  
 ابن الأعرابي ويزكر في معنى ذلك شيئاً، فأما الحديث  
 فرأينا جميع شيوخنا يوثقونه فيه ويصدقونه، وقال لى  
 رئيس الرؤساء: قد رأيت أشياء كثيرة مما استنكر على  
 أبي عمر، ونسب إلى الكذب فيما يرويه في كتب أهل العلم،  
 له كتاب "غرائب الحديث" صنّفه على مسند أحمد  
 وحسن جداً. وكان له جزء قد جمع فيه الأحاديث التي  
 تروى في فضائل معاوية فكان لا يترك أحداً منهم "من  
 الأشراف والكتاب" يقرأ عليه حتى يبتدئ بقراءة ذلك  
 الجزء. قال ابن النجار: كان أبو عمر الزاهد قد جمع جزءاً في  
 فضل معاوية وأكثره منكراً وموضوعات "طب 2 ص  
 357، لم 5 ص 268، م 3 ترجمه محمد بن يحيى العنزى".  
 قال الأمينى: ما أنصف ابن النجار في رأيه المذکور بل  
 الصواب ما جاء به الفيروز آبادى في سفر السعادة  
 والعجلونى في كشف الخفاء من أن معاوية لم يصح في  
 فضله حديث. ومن هذا الجزء يعرف القارئ قيمة قول

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ ب - البائى المصنوع؛ هـ - هذيب - هذيب الهذيب؛ ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر - ابن عساکر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

الخطيب : فأما الحديث فرأينا. إلخ - فكيف يوثق ويصدق الشيوخ رجلا يؤلف جزءا فى فضل معاوية محمد بن عثمان بن أبي شيبة المتوفى 297 قال عبد الله بن أسامة الكلبى، وإبراهيم ابن إسحاق الصواف، وداود بن يحيى، وعبد الرحمن بن يوسف بن خراش، ومحمد بن عبد الله الحضرمى، وعبد الله بن أحمد بن حنبل، وجعفر بن محمد ابن أبي عثمان الطيالسى، وعبد الله بن إبراهيم بن قتيبة، ومحمد بن أحمد العدوى، وجعفر بن هذيل : إن محمد بن عثمان كذاب يضع الحديث بين الأمر يخيّل على أقوام بأشياء ليست من حديثهم " طب 3 ص 45-47".

محمد بن عثمان بن حسن القاضى النصيبى، نزيل بغداد أبو الحسن المتوفى 406، كذاب روى للشيعة منكرو وضع لهم أحاديث - قال أبو الفتح البصرى : لما كتب ببغداد عن شيخ أطلق عليه الكذب غير أربعة أحدهم النصيبى. وقال أبو عبد الله الصيمرى : كان ضعيفا فى الرواية عدلا فى الشهادة. طب 3 ص 52 لم 5 ص 281".

560 محمد بن عثيم، كذاب متروك لا يكتب حديثه " م 3 ص 102". محمد بن عكاشة الكرمانى، كذاب كان يضع الحديث ويحدث بأحاديث بواطيل

م- میزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ لی- اللئى المصنوعة؛ ییب- تهذيب التهذيب؛ ط- تاریخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ کر- ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

وكان بكاء موصوفاً بالبكاء وكان إذا قرأ بكي. ونقل عن  
الحافظ السري أنه كان يقول: وضع أحمد الجويباري،  
ومحمد بن قميم، ومحمد بن عكاشة، على رسول الله صلى الله  
عليه وسلم أكثر من عشرة آلاف حديث "م 3 ص 104،  
لى 2 ص 134، 34، 209" وعدة القرطبي في التذكار ص  
155 من الجماعة الكثيرة الذين وضعوا الحديث حسبة  
يدعون الناس إلى فضائل الأعمال.  
محمد بن علي بن موسى أبو بكر السلمى الدمشقي المتوفى  
460.

كان يكذب ويدعى شيوخاً "لم 5 ص 316".  
محمد بن علي بن ودعان المتوفى 494،  
صاحب الأربعين الودعانية الموضوعة، قال السلفي:  
تبين لى حين تصفحتها له تخليط عظيم يدل على كذبه  
وتركيبه الأسانيد سرقتها من عمه، وقيل: من زيد بن  
رفاعة "لم 5 ص 305".

محمد بن علي بن يحيى السهرقندى المتوفى 359،  
كان كذاباً يضع على الثقات روايات لم يذكروها ويروى  
عن لم يلحقهم "لم 5 ص 294".

565 محمد بن عمر بن الفضل الجعفي المتوفى 361،  
كذاب "طب 3 ص 32، م 3 ص 114".

محمد بن عيسى بن رفاعة الأندلسي المتوفى 337،  
كذاب يضع الحديث. "ت 45، لم 5 ص 334".



م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوعة؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

محمد بن عيسى بن عيسى بن تميم،  
 كذاب منكر الحديث لم يكن بشيء. "لم 5 ص 335".  
 محمد بن الفرات الكوفي (1) أبو علي التميمي،  
 شيخ ببغداد كوفي. كذاب روى عن محارب موضوعات.  
 طب 3 ص 163، لي 2 ص 239.  
 محمد بن الفرخان (2) بن روزه مولى المتوكل أبو الطيب  
 الدوري من دور سامراء نزيل بغداد المتوفى بعد 359  
 بقليل ذكر الخطيب في تاريخه 3 ص 168 حديثاً منكراً  
 فقال: ما أبعد أن يكون "من وضع ابن الفرخان" وله  
 أحاديث كثيرة منكورة بأسانيد  
 (1) في اللئالى المصنوعة بدل الكوفي الكرمانى وهو  
 تصحيف.  
 (2) في اللئالى المصنوعة: الفرغانى بدل الفرخان وهو  
 تصحيف.  
 واضحة عن شيوخ ثقات. وفي "ميزان الاعتدال": له  
 خبر كذب في موضوعات ابن الجوزى. وفي "لسان الميزان  
 " 5 ص 340 قال ابن النجار: كان متهماً بوضع الحديث.  
 وقال السيوطى: كان يضع. لي 1 ص 103، 274.  
 570 محمد بن الفضل بن عطية المروزي المتوفى 180،  
 كذاب يضع الحديث "طب 3 ص 151، م 3 ص 120، ت  
 76، مز 2 ص 67، لي 1 ص 109، ج 2 ص 220".  
 محمد بن الفضل اليعقوبى الواعظ،

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛؛ يب - هذيب التهذيب.  
 ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
 ابن عساكر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

ظهر كذبه وتخليطه توفي. 617 لم 5 ص 342.  
 محمد بن القاسم أبو بكر البلخي،  
 كان يضع الحديث "لى 2 ص 222".  
 محمد بن القاسم أبو جعفر الطالقاني،  
 كذاب خبيث من البرجئة كان يضع الحديث لمذهبه "  
 لى 1 ص 21 وج 2 ص 102، 171، 234" وفيها أنه كان  
 من الكذابين الوضاعين.  
 محمد بن مجيب الثقفى الصايغ الكوفى سكن بغداد،  
 كذاب عدو الله ذاهب الحديث "طب 3 ص 298، م 3  
 ص 128، لى 1 ص 165".  
 575 محمد بن مجيب أبو همام القرشى،  
 كذاب ذاهب الحديث "مز 9 ص 51، لى 1 ص 115".  
 محمد بن المحرم،  
 كذاب "لى 2 ص 61".  
 محمد بن محصن الأسدى،  
 ليس بثقة متروك كذاب يضع الحديث "م 3 ص 129،  
 ت 93، يب 9 ص 430، لى 2 ص 109".  
 محمد بن محمد الجر جاني الوكيل أبو الحسين نضلة المتوفى  
 78/368،  
 هو الحافظ الإمام روى منا كير عن شيوخ مجاهيل لم  
 يتابعه عليها أحد فأنكروا عليه وكذوبة وحلف أبو  
 سعيد النقاش أنه كان يضع الحديث "بق 3 ص 181".

580 محمد بن محمد بن معمر المحدث أبو البقاء قال ابن  
البارك الخفاف: توفي 542،

م- محمد بن محمد أبو بكر الواسطي الباغندي الحافظ  
البحر المتوفى 312،

مخط مدلس خبیث التدلیس قال ابراهیم الاصبهانی:  
کذاب. لم 5 ص 360."

محمد بن مروان المعروف بالسدي الصغير صاحب  
الكلبي،

كذاب غير ثقة يضع الحديث لا يكتب حديثه ألبته "  
طب 3 ص 292، م 3 ص 132، لب 216، لي 2 ص 12،  
101، 283."

م- محمد بن مزيد- مرثد- أبو بكر الخزازي المعروف بأبن  
أبي الأزهر النحوي المتوفى 325.

كان كذوباً قبيح الكذب، وقال الخطيب في مسنده:  
كذاب"م 3ص 350، الإصابة 2ص 386، بغية ص

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

104، مفتاح السعادة 1 ص 137".

م- محمد بن المستنير أبو على النحوى المعروف بقطرب  
المتوفى 206،

قال ابن السكيت : كتبت عنه قمر اثم تبينت أنه  
يكذب فى اللغة فلم أذكر عنه شيئاً. بغية ص 104".

585م- محمد بن مسلمة الواسطى المتوفى 282،

اتهم بحديث موضوع باطل، رجاله كلهم ثقات سواه.  
طب 3 ص 307، لم 5 ص 382".

محمد بن معاوية أبو على النيسابورى المتوفى 299،  
كذاب كان بمكة يضع الحديث حدث بأحاديث كثيرة  
كذب ليس لها أصل "طب 3 ص 272-274. م 3 ص  
138، مز 494 : 1، لى 1 ص 114 وج 2 ص 206".

م- محمد بن مندة بن أبى الهيثم الأصبهانى نزىلى الرى،  
كذاب لم يكن بصدوق. لم 5 ص 393".

محمد بن المنذر تابعى

كذاب "لى 1 ص 110".

محمد بن منصور بن جىكان أبو عبد الله القشيرى،

كذاب "م 3 ص 140".

590 محمد بن المهاجر أبو عبد الله الطالقانى أخو حنيف

القاضى المتوفى 264،

وضاع كذاب يضع الحديث على الثقات، قال صالح  
الأسدى : إنه أكذب خلق الله يحدث عن قوم ماتوا قبل

م-ميزان الاعتدال؛ ت-تذكرة الموضوعات؛ لي-اللائى المصنوعة؛ يب-تهذيب التهذيب.  
 ط-تاريخ بغداد؛ ص-خلاصة التهذيب؛ لم-لسان المميز؛ ان؛ هب-شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساكر؛ ج-الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

أن يولد هو بثلاثين سنة وأعرفه بالكذب منذ خمسين

سنة "طب 3 ص 303

نص. 174 : 1

م 3 ص 140، لم 5 ص 397، ت 84، لي 1 ص 127 وج

2 ص 123، 32، 1.

محمد بن المهلب الحراني،

كان يضع الحديث "م 3 ص 140".

محمد بن موسى بن أبي نعيم الواسطي،

كذاب خبيث "م 3 ص 141".

محمد بن نعيم النصيبى،

كذاب "م 3 ص 144، لي 2 ص 46".

محمد بن نمير الفاريابي،

عدة البيلباني فيمن يضع الحديث. م 3 ص 144.

595 محمد بن هارون الهاشمي المعروف بأبن يريه،

ذاهب الحديث يتهم بالوضع. طب 7 ص 403.

محمد بن الوليد القلانسي البغدادي،

كذاب كان يضع الحديث "م 3 ص 145".

محمد بن الوليد القرطبي المتوفى 309،

هالك كان يضع الحديث "م 3 ص 146".

محمد بن الوليد اليشكري هو محمد بن عمر بن الوليد،

كذبه الأزدي "لم 5 ص 419".

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛ يب - هذيب التهذيب؛ ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر - ابن عساكر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

محمد بن يحيى بن رزين البصيصي،  
دجال يضع الحديث "م 3 ص 147، لي 1 ص 3، 52، 263."  
.

600 محمد بن يزيد المستملى أبو بكر الطرطوسي،  
يسرق الحديث ويزيد فيه ويضع "م 3 ص 149".  
محمد بن يزيد البغدادي،  
كذاب خبيث "3 ص 149".  
محمد بن يزيد العابد،  
ذكر حديثاً موضوعاً في فضائل معاوية هو آفته. "لم 5  
ص 432".

محمد بن يوسف أبو بكر الرقي الحافظ المتوفى بعد 382،  
كذاب قاله الخطيب "لم 5 ص 436.  
وفي الميزان: وضع حديثاً على الطبراني، لي 216 : 1  
محمد بن يوسف بن يعقوب الرازي،  
شيخ دجال كذاب كان يضع الأحاديث والقراءات  
والنسخ، وضع كثيراً في القرآن، قال الدارقطني: وضع  
نحواً من ستين نسخة قراءات ليس لشئ منها أصل،  
ووضع من الأحاديث ما لا يضبط، قدم بغداد قبل  
الثلثمائة "م 3 ص 151، طب 3 ص 397".

605 محمد بن يونس القرشي الكديمي القرشي أحد  
الحفاظ الأعلام بالبصرة المتوفى 286،  
كذاب يضع الحديث على النبي وعلى الثقات، قال ابن

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

حبان: قد وضع أكثر من ألف حديث "طب 3 ص 441،  
 ت 14، 18، هب 2 ص 194، م 3 ص 152، لي 2 ص 142،  
 215، بق 2 ص 175".

محشم النيسابورى،  
 كان يضع الحديث "لي 2 ص 15".  
 محمود بن علي الطواري (1)  
 كذاب في البائة السادسة "م 3 ص 154، الإصابة 1  
 ص 124".

مروان بن سالم الدمشقي مولى بنى أمية،  
 كذاب يضع الحديث، عامة أحاديثه لا يتابع الثقات  
 عليها "م 3 ص 159، يب 10 ص 93، لي 1 ص 81".  
 مروان بن شجاع الحراني الأموي،  
 ليس بحجة يروي المقلوبات عن الثقات "يب 10 ص  
 94، م 3 ص 160".

610 مروان بن عثمان ابن أبي سعيد الذرقى،  
 كذاب "لي 1 ص 15".  
 البطهر بن سليمان أبو بكر البعلل الفقيه المتوفى 363،  
 كذاب "طب 13 ص 220، م 3 ص 177".

معاوية بن الحلبي،  
 كان يضع الحديث "م 3 ص 182".  
 معلى بن صبيح الموصلي،

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوعة؛ يب- بهذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

قال ابن عمار: كان من عباد الموصل وكان يضع الحديث ويكذب "لم 6 ص 64".

معلي بن هلال بن سويد الطحان الكوفي العابد،  
 كذاب من المعروفين بالكذب يضع الحديث، قال أحمد:  
 كل أحاديثه موضوعة "طب 8 ص 63، بق 3 ص 112، م  
 3 ص 187، لي 2 ص 47".

615 مقاتل بن سليمان البلخي المتوفى 150،  
 كذاب دجال وضاع، عده النسائي من الكذابين  
 المعروفين بوضع الحديث على رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم، كان يقول لأبي جعفر المنصور: انظر ما تحب أن  
 أحدثه فيك حتى أحدثه، وقال للمهدى: إن شئت  
 وضعت لك أحاديث في العباس؛ قال: لا حاجة لي فيها"  
 طب 13 ص 168، كر 5 ص 160، م 3 ص  
 196، يب 10 ص 284، لي 1 ص 128 وج 2 ص 60،  
 122".

(1) في الإصابة: الطرازي.  
 منذر بن زياد- يزيد- الطائي،  
 كذاب متروك "م 3 ص 200، لي 1 ص 44".  
 م- منصور بن عبد الله الهروي أبو على الخالدي الذهلي  
 المتوفى 401،  
 قال أبو سعيد الادريسي: كذاب "هب 3 ص 162".



م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛ ييب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

منصور بن مجاهد،

كان يضع الحديث "م 3 ص 203".

منصور بن موفق،

كان يضع الحديث "م 3 ص 203، لى 2 ص 96".

620 مهدي بن هلال أبو عبد الله البصري،

كذاب صاحب بدعة يضع الحديث عامة ما يرويه لا

يتابع عليها "م 3 ص 206".

م- مهلب بن أبي صفرة ظالم بن سراق الأزدي المتوفى

83،

يكنى أباسعيد، ولم يكن يعاب إلا بالكذب وفيه قيل:

راج يكذب، وكان ولي خراسان فعمل عليها خمس سنين.

كذا ترجمه ابن قتيبة في "المعارف" ص 175

واستدركه أبو عمر صاحب "الاستيعاب" فقال: هو

ثقة وأما من عابه بالكذب فلا وجه لأنه كان يحتاج لذلك

في الحرب يخادع الخوارج فكانوا يصفونه لذلك بالكذب

غيطا منهم عليه الإصابة 3 ص 536 "قال الأميني:

كأن أبا عمر يقرر كذب المهلب غير أنه يجوز له

لاحتياجه إليه في الحرب وهذا هو رأي معاوية وهو الذي

فتح هذا الباب بمصراعيه.

مهلب بن عثمان،

كذاب "م 3 ص 207".

موسى الأبتى،

م - میزان الاعتدال ؛ ت - تزکرة الموضوعات ؛ لی - اللئى المصنوعه ؛ ییب - یهذیب التهذیب ؛  
ط - تاریخ بغداد ؛ ص - خلاصة التهذیب ؛ لم - لسان المیزان ؛ هب - شذرات الذهب ؛ کر -  
ابن عساکر ؛ ج - الجواهر المفضیه ؛ نص ، نصب الراية

ذکر فیمن یضع الحدیث " م 3 ص 221 .

موسى بن إبراهيم المروزی

کذاب " لی 2 ص 191 .

625 موسى بن عبد الرحمن الثقفي الصنعاني،

دجال ووضاع وضع کتاباً فی التفسیر " م 3 ص 213 ، لب

126 ، لی 2 ص 71 .

موسى بن محمد أبوطاهر الدميأطى البلقاوى المقدسى  
الواعظ،

کذاب کان یضع الحدیث یحدث عن الثقات بالبواطیل

والموضوعات " م 3 ص 217 ، لم 6 ص 128 ، لی 1 ص

422 .

موسى بن مطير،

کذاب متروک " م 3 ص 218 .

میسرة بن عبدربه الفارسی البصری

(1) کذاب وضاع کان یضع الحدیث، وضع فی فضل قزوین

أربعین حدیثاً قال أبو زرعة : کان یقول : إني أحتسب فی

ذلك . وقال محمد بن عيسى ابن الطباع : قلت لمیسرة :

من أين جئت بهذه الأحادیث من قرأ کذا فله کذا ؟ قال :

م- میزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ لی- اللئى المصنوع؛ یب- یهدیب التهذیب؛ ط- تاریخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذیب؛ لم- لسان المیزان؛ هب- شذرات الذهب؛ کر- ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضیة؛ نص، نصب الراية

وضعتہ ارغب الناس فیہ، وصفہ جماعة بالزهد "طب 13  
ص 223، م 3 ص 222، لم 6 ص 140، لی 1 ص 42، ج 2."  
.

(1) فی تاریخ الخطیب البغدادی: البغدادی.

میسرة بن عبید،

کذاب "لب 260".

(حرف النون)

630 نافع بن ہرمز أبو ہرمز الجمال،

کذاب یضع الحدیث "م 3 ص 227، ت 51 لی 2 ص  
220".

نصر بن باب أبو سهل الخراسانی نزل بغداد قیل توفی  
193،

کذاب خبیث عدو الله، ضرب أحمد وابن معین وأبو

خیثمة علی حدیثه وأسقطوه، وقد کتب عنه ابن معین

عشرین ألف حدیث "طب 13 ص 289، لم 6 ص 151  
".

نصر بن حماد بن عجلان أبو الحارث البجلي الوراق،

کذاب ذاهب الحدیث لیس بشیء "طب 13 ص 282، م  
3 ص 230، لی 1 ص 300.

نصر بن طریف أبو جزء،

من المعروفین بوضع الحدیث ومن أجمع علی کذبه "م 3

م- میزان الاعتدال؛ ت- تذكرة الموضوعات؛ لی- اللئى المصنوع؛ ییب- هذیب التهذیب؛ ط- تاریخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذیب؛ لم- لسان المیزان؛ هب- شذرات الذهب؛ کر- ابن عساکر؛ ج- الجواهر المحضیه؛ نص، نصب الراية

ص 231".

نصر بن قديد بن يسار

، كذاب قاله العقيلي وابن معين "م 3 ص 232، لي 2

ص 190".

635 م نصر الله بن أبي العز مظفر أبو الفتح الشيباني ابن

الشعيشعة الدمشقي المتوفى 656،

روى مسند أحمد، قال أبو شامة (1): مشهور بالكذب

ورقة الدين، وقد أجلسه أحمد بن يحيى بن سني الدولة في

حال ولايته القضاء بدمشق فأنشده فيه بعض الشعراء:

جلس الشعيشعة الشقي ليشهدا \* تبالكم ماذا عدا

فيما أبدا؟!

هل زلزل الزلزال أم قد خرج الدجال \* أم عدم

الرجال ذوو الهدى؟!

عجبا لمحلول العقيدة جاهل \* بالشرع قد أذنوا له أن

يقعدا

"يه 13 ص 218، هب 5 ص 285".

(1) شهاب الدين أبو القاسم عبد الرحمن بن إسماعيل

المقدسي الشافعي المؤرخ الكبير المتوفى 665.

النضر بن سلمة المروزي،

كذاب كان يفتعل الحديث "لم 6 ص 160، الإصابة 2

ص 380".

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛؛ يب- - تهذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساكر؛ ج- الجواهر المحفية؛ نص، نصب الراية

النضر بن شفي،

أحد الكذابين "لم 6 ص 161".

النضر بن طاهر

يسرق الحديث ويكذب ويبالغ في الكذب "م 3 ص

234".

نعيم بن حماد أبو عبد الله الأعور "أحد الأئمة" توفي

228،

قال الأزدي: كان يضع الحديث في تقوية السنة وحكايات

مزورة في ثلب النعبان كلها كذب "م 3 ص 241، هب 2

ص 67، يب 10 ص 463، لي 1 ص 15، م- الجواهر النقي

لابن التركماني هامش سنن البيهقي 305 : 3".

640 نعيم بن سالم بن قنبر،

كذاب يضع، أحد المشهورين بالكذب "لب 103، لي 1

ص 22، ج 2 ص 47".

نهل بن سعيد البصري،

كذاب متروك "م 3 ص 243، مز 1 ص 122، 240، لي 1

ص 103، 106، 107، 119، 230 وج 2 ص 127".

نوح بن أبي مريم يزيد أبو عصبة المتوفى 173،

شيخ كذاب كان يضع الحديث كما يضع معلى بن هلال

وضع حديث فضائل القرآن الطويل.

قال الحاكم: هو الذي وضع أحاديث فضائل القرآن.

وأحاديث فضل سور القرآن مائة وأربعة عشر كلها

م-ميزان الاعتدال؛ ت-تذكرة الموضوعات؛ لى-اللائى المصنوع؛؛ ييب-تهذيب التهذيب.  
ط-تاريخ بغداد؛ ص-خلاصة التهذيب؛ لم-لسان المميز؛ ان؛ هب-شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج-الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

كذب"م 3ص 187، لبص 20، 110، لى 2ص 3".

م-نوح بن دراج.

قال الذهبي : كذاب"ملخص مستدرک الحاکم: 3

144، 171".

نوح بن جعونة قيل : مات 182، كذاب يضع الحديث"

م 3ص 244".

645نوح بن مسافر،

كان يضع الحديث"ت 118".

(حرف الهاء)

هارون بن حبيب البلخي،

كذاب"م 3ص 247".

هارون بن حيان الرقي،

كان يضع الحديث"م 3ص 247".

هارون بن زياد،

كان من يضع الحديث على الثقات"م 3ص 247.

هارون بن محمد أبو الطيب،

كذاب"لب 208، لى 1ص 62".

650هبة الله بن المبارك البغدادي الحنبلي المتوفى

509.

أحد الحفاظ كذاب آفة في وضع الحديث، ظهر كذبه عند

شيوخ الحديث"ظم 9ص 183، هب 4ص 26".

هشام بن عمار أبو الوليد السلمي المتوفى 245

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لي - اللئى المصنوع؛ ييب - هذيب التهذيب.  
ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
ابن عساكر؛ ج - الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

فقيه دمشق وخطيبها ومحدثها، قال أبو داود: حدث  
بأربع مائة حديث لا أصل له. هب 2 ص 110.  
هناد بن إبراهيم النسفي،  
كذاب وضاع راوية للموضوعات والبلايا توفي 465 "م  
3 ص 259، لي 2 ص 142، 144".  
الهيثم بن عبد الغفار الطائي البصري،  
كذاب يضع الحديث "طب 14 ص 55، م 3 ص 265".  
الهيثم بن عدي الطائي المتوفى 207،  
كذاب ليس بشيء قالت جارية الهيثم: كان مولاي  
يقوم عامة الليل يصلي فإذا أصبح جلس يكذب، قال  
فيه أبو نواس:  
الهيثم بن عدي في تلونه \* في كل يوم له رحل على  
خشب  
فما يزال أخا حل ومر تحل \* إلى الموالى وأحياناً إلى  
العرب  
له لسان يزجيه لهجوهم \* كأنه لم يزل يعدي على  
قشب  
لله أنت فما قربني بهم بها \* إلا اجتلبت لها الأنساب  
من كذب  
إذا نسبت عدياً في بني ثعل (1) \* فقدم الدال قبل العين  
في النسب  
"طب 14 ص 52، م 3 ص 265 نص 1 ص 102، لي 2

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛؛ يب- هديب الهنديب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

ص3، مز10 ص10".

(حرف الواو)

655 الوليد بن سلمة الطبراني الأزدي،

كذاب يضع الحديث على الثقات" م3 ص271،

الإصابة 2 ص159".

الوليد بن عبد الله بن أبي ثور الهمداني الكوفي المتوفى

172

نزِيل بغداد، كذاب ليس بشئ" طب 13 ص440".

الوليد بن الفضل العنزي،

كان يضع الحديث قال ابن حبان: يروى الموضوعات لا

يجوز الاحتجاج به بحال" م3 ص273، ت27".

(1) ثعل بن عمرو بن الغوث أحد أجداد الهيثم.

الوليد بن محمد الموقري مولى بنى أمية المتوفى 181،

كذاب متروك الحديث لا يكتب حديثه" م3 ص275،

لى 1 ص228".

وهب بن حفص أبو الوليد البجلي الحرائى عاش إلى 250،

كذاب كان يضع الحديث" م3 ص277، لى 1 ص45، ج

2 ص215".

660 وهب بن وهب القاضى أبو البختري القرشى المدينى

المتوفى 200/199،



م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛ ييب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

أَكْذَبَ النَّاسِ، كَذَابُ خَبِيثِ دَجَالٍ عَدُوِّ اللَّهِ كَانَ يَضَعُ  
 الْحَدِيثَ وَضْعًا وَكَانَ عَامَّةُ الدَّلِيلِ يَضَعُ الْحَدِيثَ، قَالَ سُؤِيدُ  
 بْنُ عَمْرِو بْنِ الزَّبِيرِ فِي أَبِيَاتٍ لَهُ :

إِنَّا وَجَدْنَا ابْنَ وَهْبٍ حِينَ حَدَّثَنَا \* عَنْ النَّبِيِّ أَضَاعَ الدِّينَ  
 وَالْوَرَعَ

يُرَوِّى أَحَادِيثَ مِنْ إِفْكٍ مُجْمَعَةٍ \* أَفْ لَوْ هَبَ وَمَا رَوَى وَمَا  
 جَمَعَ

قَالَ ابْنُ عَدَى : أَبُو الْبَخْتَرِىُّ مِنَ الْكَذَّابِينَ الْوَضَاعِينَ  
 وَكَانَ يَجْمَعُ فِي كُلِّ حَدِيثٍ يَرْوِيهِ أَسَانِيدَ مِنْ جَسَارَتِهِ عَلَى  
 الْكَذْبِ وَوَضَعَهُ عَلَى الثَّقَاتِ " طَب 13 ص 454، م 3  
 ص 278، لى 1 ص 54.44، لم 6 ص 232".  
 (حرف الياء)

يَحْيَى بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ الْجَزْرِيَّ الرَّهَآوِيَّ الْمَتَوَفَى 146،  
 كَذَابٌ مَتْرُوكٌ " م 3 ص 283، ت 95".

يَحْيَى بْنُ السَّكَنِ الْبَصْرِيَّ الْمَتَوَفَى 202،  
 شَيْخٌ يَكْذِبُ وَيُحَدِّثُ بِالْمَوْضُوعَاتِ " طَب 14 ص 146،  
 لى 1 ص 141".

يَحْيَى بْنُ شَبِيبٍ الْيَمَانِيَّ، يَرْوَى عَنْ سَفِيَّانَ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ  
 قَطُّ،

وَوَضَعَ عَلَى حَمِيدِ الطَّوِيلِ وَكَذَّبَ عَلَيْهِ " م 3 ص 293، لى  
 2 ص 15، 145".

يَحْيَى بْنُ عَبْدِ وَهْبٍ أَبُو زَكْرِيَّا،

م - ميزان الاعتدال؛ ت - تركة الموضوعات؛ لى - اللئى المصنوع؛؛ يب - هذيب التهذيب.  
 ط - تاريخ بغداد؛ ص - خلاصة التهذيب؛ لم - لسان المميز؛ ان؛ هب - شذرات الذهب؛ كر -  
 ابن عساكر؛ ج - الجواهر المحفظة؛ نص، نصب الراية

كذاب رجل سوء "طب 14 ص 166".

665 يحيى بن عقبة بن أبي العيزار، كان يفتعل الحديث،  
 كذاب خبيث عدو الله كان يسخر به، عامة ما يرويه لا  
 يتابع عليه "لم 6 ص 270".

م - يحيى بن العلاء يروى عن مطرف،

كذاب يضع الحديث "نص 125 : 1".

يحيى بن علي بن عبد الرحمن البلنسى المالكي المتوفى  
 589.

إمام مسجد العتبة كان كذاباً "لم 4 ص 49 وج 6 ص  
 270".

يحيى بن عنبسة القرشى البصرى،

كذاب دجال وضاع، كان يضع الحديث قال ابن عدى:

منكر الحديث مكشوف الأمر "طب 14 ص 162، م 3

ص 299، ت 37، لب 123، لى 2 ص 68، 75، 123، 210".

يحيى بن محمد أخى حرملة التجيبى،

كان يضع الحديث على حرملة "لم 6 ص 275".

670 يحيى بن ميمون أبو أيوب البصرى المتوفى 190،

كذاب دجال متروك يقلب الأحاديث "م 3 ص 305،

يب 11 ص 291 لى 2 ص 125".

يحيى بن هاشم الغسانى السمسار أبوزكريا،

كذاب دجال هذه الأمة كان يضع الحديث ويسرقه "

طب 14، ص 164، ت 57، 101، 104، 110، م 3 ص 305،

م- میزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لی- اللئى المصنوع؛ ییب- یهذیب التهذیب؛ ط- تاریخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذیب؛ لم- لسان المميز ان؛ هب- شذرات الذهب؛ کر- ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضیة؛ نص، نصب الراية

لب 169، لی 1 ص 64، ج 2 ص 44، 122".

یزید بن خالد العجمی،

کذاب. لب 140 یزید بن ربیعة بن یزید الدمشقی،

کذاب معروف بالكذب. کر. 395 : 4

یزید بن عیاض الليثی البصری أبو الحكم.

کذاب یضع الحديث ليس بثقة متروك الحديث. طب 9

ص 456، مز 1 ص 121 وج 2 ص 173.

675 یزید بن مروان الخلال،

کذاب. طب 14 ص 348.

يعقوب بن إسحاق البیهقي،

كان له انبساط في تصريح الكذب فرمى بالحدثون كل ما

کتبوا عنه. طب 14 ص 290.

يعقوب بن الوليد أبو يوسف الأزدي البدني،

كان من الكذابين الكبار يضع الحديث "طب 14 ص

266، م 3 ص 325، کر 4 ص 231، لب 159، لی 1 ص

118 وج 2 ص 146، 146".

يعقوب أبو يوسف الأعشى،

کذاب رجل سوء توفي حدود 200 "م 3 ص 326".

يعلى بن الأشدق أبو الهيثم العقيلي الحراني

كان حياً في دولة الرشيد، کذاب ليس بشيء ولا يصدق

ولا يكتب حديثه وضعوا له أحاديث فحدث بها ولم يدر

قال ابن عدی : بلغني عن أبي سمر قال قلت ليعلى : ما

م-ميزان الاعتدال؛ ت-تذكرة الموضوعات؛ لي-اللائى المصنوعة؛ يب-بهذيب التهذيب.  
 ط-تاريخ بغداد؛ ص-خلاصة التهذيب؛ لم-لسان المميز؛ ان؛ هب-شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج-الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

سمع عمك من النبي صلى الله عليه وسلم؛ قال: جامع  
 سفيان وموطأ مالك وشيئا من الفوائد "م 2 ص 26 و  
 ج 3 ص 326".

680 يمان بن عدي،

يضع. لي 26 ص 9، 99.

يوسف بن جعفر الخوارزمي شيخ متأخر،

كان يضع الحديث. م 3 ص 329.

يوسف بن خالد السمتي الفقيه،

كذاب كان يضع الحديث، وضع كتابا في التجهم ينكر فيه

الميزان والقيامة، وهو أول من وضع كتاب الشروط،

وأول من جلب رأى أبي حنيفة إلى البصرة توفي سنة 189

"م 3 ص 329، يب 11 ص 413، حاشية السنن لابن

ماجة تأليف السندی ج 1 ص 395".

يوسف بن السفر أبو الفيض الدمشقي،

كذاب متروك الحديث يكذب روى بواطيل، كان في

عداد من يضع الحديث "م 3 ص 331، مز 1 ص 82، لي 2

ص 48، 139".

(الكنى)

ابن زبالة، قال الحافظ أحمد بن صالح:

كتبت عنه مائة ألف حديث ثم تبين لي أنه كان يضع

الحديث فترك حديثه "طب 4 ص 200". 685 ابن

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لى- اللئى المصنوع؛؛ ييب- - تهذيب التهذيب.  
 ط- - تاريخ بغداد؛ ص- - خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

شوكر. كان يضع الحديث بالسند "طب 11 ص 152".

م- ابن الصقر،

كان كذا بايسرق الأحاديث ويركبها ويضعها على  
 الشيوخ. طب 2 ص 219".

م- أبو بكر بن عثمان،

كذاب له أحاديث كذب. لم 6 ص 349".

م- أبو جابر البياضى،

كذاب. المحلى 4 ص 217".

م- أبو الحسن بن نوفل الراعى،

بلاء كذاب. لم 6 ص 364".

690م- أبو حيان التوحيدى،

صاحب التصانيف، قيل: اسمه على بن محمد بن العباس

نفاه الوزير المهلبى لسوء عقيدته وكان يتفلسف، بقى إلى

حدود الأربعمئة ببلاد فارس، قال ابن مالى فى كتاب "

الفريدة " : كان أبو حيان كذابا قليل الدين والورع

مجاهرا بالبهت تعرض لأمر جسام من القدح فى

الشرعية والقول بالتعطيل.

وقال ابن الجوزى : كان زنديقا. وقال الذهبى : صاحب

زندقة وانحلال. قال جعفر بن يحيى الحكاك : قال لى أبو

نصر السجزي : إنه سمع أباسعيد المالىنى يقول : قرأت

الرسالة المنسوبة إلى أبى بكر وعمر مع أبى عبيدة إلى على

على أبى حيان فقال : هذه الرسالة عملتها ردا على

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ بلى- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساكر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

الروافض وسببها أنهم كانوا يحضرون مجلس بعض  
الوزراء يعنى ابن العبيد فكانوا يغلون فى حال على فعلت  
هذه الرسالة. فقد اعترف بالوضع. وقال ابن حجر : قرأت  
بخط القاضى عز الدين بن جماعة أنه نقل من خط ابن  
العلاج أنه وقف لبعض العلماء على كلام يتعلق بهذه  
الرسالة ملخصه : لم أزل أرى أبا حيان على بن محمد  
التوحيدى معدودا فى زمرة أهل الفضل موصوفا بالسداد  
فى الجد والهزل حتى صنع رسالة منسوبة إلى أبى بكر وعمر  
رضى الله عنهما راسلا بها عليا رضى الله عنه، وقصد  
بذلك الطعن على الصدر الأول فنسب فيها أبا بكر وعمر  
رضى الله عنهما إلى أمر لو ثبت لاستحقاق فوق ما يعتقده  
الإمامية، فأول ما يدل فيها على افتعاله فى ذلك نسبته  
إلى أبى بكر إنشاء خطبة بليغة تملق فيها لأبى عبيدة  
ليحمل له رسالته إلى على رضى الله عنه، وغفل عن أن  
القوم كانوا بمعزل عن التملق.  
ومنها قوله : ولعبرى إنك أقرب إلى رسول الله صلى الله  
عليه وآله قرابة ولكننا أقرب إليه قرابة والقرابة لحم  
ودم والقربة نفس وروح.  
وهذا يشبه كلام الفلاسفة وسخافة هذه الألفاظ تغنى  
عن تكلف الرد، وقال فيها : إن عمر رضى الله عنه قال  
لعلى فى ما خاطبه به : إنك اعتزلت تنتظر وحيامن جهة  
الله وتتواكف مناجاة الملك.

م- ميزان الاعتدال؛ ت- تركة الموضوعات؛ لي- اللئى المصنوع؛؛ يب- هذيب التهذيب.  
 ط- تاريخ بغداد؛ ص- خلاصة التهذيب؛ لم- لسان المميز؛ ان؛ هب- شذرات الذهب؛ كر-  
 ابن عساکر؛ ج- الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

وهذا الكلام لا يجوز نسبته إلى عمر رضى الله عنه، فإنه ظاهر الافتعال، إلى غير ذلك مما تضمنته الرسالة من عدم الجزالة التي تعرف من طراز كلام السلف "م 3، لم 6 ص 369".

قال الأمينى: ألا تعجب من الأعلام الذين ذكروا في تأليفهم رسالة أبي حيان التوحيدى البكذوبة التي أوقفناك على بطلانها وعلى مبلغ مفتعلها من الدين والثقة والاعتبار، كالعبيدى المالكى في "عمدة التحقيق" ذكروها برمتها محتجين بها في باب فضائل أبي بكر وعمر [.

أبو خلف الأعمى البصرى،  
 خادم أنس. كذاب "يب 12 ص 87".  
 أبو الخير شيخ بغدادى،  
 كذاب "طب 14 ص 417، م 3 ص 357".  
 مرأبوسعد المداينى،  
 ذكر فيمن كان يضع الحديث "لم 6 ص 383".  
 مرأبوسعيد القدرى،  
 أحد الكذابين "لم 6 ص 384".  
 695 أبو سلمة العاملى الشامى الأزدي.  
 كذاب يضع الحديث "يب 12 ص 119".  
 أبو الطيب الحربى، كذاب خبيث لا يجوز الاحتجاج به "  
 طب 14 ص 406، م 3 ص 366".

م-ميزان الاعتدال؛ ت-تذكرة الموضوعات؛ لي-اللائى المصنوع؛؛يب--هذيب التهذيب.  
ط--تاريخ بغداد؛ ص-خلاصة التهذيب؛ لم-لسان المميز ان؛ هب-شذرات الذهب؛ كر-  
ابن عساکر؛ ج-الجواهر المفضية؛ نص، نصب الراية

أبو على ابن عمر البزكر النيسابورى،  
كان كذاباً معروفاً بسرة الأحاديث. "طب 4 ص 130  
:"

مرأبو القاسم الجهنى القاضى،  
مذكور بالكذب فى حديث الناس واختراع العجائب  
الخارقة للعادات. راجع معجم الأدباء لياقوت الحموى  
ترجمة أبى الفرج صاحب الأغانى.  
أبو المغيرة،  
شيخ من أكذب الناس وأخبثه "طب 14 ص 410".  
700م أبو المهزم،  
كذاب، لي 199 : 1".



م۔ میزان الاعتدال؛ ت۔ تذکرۃ الموضوعات؛ لی۔ الالبی المصنوعہ؛ یب۔۔ ہندیب التہذیب۔  
ط۔۔ تاریخ بغداد؛ ص۔ خلاصۃ التہذیب؛ لم۔ لسان المیزان؛ ہب۔ شذرات الذهب؛ کر۔  
ابن عساکر؛ ج۔ الجواهر المصفیۃ؛ نص، نصب الراية

jabir.abbas@yahoo.com